THE BOOK WAS DRENCHED

TEXT FLY WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190834

UNIVERSAL
LIBRARY

سب ستائش خدا کے لئے ہے

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست * آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اعنی

به فضل رحمانی و امداد یزدانی حصہ اول از دفتر اول

آئین نوی

مکتوباتِ امامِ ربانی

Checked

حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ

باہتمام و تصحیح خاکسار نور احمد عفی اللہ عنہ بسروری ثم امرتسری

در مطبع نامی مجددی واقع امرتسر مطبوع گردید

فہرست جدید کتاب مستطاب مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رح حصہ اول از دفتر اول

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲	خطبہ کتاب مستطاب
۳	**مکتوب اول** بہ پیر بزرگوار خود در بیان احوالیکہ مناسبت باسم الظاہر دارند الخ
"	ظہور حق بتجلی اسم الظاہر در جمیع اشیاء علی الخصوص در کسوت نساء بلکہ در اجزاء انہا الخ
"	مشاہدۂ لطافت و حسن در طعام لذیذ بے تکلف
"	عدم التفات باطن باین تجلیات
"	عدم تخالف این تجلی بانسبت تنزیہی
۴	رو بنجفا آوردن آن ہمہ تجلیات
"	رو دادن یک فنا خاص و ظہور آثار اسلام و انہدام معالم شرک خفی
"	عروج فوق محدد یعنے عرش عظیم
"	مرتبہ اول
"	مرتبہ دوم
"	مشہود گشتن مقامات مشائخ و آئمہ اہلبیت و مقام خاصہ آنحضرت و دیگر انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام
"	بیان مقدار عروج فوق محدد یعنے عرش عظیم و بیان مقامات مشائخ و انبیاء علیہم السلام
۵	ہر گاہ میخواہم عروج واقع میشود
"	حال ملا قاسم علی
"	احوال یاران دیگر
"	**مکتوب دوم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان حصول ترقیات الخ
"	امر باستخارہ
"	عنایات خداوندی
۶	ابتداء عالم صحو و بقا از اواخر ربیع الآخر است
"	ابتداء از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ
"	علوم عجیبہ و غریبہ در عروج و نزول
"	ہر چند بقاء اکمل صحو بیشتر
"	کمال صحو انبیاء را بود و معارف ایشان شرائع و عقائد است
"	معارف حضرت ایشان قدس سرہ تفصیل معارف شرعیہ است
۷	**مکتوب سوم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان محبوس شدن یاران بمقام خاص الخ
"	حال یک کس از خویشان حضرت ایشان قدس سرہ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۷	سر پیدا شدہ حسین در مشغولی خود چنان دیدند الخ
"	**مکتوب چہارم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان ماہ عظیم القدر ماہ رمضان و حقیقت محمدی الخ
۸	این ماہ را با قرآن مجید مناسبت تمام است و قابلیت اولی ظل قرآن است۔
"	سبب نزول قرآن در رمضان
"	سبب بودن این ماہ جامع جمیع خیرات و برکات
"	ہر خیرے و برکتے بہر کہ میرسد قطرہ ایست از دریائے برکات این ماہ
"	جمعیت این ماہ جمعیت تمام سال است و تفرقہ این تفرقہ آن۔
"	سبب سنت بودن ختم قرآن درین ماہ
"	سبب حکم باولویت تعجیل افطار و تاخیر سحر
"	بیان قابلیت اولیٰ
"	حقائق جماعۂ محمدی المشرب
۹	برزخیت قابلیت محمدیہ
"	امثال این علوم کہ منشاء آن جامعیت اصالت و ظلیت است بسیار وارد و میشوند۔
"	مقام قطبیت منشاء دقائق علوم مقام ظلیت است و مرتبۂ فردیت واسطۂ ورود معارف دائرۂ اصل
"	رسالہ کہ بتسوید آن مامور شدہ بود باتمام آن موفق نمیشود۔
۱۰	**مکتوب پنجم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در سفارش خواجہ برہان
"	روزے رسالہ سلسلۃ الاحرار بنظر در آمد الخ
"	خواجہ برہان درین مدت کار خوب کردند و از سیر سیوم نصیبے یافتند
"	**مکتوب ششم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان حصول جذبہ و سلوک و تربیت یافتن
"	بہر دو صفت جمال و جلال و بیان فنا و بقا و بیان فوقیت نسبت نقشبندیہ
"	تربیت یافتن بجذبہ و سلوک و جلال و جمال و عینیت یکے مر دیگر را
۱۱	محبت ذاتیہ علامت فنا است
"	بیان وقت تحقق فنا
"	باوجود آن اگر علم است در خود است و اگر

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	شہود است ہم در خود است
۱۱	حضرت خواجہ بزرگ میفرمایند کہ اہل اللہ الخ
"	تا زمانیکہ یکے از ین ثلثہ در بیرون است از فنا بہرہ ندارد۔
۱۲	ہر گاہ از اکابر این سلسلہ بعد از قرون بسیار الخ
"	این نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی است
"	متمم و مکمل آن حضرت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہ است
"	عجب کاریست اولا ہر بلا و مصیبت کہ واقع میشد باعث سرور و فرحت میشد حالا کہ بعالم اسباب فرود آوردند الخ
"	و ہمچنین اگر دعا میکرد مقصود نہ رفع بلا بود حالا مقصود از دعا رفع بلیہ مصائب است
"	دعائے انبیاء از چہ قبیل بود
"	**مکتوب ہفتم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان بعضے احوال غریبہ خود با بعضے استفسار از خود
"	مقامیکہ فوق محدد بود روح خود را بطریق عروج در انجا می یافت
۱۳	دران مقام چنان متخیل گشت کہ این عالم تمام الخ
"	الغرض حالانکہ گاہ گاہ دست میداد حالا آن حالت مستمرہ است
"	بعد ازان یک کوشک عالی ظاہر شد
"	گذاردن نماز شکر وضو۔
"	مقامے بس عالی نمایان شد اکابر را بہ نقشبندیہ در آنمقام میدیدہ و در اول از انمقام دوری یافت آخر مناسب دید
"	وصول باین مقام از نتائج واقعہ است کہ حضرت امیر را دیدہ بود الخ
۱۴	دیگر چنان ظاہر میشود کہ اخلاق سیۂ ساعت بساعتے بر آیند
"	معروض ثانی
"	معروض ثالث
"	معروض رابع
"	معروض خامس
۱۵	**مکتوب ہشتم** نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان احوالیکہ بہ بقا و صحو تعلق دارند
"	مشرف ساختن بوحدت وجود و توابع آن
"	منکشف شدن استطاعت مع الفعل
"	درین مقام خود را بر قدم حضرت خواجہ نقشبند مے یابد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۶	کار از معالجہ گذشتہ است اکنون بزرگی و عجابت
"	فضیلت درستی عقائد علما بر ریاضات و مجاہدات صوفیہ
"	اظہار محبت بعلما و طلبۃ العلوم و مطالعہ نمودن کتاب تلویح
"	حق سبحانہ را نہ عین عالم میداند و نہ متصل نہ منفصل الخ
"	ذوات و افعال و صفات مخلوق را مخلوق حق میداند
۱۷	قدرت بندہ بچہ معنے است
"	مسئلہ قضا و قدر را بطور علما دانستن
"	قابلیت و استعداد را ہیچ دخل نمیدہد کہ بایجاب میکشد
"	مکتوب نہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان احوالیکہ بمقام ورود آمدن مناسبت دارند
"	بیان دید قصور و ذل و انکسار و مقصر بودن خود در اعمال
۱۸	نشر آئینہ است مر خیر را
"	عجائب کاروبار است این ذم معنی مدح پیدا کردہ
"	مقام عبدیت فوق جمیع مقامات است
"	لہٰذا او بہ بندگی خاصہ محبوبان است
"	انس محبان بمشاہدۂ محبوب است
"	شہسوار میدان محبوبیت و بندگی آن سرور دین و دنیا است علیہ الصلوۃ والسلام
"	مراد از کمال نشر و نقص علم ذوقی است بآن نہ آنکہ الخ
۱۹	تا این قسم خود را بر زمین نزند از کمال مولائی خود بے نصیب است
"	در ہر جذبہ بنحوے از معنی محبوبیت است
"	نہ ہر کہ جذبہ او بر سلوک مقدم است از محبوبین است
"	مکتوب دہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در حصول قرب و بعد و فرق و وصل بمعانی غیر متعارفہ
۲۰	نہایت بعد را قرب نامیدہ اند
"	مراد را نیز مریدے باید شد
"	آن سرور دنیا و دین با وجود مرادیت از مریدین گشت
"	مکتوب یازدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان بعضے کشوف و حصول مقام مبین قصور خود و ہیچ داشتن خود را در اعمال و اقوال
۲۱	بے مناسبتی دو نوع است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۱	یکے آنکہ بواسطۂ عدم ظہور طریقے از طرق بے مناسبتی طاری مے شود
"	دیگر بے مناسبتی مطلق
"	را ہہا کہ موصل آنمقام اند دو اند
"	یکے دید قصور
"	دیگر صحبت شیخ
"	حصول طریق اول بقدر استعداد بطفیل عنایت پیر دستگیر
"	ہیچ عملے از اعمال خیر بوقوع نمی آید مگر آنکہ خود را دران عمل متہم مے سازد
"	ہر کہ در عالم است حتی کہ کافر فرنگ و ملحد زندیق از خود بوجوہ بہتر میداند
۲۲	بیان مراد از گفتار خواجہ احرار الخ
"	ظہور مقامات بعضہا فوق بعض
"	مشاہدۂ مقام حضرت ذی النورین
"	مشاہدۂ مقام حضرت فاروق
"	ظہور مقام حضرت صدیق اکبر
"	ہمراہ بودن حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ در ہر مقام
۲۳	بالائے مقام صدیق مقامے مفہوم نمے شود الا مقام آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
"	محاذی مقام حضرت صدیق اکبر مقامے دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آں در نظر نیامدہ ظاہر شد الی آن قال خود را ہم بالعکاس آن مقام رنگین و منقش یافت
"	بودن خواجہ نقشبند قدس سرہ در مقام حضرت صدیق
"	معروض دیگر بحضرت پیر بزرگوار خود
"	تشریح قول حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر کہ عین نمے ماند اثر کجا ماند و انکشاف سر آن حدیث و دوام آن
۲۴	معروض دیگر آنکہ کتاب دیدن اصلا خوش نمے آید مگر آنکہ ذکر اقدام اکابر الخ
"	ظہور اشر توجہ از برائے دفع امراض و دریافت احوال بعضے موتی در برزخ
"	عدم تکدر طبع عالی بسبب بعضے شداید
"	مردم بر حضرت ایشان و متعلقین ایشان
"	عرض احوال بعضے یاران بہ پیر دستگیر
"	بیان حال شیخ نور

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۵	بیان حال سید شاہ حسین
"	بیان حال میان جعفر
"	بیان حال میان شیخن و شیخ عیسے و شیخ کمال و شیخ ناگوری
۲۶	بیان حال خواجہ ضیاء الدین
"	ذکر پسر مولانا نثیر محمد
"	بیان رو دادن یک کیفیتے خاص و فنائے ارادت
"	یک نظر در ماورائے وحدت و تمثیل آن
۲۷	بر طرف شدن اصل صفات و قرمان احدیت و مطابق حال گشتن کان اللہ و لم یکن معہ شیئ
"	مولانا قاسم علی و دیگر یاران را از مقام تکمیل نصیبے است
"	مکتوب دوازدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان حصول مقام فنا و بقا و حصول ظہور وجہ خاص و حقیقت سیر فی اللہ و تجلی ذاتی برقی و جزآن
"	انکشاف علومیکہ بمقام فنا فی اللہ و البقا بہ تعلق داشتند
"	ظہور وجہ خاص ہر شے و معنے سیر فی اللہ و حقیقت تجلی ذاتی برقی و محمدی المشرب کیست
"	ظہور لوازم و ضروریات ہر مقام و اطلاع بر معلومات و مشاہدات اولیاء اللہ
۲۸	مجعول حق دانستن ذوات اشیاء و قابلیات ہیہا را
"	او سبحانہ محکوم استعداد و قابلیت نیست
"	مکتوب سیزدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان بے نہایتی این راہ و مطابقت علوم حقیقت با علوم شریعت
"	بیان قول مشائخ سیر الی اللہ بچاہ ہزار سالہ راہ است و واقع شدن سیر در اشیاء و غلو کردن مردم در سترشد و شروع در کار ایشان
"	چرب یافتن پارۂ ہمہ از و است از مقولۂ ہمہ اوست
"	بیان مطابقت تمام کشفیات بظاہر شریعت
"	مخالف بودن کشفہائے بعضے صوفیہ بظاہر شریعت از سہو است یا از سکر۔ و آن ہم در توسط است نہ در انتہا
۲۹	بیان فرق میان علما و صوفیہ
"	مکتوب چہاردہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان حصول وقائع کہ در اثناء راہ رو دادہ بودند و بیان احوال بعضے مسترشدان

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۹	ظہور مرتبہ وجوب بصورت زن غیر جمیلہ مسود اللون وظہور مرتبہ احدیت بصورت مرد دراز بالا
〃	پیدا شدن آرزوئے موت وچنان در نظر آمد کہ من گویا شخصے ام بر کنار دریائے محیط استادہ بارادۂ آنکہ الخ
۳۰	رو دادن یک کیفیتے خاص کہ دران بذوق دریافت کہ دل را بایستے غیر از حق نماندہ است
〃	وچنیں نہ عرش ماند ونہ فرش الخ
〃	در نظر آمدن صفات کلیہ وجوبیہ
〃	بنظر آمدن تعین خود در رنگ جامہ کہنہ
〃	تعبیر واقعہ
۳۱	آنچہ دائم حاصل است حیرت ونکارت است
〃	در ماندن در تعبیر بعضے وقائع
〃	اظہار داعیہ انابت شیخ ظہ پسر شیخ عبداللہ نیازی کہ از مشاہیر مشائخ سرہند است باین طریقہ علیہ
〃	رفتن بعضے یاران بطریق رابطہ
〃	بنقطہ فوق رسیدن ملا قاسم وملا مودود ومحمد وعبدالمومن وشیخ نور وملا عبدالرحمن
۳۲	ملا عبدالہادی حضور با استغراق دران پیدا کردہ است ومطلق منزہ را در اشیاء بہ صفت تنزیہہ سمے بیند
〃	دولت پیر دستگیر است کہ بطالبان میرسد این کمینہ را در افاضہ آن ہیچ نصیبے نیست
〃	بیان اثبات نمودن حضرت پیر دستگیر معنے محبوبیت در حضرت ایشان
〃	مکتوب پانزدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان احوالیکہ مناسب مقامات ہبوط ونزول است با بعضے اسرار مکنونہ
〃	مدتہا او را مے جست خود را مے یافت بعد ازاں کار او بآنجا انجامید کہ اگر خود را مے جست او را مے یافت الخ
〃	در عین بقا فانی است ودر عین فنا باقی لیکن الخ
۳۳	جامعیت میان ہر دو جہت روح ونفس
〃	استفادہ از فوق وافادہ بہ تحت بواسطہ این برزخیت عطا فرمودہ اند
〃	در بیان مراد از دست چپ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۳۳	رسیدن بتقلب قلوب وابستہ بسلوک است
〃	معنے تعلق مقام بشخصے
〃	بیان حال عزیز متوفت
۳۴	بیان منافاۃ وعدم منافاۃ میان مقامات جذبہ وسلوک
〃	مکتوب شانزدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان احوال عروج ونزول وغیر آن
۳۵	در بیان رسالہ کہ بالتماس بعضے یاران میسر شدہ بود وقبولیت آن رسالہ بحضرت خاتمیت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ
〃	بنظر در آمدن مردم در صحبت ہمچو ببر وشیر
〃	عروج در مدارج قرب وگذرانیدن بر مقامات جمیع مشائخ
〃	توسط روحانیات مشائخ کرام وعنایات خداوندی وظہور وجوہ ولایت او وکمالات ونزول تا مقام قلب
۳۶	با وجود مرادیت چندان قطع منازل کردہ میشود کہ مریدان را در عمرہم معلوم نیست کہ میسر شود
〃	بیان نہایت عروج افراد
〃	احتمال ضرر غالب است در بدگمانی بنسبت اہل اللہ
〃	از غیرت خداوندی باید اندیشید
〃	معنے فرق وجمع
〃	تخطئہ اہل سکر در فہم معنے فرق وجمع
۳۷	مکتوب ہفدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان بعضے از احوال کہ تعلق بعروج ونزول دارند۔
〃	مکتوب ہجدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در بیان تمکین است کہ بعد از تلوین حاصل میشود
〃	چون حق سبحانہ ببرکت توجہات علیہ از رقیت احوال محررساخت حاصل کار جز حیرت وپریشانی بدست نیامد واز معرفت جز نکرت واز علم جز جہل
۳۸	مشرف ساختن بحق الیقین ونہ بودن علم وعین حجاب یک دیگر
〃	فرق درمیان مقام ولایت وشہادت وصدیقیت
〃	تحقیق این امر کہ میان صدیقیت ونبوۃ مقامی ہست

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	کہ بنام قربت نامیدہ اند لیاقت برزخیت دارد یا نہ
۳۹	علو مقام قربت وزائدیت وجود بر ذات اندریں مقام
〃	مقام صدیقیت از مقام بقا است
〃	مقصود از سلوک چیست
〃	اطلاع بر سر مسئلہ قضا وقدر وعدم مخالفت او با اصول شرعیہ وظہور آن مثل قرآنیہ
۴۰	ریزیدن علوم ومعارف در رنگ ابر نیسان وبیان مقصود از افاضہ این علوم
〃	بیان معنے قول تبارک وتعالے لیس کمثلہ شئی وہو السمیع البصیر
۴۱	جمادیت ذوات مخلوقات
〃	جمادیت صفات مخلوقات
۴۲	جمادیت افعال مخلوقات
〃	سوال درباره ثواب وعقاب بر اعمال عباد وجواب آن
۴۳	اعتذار بجناب پیر از اطناب کلام
〃	بیان حال میان شاہ حسین
〃	حال خواجہ محمد صادق صاحبزادہ نخستین حضرت ایشان وشیخ نور وجوانی از خویشان خود
۴۴	مکتوب نوزدہم نیز بہ پیر بزرگوار خود در سفارش بعضے ارباب حوائج
〃	مکتوب بستم نیز در سفارش بعضے ارباب حوائج نیز بر دستگیر خود
۴۵	مکتوب بست ویکم بہ شیخ محمد مکی در بیان درجات ولایت خصوصًا ولایت محمدی ودر بیان علو نسبت نقشبندیہ ودوام حضور ایشان۔
۴۶	بدون تحقق فنا وموت کہ قبل از موت است وصول بجناب قدس حق جل وعلا متیسر نیست ونہ نجات از عبادت الٰہ باطلہ ونہ حقیقۃ اسلام ونہ کمال ایمان واین فنا قدم اول است از ولایت
〃	ولایت را درجات اند وبر قدم ہر نبی ولایتے است مخصوص بآن
۴۷	اعلیٰ ترین درجات ولایت ولایتے است کہ بر قدم پیغمبر ما است صلے اللہ علیہ وسلم

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۴۷	تجلی ذاتی بدون اعتبار شے دیگر مخصوص بولایت
	آنحضرت است علیہ الصلوٰۃ والسلام وخرق جمیع
	حجب وصل عریان ووجد حقیقی اینجا متحقق
	میشود وازین مقام عزیز الوجود حظ وافر حاصل
	مرکمل تابعان آن سرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام
″	این تجلی ذاتی برقی است نزد اکثر مشائخ الخ
۴۸	بودن تجلی ذاتی حضوری نزد مشائخ نقشبندیہ رح
″	اندراج نہایت در بدایت نزد این بزرگواران
″	اقتداء این بزرگواران اندرین امر بصحابہ کرام است
۴۹	چنانکہ ولایت محمدی فوق ولایات جمیع انبیاء است
	ہمچنین ولایت این اکابر فوق ولایات اولیاء است
″	بیان حصول این نسبت بعضی را از سلاسل دیگر
	ولیکن باقتباس از ولایت صدیقیہ
″	بیان غرض از اظہار بعض کمالات این طریقہ علیہ
۵۰	مکتوب بست ودوم بشیخ عبد المجید در بیان
	تعلق میان روح ونفس وبیان عروج ونزول
	وفنا وبقا، روحی وجسدی وبیان مقام دعوت
	وبیان فرق میان اولیاء مستہلکین ومرجوعین
″	بیان جمع کردن حق تعالیٰ نور را با ظلمت لامکانی را
	بامکانی وپیدا کردن دوستی میان این ہر دو
	ونتیجہ آن۔
۵۱	نسیان آن نور مقر اصلی خود را ونتیجہ آن
″	رجعت نمودن آن نور بسوئے مقر اصلی خود
	وثمرہ آن وتالیع گشتن ظلمت آن نور را
۵۲	فراموشی آن نور بعد از استغراق بمطلوب حقیقی
	متعلق ظلمانی خود را
″	بر تقدیر حصول بقا بعد از فنا وصحت اطلاق
	اسم ولایت استغراق تام است یا رجوع الی الخلق
	از برائے دعوت
۵۳	روح را نہ یمین است ونہ شمال ولیکن یمین
	بجانش اولیٰ است وانسب
″	بیان مراد از نور وظلمت
″	سوال باوجود بقا وشعور وتوجہ واختلاط با ہر نوع
	خود مراد اولیاء مستہلکین را استہلاک چہ معنی
	دارد وچہ فرق است میان شان وبیان
	مرجوعین وجواب این سوال
۵۴	بیان اینکہ نفس مجمل است وحواس واشتال
	آن تفاصیل او۔

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۵۵	باید دانست کہ مستغرقین از ارباب سکر اند
	ومرجوعین از ارباب صحو وعروج طائفہ اولیٰ
	راست وفضیلت ثانیہ را
۵۶	مکتوب بست وسوم بخان خانان در منع
	نمودن از اخذ طریق از پیر ناقص ومنع از
	القاب شبیہہ باہل کفر
″	خداوند تعالےٰ از قال خالی از حال وعلم
	معرا از اعمال نجات بخشاد
۵۷	اے برادر دنیا مزرعۂ آخرت است
″	باید دانست کہ ضائع نمودن تخم دو نوع است
	ویکے از دیگرے مضرتر است ونا پاکی تخم و
	خرابی آن گرفتن طریق است از پیر ناقص
″	بودن ناقص صاحب ہوی وعدم تمیز آن
	میان طرق موصولہ وغیر موصولہ واستعدادات
	مختلفہ وبیان جذبہ وسلوک
۵۸	پس شیخ کامل مکمل وقت تربیت آن طالب
	محتاج باشد اول بازالہ چیزیکہ از پیر ناقص آن
	طالب رسیدہ است بعد ازان تخم نیک
	مناسب استعدادش بریزد۔
″	صحبت کامل کبریت احمر است ونظر او دوا است
	وکلمۂ او شفا
۵۹	تتمہ در منع از ملقب بودن بلقب کفری و
	فرار نمودن از مثل آن زیادہ تر از فرار از
	شیر ہلاک رساننده
۶۰	مسلمانان بعداوت کفار مامور اند
″	آنچہ در عبارات بعض مشائخ در غلبات سکر
	از مدح کفر وترغیب بر شد زنار وامثال آن
	واقع شدہ است پس از ظاہر متبا در خود
	مصروف است در محمل نیک محمول
″	کفر حقیقت نقص است بنسبت اسلام حقیقت
″	ہوشیاران در تقلید ستان معذور نیند
″	ہر چیزے را موسمی است خاص کہ در ان موسم
	آن چیز موزون است ودر غیر آن قبیح
۶۱	امر فرمودن بہ تبدیل لقب کفری بلقب
	اسلامی وسبب آنرا ظاہر ساختن
″	امر فرمودن باجتناب از مواضع تہمت
″	مکتوب بست وچہارم بہ محمد قلیچ خان
	در بیان آنکہ صوفی کائن است وبائن ودر بیان

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	آنکہ دل بزیادہ از یک چیز تعلق نمیگیرد وآنکہ
	ظہور محبت ذاتیہ انعام را ایجاب
	وبیان فرق در عبادت مقربین وابرار
۶۲	آدمی با کسے است کہ دوست داشت اورا
″	تشریح بودن صوفی کائن بائن
″	تشریح واثبات این کہ محبت دل بازیادہ از
	یکے متعلق نمیشود وآن نفس اوست
۶۳	حجاب میان بندہ ورب نفس است وبس
″	بیرون آمدن از مراد نفس کلیتہ بس ضروری است
	واین بدون تحقق فنا مطلق کہ منوط است
	بتجلی ذاتی متحقق نیست
″	بر تقدیر تحقق محبت ذاتیہ انعام محبوب
	وایلام او مستوی میگردد واین رتبہ مقربین راست
۶۴	ابرار عبادت حق تعالےٰ وتقدس از برائے
	خوف عقاب وطمع ثواب میکنند
″	حسنات ابرار سیئات اند بہ نسبت مقربین
″	بعضے از مقربین نیز بخوف وطمع عبادت
	میکنند ولیکن خوف وطمع شان بہ نفس شان
	راجع نیست بلکہ راجع است بحضوری حقتعالےٰ
۶۵	وہمچنین طلب جنت وپناہ از دوزخ از برائے
	حظ نفس ودفع الم نمیکنند
″	واینچنین کس را نصیبے حاصل است از کمالات
	نبوت بخلاف آنکہ رو بعالم اسباب نیاورده باشد
۶۶	مکتوب بست وپنجم بخواجہ جہان در تحریض
	بر متابعت سرور آدمیان ومتابعت خلفائے
	راشدین وے علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات
″	جمیع کمالات روح وسر وخفی واخفی منوط اند
	بمتابعت سرور مرسلان علیہ وعلیہم الصلوۃ
	والسلام پس متابعت او را ومتابعت خلفائے
	او را علیہ الصلوۃ والسلام لازم باید گرفت کہ
	ایشانند نجوم ہدایت وشموس ولایت
۶۷	سفارش درباره دو پسران شیخ سلطان
″	مکتوب بست وششم بحاجی محمد لاہوری
	در بیان آنکہ شوق ابرار را بود نہ مقربین را
	باعلوم مناسبہ این مقام
۶۸	بیان معنی حدیث قدسی یعنے الا طال شوقی
	الابرار الی لقائی الخ
″	بیان مراد از ابرار

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۶۹	بیان معنے قول حضرت صدیق رض ہکذا کنا ولکن قست قلوبنا
〃	نقل قول شیخ خود قدس سرہٗ کہ واصل منتہی نیز گاہے تمنی شوق گذشتہ مینماید
〃	بیان مقام دیگر از برائے رفع شوق کہ انہ اول کاملہ و تمامتر است یعنے مقام یاس وعجز از ادراک و بیان وجہ آن
۷۰	سوال بر عدم رجوع شوق مراجعین واصل را وجواب آن بہ تفصیل تمام
〃	بیان عدم تصور نہایت در حق سائر بسیر تفصیلی
〃	بیان عدم تصور توقع در حق منتہی واصل کہ این مراتب را باجمال قطع نمودہ است واین حال خواص است کہ از ضیق صفات عروج کردہ اند
۷۱	سالکین بسیر تفصیلی دائما در تجلیات صفاتیہ محبوس اند
〃	چیست مراد از مشتاق بودن حق سبحانہ وتعالے
۷۲	جواب استفسار مذکور بطور علما وعدم تعرض بجواب بطریقۂ صوفیہ کرام کہ نحوے از کفر را میخواہد باطل حال حضرت ایشان صحو صرف است
۷۳	مکتوب بست وہفتم بخواجہ عمک در بیان مدحی طریقہ علیہ نقشبندیہ
〃	بیان مراد از قول این اکابر کہ نسبت ما فوق ہمہ نسبت ہا است
〃	بیان معنے یادداشت کہ از اصطلاحات این اکابر است وبیان معنے تجلی ذاتی
〃	بیان مراد از حضور بے غیبت
۷۴	این نسبت بر نہجے غرابت پیدا کردہ است کہ ارباب این سلسلہ ہم بحیثیتے کہ در مقام انکار آیند
〃	بیان نسبتے کہ الحال درین خانوادہ متعارف است وبیان عدم علو آن بخلاف یادداشت بمعنے سابق
〃	مکتوب بست وہشتم نیز بخواجہ عمک در علو حال اما بعبارتے کہ موہم تنزل وتبعد است
〃	چہ نعمتے است کہ آزادگان یادگرفتاران کنند ورسیدگان غمخوارگی مہجوران نمایند
۷۵	محمول بودن مہجور بناویہ محمول وآرام گرفتن

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
〃	آن بہ بعد باین سبب کہ خود را شایان وصال نہ یافت
۷۵	مکتوب بست ونہم بشیخ نظام تھانیسری در بیان ترغیب در ادائے فرائض ورعایت سنن وآداب وقلتہ مبالات در ادائے نافلہ در جنب فرائض ومنع نمودن از ادائے نماز خفتن در نصف اخیر از شب ومنع نمودن از تجویز نمودن خوردن آب مستعمل وضو ومنع کردن از تجویز نمودن مریدان کہ سجدہ کنند نوافل را در جنب فرائض ہیچ اعتبار نیست
〃	ادائے فرضے از فرائض در وقتے از اوقات
〃	بہتر است از ادائے نوافل ہزار سالہ اگرچہ بہ نیت خالص ادا شود
〃	رعایت سنت ومستحب در ادائے فرائض از نوافل ہزار سالہ بہتر است
〃	منقول است کہ روزے حضرت فاروق نماز بامداد را بجماعت گذاردند بعد از فراغ در قوم نگاہ کردند شخصے را از اصحاب خود در آن وقت نیافتند الخ
۷۶	رعایت ادبے واجتناب از مکروہے اگرچہ تنزیہی باشد بر اتب بہتر است از ذکر وفکر ومراقبہ وتوجہ واین امور باین رعایت واجتناب فلاحے است عظیم
〃	تصدق دانگے در حساب زکوٰۃ چنانکہ از تصدق کوہائے زر بطریق نفل بر اتب بہتر است رعایت ادبے از آداب در تصدق آن دانگ نیز ازان بہتر است
〃	نماز خفتن را در نصف اخیر از شب گذاردن وآنرا وسیلۂ نماز تہجد ساختن بسے مستند است نزد حنفیہ ادائے نماز خفتن در نصف اخیر از شب مکروہ تحریمی است
〃	نزد شافعیہ نماز خفتن در نصف اخیر از شب جائز نیست
〃	صرف از تاخیر وتر تا آخر شب غرض قیام لیل وبیداری وقت سحر ہم ادائے وتر در وقت نیک میسر گردد
〃	نمازہائے خفتن را کہ در نصف اخیر از شب ادا کردہ اند قضا باید کرد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۷۶	امام اعظم کوفی رض بسبب ترک ادبے از آداب وضو نماز چہل سالہ را قضا فرمود
〃	آب مستعمل وضو نزد امام اعظم نجس مغلظ است وفقہا منع خوردن آن آب کردہ اند
۷۷	بقیہ آب وضو را خوردن شفا گفتہ اند دادن آن جائز است
〃	بعضے از یاران در واقعہ دیدہ بودند کہ آب مستعمل وضو حضرت ایشان بخورد ورنہ زہر عظیم لاحق شود ہر چند دفع کردند فائدہ نکرد بعد از رجوع بمکتب فقہیہ مخلصی پیدا شد کہ در مرتبۂ چہارم آب مستعمل نمے شود
〃	شناعت سجدہ کردن مریدان پیران خود را وزجر بلیغ نمودن از ارتکاب این فعل علے الخصوص شخصے کہ خود را باقتدار خلق برآوردہ باشد
〃	علوم این طائفہ علوم احوال است واحوال نتائج وثمرات اعمال اند بے درستگی اعمال وبے قیام بحق آن از علوم احوال بہرہ نتواند یافت ودرستگی اعمال بدون شناخت آن میسر نیست وشناخت اعمال علم احکام است وعلم معاملات وعلم ہر چیز کہ حق تعالے بر بندہ واجب ساختہ است واین علوم اکتسابیہ است آموختن آن لابد وضروری است
〃	علم میان در مجاہدہ است یکے در طلب آن ودوم در استعمال آن
〃	ہمچنانکہ در مجالس اہل سلسلہ از کتب تصوف مذکور میشود از کتب فقہیہ نیز مذکور باید کرد
۷۸	چون تصوف باحوال تعلق دارد ودر رجال درے نمے آید از کتب آن اگر مذکور نہ شود باک نیست
〃	مکتوب سی ام نیز بشیخ نظام تھانیسری در بیان شہود آفاقی وانفسی وتفرقہ در بیان شہود انفسی وتجلی صوری ودر بیان علو شان مقام عبدیت ومطابقت علوم آن مقام با علوم شرعیہ
〃	جناب کبریائی اوازان بلندتر است کہ زبان زدہ مثل من ہرزہ گوئی گردد چون از ہیچون چہ گوید الخ
〃	حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرمودہ اند اہل اللہ بعد از فنا وبقا ہر چہ مے بینند در خود مے بینند الخ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۷۹	تجلی صوری ہر قسم کہ باشد داخل سیر آفاقی است
〃	بیان منشاء توہم اتحاد و شہود انفسی باشہود صوری
〃	بقا بالمد عبارت از یافتن خود عین حق نیست
〃	جواب از بعضی عبارات قوم کہ این معنے ازان مستفاد میشود
۸۰	تعریف وجود عدم نزد اکابر نقشبندیہ
〃	بقائے کہ بعد از فنائے اتم است از زوال مصون است و از خلل محفوظ
〃	فنا و بقا کہ زوال پذیرند از جملۂ احوال و تلوینات است
〃	کسے گمان نکند کہ دوام وقت با عتبار بقائے اثر آن وقت اطلاق کردہ اند لابل الدوام لعین الوقت والاستمرار لنفس الحال
〃	مقصود از خلقت انسان ادائے وظائف بندگی است
〃	عشق و محبت ہم از مقاصد نیست بلکہ وسیلہ انقطاع از ماسوا دن است
۸۱	نہایت مراتب ولایت مقام عبدیت است و فوق آن مقامے نیست درین مقام خود را با مولائے خود ہیچ مناسبت نے یابد الا الاحتیاج من جانبہ والاستغناء الا تم من جانب المولے اطلاق ظلیت ہم از جملہ مناسبات است ازین ہم تنزہ نمایند
〃	معنے توحید فعلی کہ جمعے را در اثنار راہ دست میدہد و ایضاح آن بمثالے
۸۲	جواب دادن خواجہ نقشبند شخصے را کہ از ایشان سوال کردہ بود کہ مقصود از سلوک چیست
〃	بعضے امور زائدہ در اثنار راہ پیدا میشوند و در نہایت کار آن زوائد ہبا منثور میگردد
〃	چنانکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آن علوم را از وحی اخذ میکرد این بزرگواران بطریق الہام آن علوم را از اصل اخذ میکنند
〃	علما این علوم را از شرائع اخذ کردہ بطریق اجمال آوردہ اند ہمان علوم چنانکہ انبیار التفصیلاً و کشفاً حاصل بود ایشانرا نیز بہمان نہج حاصل میشود اصالت و تبعیت درمیان است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۸۲	باین قسم کمال بعضے را از اولیا کمل بعد از زمنہ متباعدہ انتخاب می فرمایند
〃	بخاطر بود کہ یک مسئلہ اجمالی استدلالی را مفصل بنویسم اما کاغذ کوتاہی کرد حکمتے خداوندی درین باشد
〃	مکتوب سی و یکم بشیخ صوفی در بیان حقیقت ظہور توحید وجودی و قرب و معیت ذاتی
〃	گذشتن ازین مقام با بعضے سوالات و جوابات کہ بتحقیق این مقام تعلق دارند مذکور ساختن بعضے از درویشان شیخ نظام تھانیسری از حضرت مجدد قدس سرہ کہ ایشان انکار وحدت وجود مینمایند و تحقیق حق اندرین مسئلہ از حضرت ایشان قدس سرہ
〃	مخمد و ما معتقد فقیر از خوردی بار مشرب اہل توحید بود و والد فقیر ہم برین مشرب بوده اند۔
〃	فقیر ازین مشرب توحید از روئے علم حظ وافر بود و لذت عظیم داشت
〃	رسیدن حضرت مجدد قدس سرہ بخدمت ارشاد پناہی خواجہ محمد الباقی قدس سرہ
〃	انکشاف توحید وجودی بر حضرت ایشان از روئے حال و ظہور علوم و معارف و دقائق این مقام
〃	ظاہر نمودن دقائق معارف شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ و مشرف ساختن تجلی ذاتی کہ صاحب فصوص ازانہا نہایت عروج میداند و ورائے آن عدم محض گوید و علوم و معارف آن تجلی کہ بشیخ مخصوص بخاتم الولایت میداند
〃	بیان سکر وقت و غلبہ حال درین توحید و برزبان آوردن بعضے از اشعار کہ سراسر سکر است
۸۴	این حال تا مدت مدید کشید و از شہود بسینہ انجامید ناگاہ عنایت حضرت حق جل و علا از دریچۂ غیب در عرصۂ ظہور آمد و پردۂ رو پوش بیچونی و بیچگونی را بر انداخت
〃	بیان رو بزوال آوردن علوم سابقہ کہ از اتحاد و وحدت وجود مبنی بوده اند

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۸۴	مستتر گشتن نسبت احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ دران مقام منکشف شدہ بود
۸۴	او سبحانہ با ہیچ چیز متحد نیست او اوست و عالم عالم او سبحانہ بیچون و بیچگون است و عالم سراسر بداغ چگونگی متسم
〃	انقلاب حقائق محالست عقلا و شرعا۔
〃	عجب است کہ شیخ محی الدین و تابعان او ذات واجب را مجہول مطلق میگویند و محکوم علیہ بہیچ حکمے نمیدانند مع ذالک احاطہ ذاتی و قرب و معیت ذاتیہ را ثبات مینمایند و ما ہو الاحکم
〃	در زمان حصول علوم و معارف منافی توحید وجودی این فقیر را اضطراب تمام بود کہ ورائے این توحید امر دیگر عالی تر نمیدانست تا آنکہ حجب بتمام از روئے کار زائل گشتند و حقیقت کما ینبغی منکشف گشت
〃	عالم ہر چند مرایائے کمالات و مجالی ظہور اسمائی است اما مظہر عین ظاہر نیست و ظل عین اصل نہ
۸۵	واضح ساختن این مبحث را بمثالے و تفصیل آن
〃	در بیان اسباب قول بتوحید وجودی
〃	بیان سبب اول و سبب ثانی و این ہر دو معلول اند و داخل دائرۂ علم۔ بحال کارے ندارند۔
〃	بیان سبب ثالث
۸۶	این قسم ثالث از توحید اعلی است از دو قسم سابق و داخل دائرۂ حال
〃	خطائے کشفی حکم خطائے اجتہادی دارد عتاب و ملامت ازان مرفوع است بلکہ یک درجہ صواب در حق او متحقق است
〃	مقلدان مجتہد حکم مجتہد دارند بر تقدیر خطا یک درجہ از صواب یابند و مقلدان اہل کشف معذور نیند و بر تقدیر خطا از یک درجہ صواب محروم اند
〃	الہام بر غیر حجت نیست و قول مجتہد بر غیر حجت است
〃	تقلید اہل کشف بر تقدیر احتمال خطا جائز باشد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	وتقلید مجتہد بر تقدیر احتمال خطا جائز است بلکہ واجب
۸۶	شہود بعضے از سالکان در مرایائے کونیہ از علوم سابقہ است
〃	بیان شہود وحدت در کثرت و شہود احدیت در کثرت
〃	لامکانے را ماورائے مکان باید طلبید آنچہ در آفاق و انفس دیدہ میشود آیات اویند۔
〃	حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرمودہ اند کہ ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر اوست بکلمۂ لا نفی باید کرد
۸۷	جواب دادن از عبارات اکثر مشائخ چہ نقشبندیہ و چہ غیر ایشان کہ صریح اند در وحدت وجود و احاطہ و قرب و معیت ذاتیہ
〃	سوال چون در نفس الامر وجودات متعددہ با وقرب و احاطش ذاتی نباشند و شہود وحدت در کثرت مطابق واقع نباشد پس حکم این بزرگواران کاذب باشد و ہو کما تری
〃	جواب سوال مذکور و وضاحت آن
〃	باید دانست کہ اگر قبول وحدت وجود بودہ است از کشف بودہ است و اگر انکار است ہم از الہام است
〃	جواب دیگر از سوال مذکور
۸۸	مکتوب سی و دوم بہ مرزا حسام در بیان کمال کہ مخصوص باصحاب کرام است و از اولیا کم کسے بآن کمال مشرف شدہ است و در حضرت مہدی بروجہ اتم ظہور خواہد یافت و آن کمال فوق نسبت جذبہ و سلوک است و در بیان آنکہ کمال صناعت بتلاحق افکار است و زیادتی آن بتتابع انظار است نسبت پیر اگر بہمان صرافت بماند موجب نقصان است مرید رشید تواند کہ آنرا کامل سازد و ما یناسب ذالک
〃	از عدم دریافت نسبت پیر دستگیر قدس سرہٗ پرسیدہ بودند مخدومانا منشرح اشتمال این سخنان بطریق تحریر و تقریر مناسب نمی نماید حسن ظن یا طول صحبت درکار است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۸۸	ہر مقامے را علوم و معارف دیگر و احوال و مواجید دیگر در مقامے ذکر و توجہ مناسب است و در دیگرے تلاوت و نماز الخ
〃	مقام اصحاب کرام از ہر دو جہت جدا بود این نسبت از گذشت اصحاب در مہدی بوجہ اتم خواہد یافت در اصحاب کرام
〃	این نسبت در اول قدم بظہور مے آمد و بمرور زمان بکمال میرسید
۸۹	در ابتدا ظہور این نسبت مخصوص بہ برکت صحبت سید البشر است اما تواند بود کہ از متابعان آن سرور نیز کسے را باین شرف سازند و صحبت او نیز در ابتدا سبب ظہور این نسبت گردد
۹۰	در گذر نمودن از زلات یاران عموماً و فتح الہداد خصوصاً
〃	علاقۂ محبت و نسبت ہم پیرگی با مور عارضہ گسستہ نمیگردد
〃	عصویر تقدیر یست کہ آن جماعہ آن اوضاع خود را بدبدانند
〃	بیان سپردگی خلافت و جانشینی حضرت دہلی بشیخ الہداد و تفصیل آن
۹۱	بیان تبلیغے کہ از جنس سفارت محض است و مخصوص بزمان جیوۃ حضرت پیر قدس سرہٗ
〃	تکمیل صناعۃ تتلاحق افکار است
〃	نسبتے کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ داشتند در زمان خواجہ عبد الخالق نہ بود
〃	واقفان را اعتبار نہ نہند کہ خیالی انذ شیطان دشمن قوی است
〃	بیان سلب کردن نسبت از بعضے اہل نسبت و دفع توہم باقیماندن آن
۹۲	مکتوب سی و سیوم بہ ملا حاجی محمد در بیان مذمت علما، سو کہ بہ محبت دنیا گرفتار اند و علم را وسیلہ حصول دنیا ساختہ اند و در مدح علما، زہاد کہ از دنیا بے رغبت اند
〃	محبت دنیا در رغبت دران کلف چہرہ جمال شان است
〃	تائید دین و تقویت آن از اہل فجور و ارباب فتور ہم مے آید

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۹۲	این علم در حق شان مضر آمد کہ عزیز خدا را وسیلہ و بنائے دنیہ ساختہ اند
〃	دنیا نزد حق تعالیٰ ذلیل است و خوار
۹۳	عزیز خدا عزوجل را خوار ساختن و ذلیل او را سبحانہ عزت دادن بغایت مستقبح است و فی الحقیقۃ معارضہ است بحق سبحانہ و تعالیٰ
〃	تدریس و افتا وقتے نافع آید کہ خالصاً لوجہ اللہ باشد و علامت این خلو بی رغبت بودن است از دنیا و مافیہا
〃	عزیزے شیطان لعین را فارغ دید سر آزار پر سید لعین گفت علماء سوء این وقت درین کار با من مدد عظیم کردہ اند و ازین مہم فارغ ساختہ اند
〃	الحق درین زمان ہر سستی و مداہنتے کہ در امور شرعیہ واقع شدہ است از شئومی علماء سوء است
〃	علمائے کہ از دنیا بے رغبت اند علماء آخرۃ و ورثۂ انبیا و بہترین خلائق اند
〃	فردا سیاہی ایشان را بخون شہداء وزن خواہند کرد پلۂ سیاہی خواہد چربید
〃	لئوم العلماء عبادۃ در شان علماء آخرۃ است
۹۴	اگر دنیا عزیز است آخرۃ خوار است و اگر دنیا خوار است آخرۃ عزیز است
〃	جمعے از مشائخ بواسطۂ بعضے بیانات حقانیہ صورت اہل دنیا بظاہر اختیار نمودہ اند و فی الحقیقت فارغ و آزاد اند
〃	دیدن حضرت خواجہ بزرگ در بازار شتی را کہ پنجاہ ہزار دینار کم و بیش را خرید و فروخت میکرد و یک لحظہ دل او از حق تعالیٰ غافل نگشت
〃	مکتوب سی و چہارم نیز بہ ملا حاجی محمد در بیان جواہر خمسہ عالم امر بطریق بسط و تفصیل مہما امکن
〃	فلسفی کہ از شریعت بے بہرہ است از حقیقت عالم امر نابینا است بمرتبہ وجوب شعور ندارد نظر کوتاہ او مقصور بر عالم خلق است جواہر خمس کہ اثبات نمودہ است در عالم خلق اند الخ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۹۴	بیان حال نفس وعقل کہ فلسفیان از مجردات شمردہ اند
۹۵	ابتدا عالم امر از مرتبہ قلب است تا مقام اخفی
〃	لطائف پنجگانہ عالم امر را جواہر خمسہ گفتن گنجائش دارد
〃	ادراک این جواہر خمسہ واطلاع بر حقائق اینہا نصیب کل تابعان محمد رسول اللہ است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
〃	در عالم صغیر یعنے انسان نمونہ ایست از آنچہ در عالم کبیر است و در عالم کبیر اصول این جواہر ثابت است
〃	عرش مجید مبداء این جواہر عالم کبیر است و در رنگ قلب انسان و باین مناسبت قلب را عرش اللہ نیز گویند و باقی مراتب از جواہر پنجگانہ فوق العرش اند
〃	بودن عرش برزخ میان عالم خلق و عالم امر و در عالم کبیر
〃	بودن قلب برزخ میان ہر دو عالم در عالم صغیر
〃	قلب و عرش اگرچہ در عالم خلق ظاہر اند اما از عالم امر اند نصیبے از بیچونی و بیچگونی دارند
〃	اطلاع بر حقیقت این جواہر خمسہ کمل اولیاء اللہ را مسلم است کہ مراتب سلوک بہ تفصیل گذرانیدہ بہ نہایت النہایت رسیدہ اند
〃	کسے را کہ نظر بصیرت بر تبہ وجوب واکشاید اصول این جواہر را مطالعہ دران موطن نیز نماید و این جواہر صغیرہ و کبیرہ را در رنگ ظلال آن جواہر حقیقیہ معلوم فرماید
۹۶	بیان نمودن سبب منع از اظہار حقائق عالم
〃	بیان شمہ از جواہر خمسہ مقدسہ علیا
〃	ابتدا آن جواہر علیا از صفات اضافیہ است و قلب را با آنہا تعلق است
〃	فوق آن صفات حقیقیہ اند کہ روح را از تجلیات اینہا نصیب است
〃	بقیہ اینہا کہ فوق صفات حقیقیہ اند داخل دائرۂ ذات اند
〃	تعریف تجلیات ذاتیہ
〃	مکتوب سی و پنجم نیز بیان حاجی محمد لاہوری در بیان محبت ذاتی کہ انعام و ایلام در المقام بر ابر است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۹۶	مقصود از سیر و سلوک تزکیہ نفس امارہ است تا از عبادت الٰہیہ باطلہ نجاتے میسر شود و بحقیقت جزئیک معبود بحق قبلہ توجہ نماند
۹۷	مقاصد دینی ہر چند حسنات اند اما کار ابرار است مقربین آنرا سیئہ میدانند
〃	مقربین را از تعذیب آنچنان التذاذ است کہ از تنعیم اگر طلب بہشت است بوجہ آنست کہ محل رضائے اوست تعالیٰ و پناہ از دوزخ بواسطہ آنست کہ مقام سخط مولیٰ است تعالے۔
〃	ہر چہ از محبوب است نزد این بزرگواران مرغوب است و عین مطلوب حقیقت اخلاص اینجا دست میدہد
〃	بیان محبت ذاتی کہ بے آن کار در خلل است
〃	مکتوب سی و ششم نیز بملا حاجی محمد در بیان آنکہ شریعت متکفل جمیع سعادات دینیہ و اخرویہ است و مطلبے نیست کہ در حصول آن بما ورائے شریعت احتیاج افتد
۹۸	شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص تا این ہر سہ جزو متحقق نشود شریعت متحقق نشود
〃	طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بآن ممتاز اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص است
〃	از تجلیات سہ گانہ گذرانیدہ از ہزاران یکے را بدولت اخلاص و مقام رضا میرسانند کونہ اندیشان احوال و مواجید را از مقاصد مے شمرند و از کمالات شریعت محروم میمانند
〃	آرے حصول مقام اخلاص و وصول بمرتبہ رضا منوط بطی این احوال و مواجید است پس اینہا از معدات مطلوب باشند و مقدمات مقصود
۹۹	مکتوب سی و ہفتم بشیخ محمد چتری در تحریض بر اتباع سنت سنیہ
〃	طریق این بزرگواران کبریت احمر است
〃	مدتہا از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد کردند

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۹۹	الحال آرزوئے بجز احیائے سنتے از سنن بنویہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام و تحیۃ نماندہ است
〃	مے باید کہ باطن را بہ نسبت خواجہا معمور داشتہ ظاہر را بکلیت بمتابعت سنن ظاہرہ متحلی و متزین دارند
〃	نماز پنجگانہ را در وقت اول ادا نماید الا عشار زمستان درین امر فقیر بے اختیار است نمیخواہد کہ سر مو تاخیر را در ادائے نماز گنجائش دہد عجز بشریت مستثنیٰ است
۱۰۰	مکتوب سی و ہشتم نیز بشیخ محمد چتری در گرفتاری بذات بحت تعالیٰ و تقدس کہ منزہ است از اعتبار اسماء و صفات و شیون و اعتبارات و در مذمت جماعۂ نارسیدگان کہ چون را بیچون تصور کردہ بآن گرفتار ماندہ اند و در تفاوت اقدام اہل فنا کہ مترتب است بر آن تفاوت علوم و معارف و امثال آن
〃	ہر چہ ماورا و دون ذات بحت است معبر بغیر است اگرچہ اسماء و صفات باشند
〃	معنے قول متکلمین لا ہو ولا غیر
〃	از ان ذات جز بہ سلوب تعبیر نمے توان کرد ہر چہ دران مرتبہ اثبات است الحاد است ترجمہ قول حقتعالے لیس کمثلہ شی بزبان فارسی
〃	علم و شہود و معرفت را باو سبحانہ راہ نیست
〃	ہر چہ مے بینند و مے دانند و مے شناسند غیر او است پس نفی آن لازم است و در تحت لا الٰہ آوردہ اثبات آن ذات بیچون و بیچگونہ را بکلمۂ الا اللہ مے باید کرد این اثبات اولاً بہ تقلید است آخراً بہ تحقیق
〃	بعضے از ارباب سلوک بہ نہایت کار نارسیدہ چون را بیچون تصور کردہ اند ارباب تقلید بمراتب از ایشان بہتر اند۔ مقتدائے ایشان کشف غیر صحیح است این جماعۃ فی الحقیقت منکر ذات اند
۱۰۱	بیان معنے قول امام اعظم ما عبدناک حق عبادتک و لکن عرفناک حق معرفتک
〃	بیان فرق در میان عام و خاص و مبتدی و منتہی کہ مبنی است بر فرق در میان علم و معرفت

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۰۱	بیان تفاضل اقدام منتہیان در معرفت
	کہ مبنی است بر تفاوت اقدام در فنا
〃	با بستنے از ہیجا صلی و نامرادی دلی استفتا نمودے
	خود مے نوشتم۔ واز دوستان مدد طلب مے کردم
۱۰۲	ہمت بلند نمیگزارد کہ بپائیہائے سفلیہ
	التفات نماید
〃	اگر میگوید از و میگوید اگرچہ ہیچ نمیگوید الخ
〃	شہود ذاتی کہ در عبارات بعضی اکابر واقع
	شدہ است نارسید گانرا فہم آن محالست
〃	بیان نہ فہمیدن توحید وجودی از ہوالظاہر
	ہوالباطن و موافقت بعلماء اندرین معنی و
	بودن درستی اینہا فوق درستی ارباب توحید
〃	آنچہ برین کس لازم است وبآن مکلف استثنال
	اوامر و انتہا از نواہی
〃	اخلاص بے فنا و بے محبت ذاتیہ صورت نمی بندد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۰۲	تحصیل مقامات عشرہ مے باید کرد
〃	فنا وہبی است مقدمات و مبادی آن بکسب تعلق دارد
〃	بعضے را بے کسب مقدمات و ریاضات
	و مجاہدات بہ حقیقت فنا مشرف سازند
	و بنہایت النہایات باز دارند یا بہر تکمیل
	بعالم باز گردانند
۱۰۳	سوال علماء صلحا کہ بفنا مشرف نشدہ اند بترک اخلاص
	عاصی باشند و ہو کما تری و جواب آن
〃	مکتوب سی و نہم نیز بشیخ چتری در بیان آنکہ
	مدار کار بر قلب است از اعمال صوری و
	عبادات رسمی کارے نمے کشاید
〃	سلامتی قلب و اعمال صالحہ ہر دو درکار اند
〃	احوال قلبی بے اعمال صالحہ بدنی محالست
〃	ملحدان ہیوقت باین قسم ادعا مینمایند
۱۰۴	مکتوب چہلم نیز بشیخ چتری در بیان تحصیل
	مقام اخلاص الخ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۰۴	بعد از طی منازل سلوک و جذبہ معلوم شد
	کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقام
	اخلاص است
〃	شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص
〃	طریقت و حقیقت خادم شریعت اند
	در تکمیل جزو ثالث
〃	حقیقت کار این است فہم ہر کس اینجا
	نرسد اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند
	از کمالات شریعت چہ دانند بترہات
	صوفیہ مغرور اند و با حوال و مقامات
	مفتون۔
	وصلے اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد
	وعلے اللہ وصحبہ اجمعین ط
	واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ھٰذا بصائر للناس

بصیرت اول۔ قال اللہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَہُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ وفی صحیح البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالیٰ قال مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ۔

بصیرت دوم۔ باید دانست کہ کشف اہل اللہ راست و درست است ولیکن در بعض اوقات حقیقۃ الامر را بطریق اجمال درمی یابند و در بعض اوقات بتفصیل و در بعض اوقات بشبحے و در بعض اوقات بغیر حجاب۔ و متبعان کلام صوفیہ ناچار اند از دانستن اجمال و تفصیل و اغماض نظر از مخالفتے کہ قائل را در میان کلام مجمل و کلام مفصل مے باشد و نیز دانستنی است کہ حقائق اجمالیہ کہ بر اہل اللہ ظاہر میشود چون لغت وعرف از تعبیر آن کوتاہ است این طائفہ لفظے از کتاب و سنت کہ بحسب فن اشارہ و اعتبار بر آن حمل توان کرد میگیرند و آنرا عنوان آن حقائق اجمالیہ فائضہ بر قلب ایشان میگردانند و سخن را بآن مربوط میسازند و آن معارف غامضہ را در پردۂ آن لفظ ادا میفرمایند۔ مطالعہ کنندگان متفرس را لازم کہ از خصوصیت این لفظ اغماض کنند و مطمح نظر خود ہمان حقیقت اجمالیہ و معرفت غامضہ سازند چنانکہ

درصورت رأیت اسد ایزدی اعتراض بفقد انیاب واظفار وذنب اسد وجهے ندارد ۔ ویا متشابہات کلام ایشان را موافق محکمات کلام شان تاویل کنند ویا بعالم السر والعلانیہ واگذارند ومعذور دارند چرا کہ این قوم را عذرہائے بسیار عارض میشوند گاہ در غلبہ حال عبارات ایشان بمرادات ایشان مساعدت نمی کنند وگاہ اطلاع بر اصطلاح ایشان میسر نمے آید وگاہ در معلومات بنا بر غلط وہم وخیال خطا واقع مے شود ودران خطا مثل خطا اجتہادی معذور اند بلکہ یک وجہ صواب یابند ۔

بصیرت سوم۔ بدانکہ بعد از ہزار سال از ہجرت نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام وتحیہ فتح دورہ دیگر شدہ است کہ بعض اعتبارات اجمال فیوض متقدمہ است وبعض اعتبارات تفصیل فیوض سابقہ ۔ وحضرت شیخ مجدد قدس سرہٗ ارہاص این دورہ اند بسا معارف مختصہ این دورہ از زبان شیخ بطریق رمز وایما سرزدہ وبسیارے از علوم غیر متعارفہ کہ در قرون اولی مشہود ہ بنا بآخر شیوع داشتہ وبعد قرون ثلثہ در پردہ کمون رفتہ از جناب ایشان بظہور پیوستہ بجہت خصوصیت طینت مطہرہ حضرت ایشان کہ از بقیہ طینت مقدسہ حضرت رسالت مآب بودہ وشیخ قطب ارشاد این دور است وبر دست وے بسیارے از گمرہان بادیہ طبیعت وبدعت خلاص شدند تعظیم حضرت شیخ مجدد تعظیم حضرت مدور ادوار ومکون کائنات است وشکر نعمت حضرت شیخ شکر نعمت مفیض اوست تعالی وتقدس ۔

بصیرت چہارم۔ اگر میسر شود مجلدات ثلثہ مکاتیب حضرت ایشان را قدس اللہ سرہم الاقدس مطالعہ باید نمود کہ این از برائے رفع توہمات فاسدہ واز الہ خیالات باطلہ اقرب نزین طرق است ۔

بصیرت پنجم۔ خواجہ محمد ہاشم جامع مجلد ثالث مکتوبات شریف در خطبہ از حضرت امام ربانی نقل مے فرمایند کہ "دوش ندا در دادند وظاہر ساختند کہ این ہمہ علوم کہ نوشتہ بل ہر چہ در گفتگوئے تو آمدہ ہمہ مقبول ومرضی است" واشارت بنوشتہائے من کردہ فرمودند "این ہمہ ما گفتہ ایم وبیان ما است" ودران وقت آن علوم را بنظر من داشتند ومن بر یک یک اجمالاً وتفصیلاً نظر میکردم سیما علومیکہ وقتے مراد را نہا تردوے بود وہمہ را دران حکم داخل یافتم ۔

بصیرت ششم۔ جملہ عدد مکاتیب حصہ اول چہل است منجملہ از انہا بست مکتوب اولین عرضداشتہا است بہ پیر بزرگوار حضرت خواجہ محمد الباقی قدس سرہ ۔ ومکتوب بست ویکم بنام شیخ محمد مکی ۔ ومکتوب بست ودوم بنام شیخ عبد المجید ۔ ومکتوب بست وسوم بنام شیخ عبد الرحیم المشہور بخانخانان ۔ ومکتوب بست وچہارم بنام محمد قلیچ خان ۔ ومکتوب بست وپنجم بنام خواجہ جہان ۔ ومکتوب بست وششم وسی وسیوم وسی وچہارم وسی وپنجم وسی وششم بنام حاجی محمد لاہوری ۔ ومکتوب بست وہفتم وبست وہشتم بنام خواجہ عمک ۔ ومکتوب بست ونہم وسی ام بنام شیخ نظام تھانیسری ومکتوب سی ویکم بنام شیخ صوفی ومکتوب سی ودوم بنام مرزا حسام الدین احمد ومکتوب سی وہفتم وسی وہشتم وسی ونہم وچہلم بنام شیخ محمد چنری صدور یافتہ ۔

خاکسار نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرتسری چوک فرید مسجد شیخ بڈھا مرحوم

حسب قانون بستم ۱۸۶۷ء رجسٹری کنانیدہ شد بلا اجازت محشی احدے قصد طبع نفرماید وہر قدر نسخجات کہ مطلوب باشند از نشان بالا طلب فرمایند

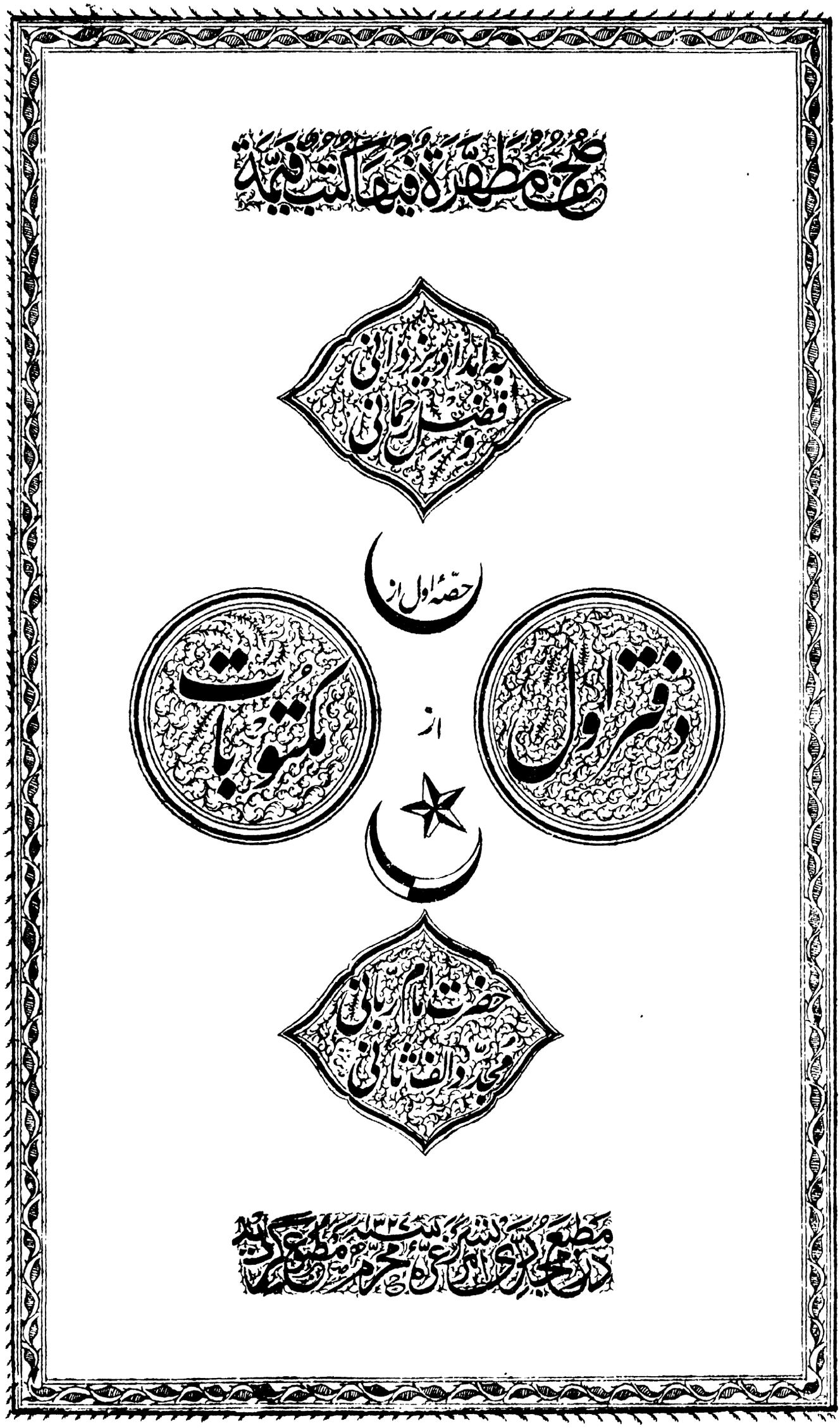
صحف مطهرة فيها كتب قيمة
به امداد اویس قرنی و فضل رحمانی
حصهٔ اول از
دفتر اول
از
مکتوبات
حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی
مطبع مجیدی کانپور شهر ربیع الحرام سنه ۱۳۲۷

بامدادِ فضلِ یزدانی
حق رحمانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق

الحمد للہ رب العلمین اضعاف ما حمدہ جمیع خلقہ کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی من ارسلہ رحمۃ للعلمین کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون کما ینبغی لہ ویجزی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ التقی النقی ط

اما بعد نمودہ می آید کہ این دفتر اول است از مکتوباتِ قدسی آیات حضرتِ غوثِ المحققین قطبِ العارفین برہانِ الولایۃ المحمدیۃ حجۃِ الشریعۃ المصطفویۃ شیخِ الاسلام والمسلمین شیخنا وامامنا الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی سلمہ اللہ سبحانہ وابقاہ

(بن الشیخ عبد الاحد قدس سرہ)

این حقیر قلیل البضاعۃ کمترین خاک نشینان آن مقدس درگاہ یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی جمع نمودہ در تحریر آوردہ رجا آنکہ نفعے ازان بطالبان حق جل وعلا برسد۔

والمسئول من اللہ سبحانہ العصمۃ والتوفیق ط

مکتوب اوّل

در بیان احوالی که مناسبت باسم الظاهر دارند و ظهور قسم خاص از توحید و بیان عروجات که بر فوق محدد واقع شده است و انکشاف درجات بهشت و ظهور مراتب بعضی از اهل الله به پیر بزرگوار خود نوشته اند و هو الشیخ الکامل المکمل الواصل الی درجات الولایة الهادی الی طریق اندراج النهایة فی البدایة مؤید الدین الرضی شیخنا و امامنا الشیخ محمد الباقی النقشبندی الاحراری قدس الله تعالی سره الاقدس و بلغه الله سبحانه الی اقصی امانیه و تمناه

عرضداشت - کمترین بندگان احمد بذروه عرض میرساند حسب الامر الشریف گستاخی مینماید و احوال پریشانرا معروض میدارد که در اثناء راه آنقدر بتجلی اسم الظاهر متجلی گشت که در جمیع اشیاء تجلی خاص علیحده علیحده ظاهر گشت علی الخصوص در کسوت نسا بلکه در اجزاء اینها جدا جدا و آنقدر منقاد اینطائفه گشتم که چه عرض نمایم و درین انقیاد مضطر بودم ظهوریکه درین کسوت بوده در هیچ جا نبوده خصوصیات لطائف و محسنات عجائب که درین لباس مینموده از هیچ مظهری ظاهر نمیشده پیش ایشان تمام گداخته آب شده میرفتم و همچنین در هر طعامی و شرابی و کسوتی جدا جدا متجلی شد لطافتی و حسنی که در طعام لذیذ پر تکلف بود و در ماوراء آن نبود و در آب شیرین تا آب غیر شیرین همین تفاوت بود بلکه در هر لذیذ و شیرین یک خصوصیت کمال علی تفاوت الدرجات جدا جدا بود خصوصیات این تجلی را بتحریر بعرض نمیتواند رسانید اگر در ملازمت علیه می بود شاید معروض میداشت اما در اثناء این تجلیات آرزوی رفیق اعلی داشتم و با اینها همه ما امکن ملتفت نمیشدم اما مغلوب بودم چاره نداشتم درین اثناء معلوم شد که این تجلی با آن نسبت تنزیهی جنگ ندارد و باطن همچنان گرفتار آن نسبت است بظاهر اصلا ملتفت نیست و ظاهر را که ازان نسبت خالی

و متطل بود باین تجلی مشرف ساخته اند و الحق همچنان یافتم که باطن اصلا بزیغ بصر مبتلا نیست
و از جمیع معلومات و ظهورات معرض است و ظاهر که متوجه کثرت و اثنینیت بود باین تجلیات مستعد
گشته است بعد از چند گاه این تجلیات رو بخفا آورند و همان نسبت حیرت و نادانی بحال خود ماند
و صارت تلك التجلیات کان لم یکن شیئا مذکورا و بعد ازان یک فنای خاص رو داد
و همانا که آن تعین علمی که بعد از عود تعین پیدا شده بود درین فنا گم شد و اثری از مظان آنا نماند
درین وقت آثار اسلام و علامات انهدام معالم شرک خفی بظهور آمدن گرفتند و
همچنین دید قصور اعمال و متهم داشتن نیات و خواطر بالجمله بعضی امارات عبودیت و نیستی ازان باز ظاهر
گشته اند حق سبحانه و تعالی به برکت توجه حضرت ایشان بحقیقت بندگی رساند و عروجات بر فوق محد بسیار واقع میشود
مرتبه اول که عروج واقع شد بعد از طی مسافت چون بر فوق محد رسید دار خلد از انجا بمانحت مشهود
گشت دران اثنا بخاطر آمد که مقامات بعضی مردم را در انجا مشاهده نمایم چون متوجه شدم مقامات آنها
در نظر آمد و آن اشخاص را نیز دران محال دید علی تفاوت درجاتهم مکانا و مکانة و شوقا و ذوقا
مرتبه دوم باز عروج واقع شد مقامات مشائخ عظام و ائمه اهل بیت و خلفاء راشدین و مقام
خاتمه حضرت رسالت پناه صلی الله تعالی علیه و علیهم وسلم و بارک و همچنین مقامات سائر انبیاء
و رسل علی التفاوت و مقامات ملائکه ملا اعلی فوق محد مشهود گشت و فوق محد آن مقدار عروج
واقع شد که از مرکز خاک تا محد دیده اند که کمتر ازین و تا مقام حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی
سره الاقدس منتهی شد و فوق آن مقام چندی از مشائخ بودند بلکه در همان مقام با فوقیت قلیله
مثل شیخ معروف کرخی و شیخ ابو سعید خراز و باقی مشائخ بعضی در تتمه آن مقام مقامات داشتند
و بعضی در همان مقام بودند اما در تحت مثل شیخ علاء الدوله و شیخ نجم الدین کبری و فوق آن مقام
ائمه اهل بیت بودند و فوق آن خلفای راشدین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین

ومقامات سائر انبیاء علی نبینا وعلیهم الصلوٰة والسلام یک طرف علیحده از مقام آن سرور بود۔
وهمچنین مقامات ملائکه عالین صلوات الله وسلامه علی نبینا وعلیهم اجمعین در طرف دیگر جدا
ازان مقام بود اما مقام آن سرور را از جمیع مقامات فوقیت وسروری بود والله سبحانه اعلم بحقائق
الامور کلها وهرگاه میخواهم بعنایت الله سبحانه عروج واقع میشود وبعضی اوقات بیخواست هم واقع
میشود وچیزی دیگر هم دیده می شود وبعضی عروجات آثار هم مترتب می شود واکثر چیزها فراموش می شود
وهرچند میخواهم که بعضی حالات را بنویسم که در وقت عرضداشت کردن بیاد آید میسر نمی شود زیرا که
در نظر محقر مے در آید جائے آن دارد که ازان استغفار کرده شود چه جائے آنکه بنویسد در اثناء
املاء عریضه هم بعضی چیزها بیاد بود تا آخر دفاتر که نوشته شود زیاده گستاخی نه نمود حال ملا قاسم علی
بهتر است غلبهٔ استهلاک واستغراق است واز جمیع مقامات جذبه بفوق قدم نهاده وصفات را
که اول از اصل می دید حالا با وجود آن صفات را از خود جدا می بیند وخود را خالی محض می یابد بلکه
نورے که صفات قائم باویند نیز از خود جدا می بیند وخود را ازان نور در طرف دیگر
مے یابد واحوال یاران دیگر هم روز بروز در بهی است در عرضداشت دیگر انشاء الله
العزیز بتفصیل عرضداشت خواهد کرد ؛

مکتوب دوم

در بیان حصول ترقیات ومباهات بعنایات خداوندی جل سلطانه نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند قدس سره

عرضداشت کمترین بندگان احمد بنده عرض میرساند امر باستخاره متصل ماه مبارک رمضان
مولانا شاه محمد رسانید آنقدر فرجه ندیدند که تا ماه رمضان خود را بعتبه بوسی مشرف تواند ساخت بضرورت
برمضی آن خود را تسلی داد از عنایات خداوندی جل وعلا که به برکت توجهات علیه حضرت ایشان

ع قوله مضی بضم میم وکسر ضاد وتشدید یاء در آخر بمعنے گذشتن ۱۲

علی التواتر والتوالی فائض ووارد اند چه عرض نماید۔

من آن خاکم کہ ابر لوبھاری — کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم — چو سبزہ شکر لطفش کے توانم

ہر چند اظہار این قسم احوال موہم جرأت وگستاخی است ومشعر افتخار ومباہات است۔

ولے چون شہ مرا برداشت از خاک — سر ز گر بگذرانم سر زا فلاک

ابتداء عالم صحو وبقا از اواخر ماہ ربیع الآخر است وتا حال بہ بقائے خاص در ہر یک مدتی مشرف میسازند ابتداء از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین است قدس سرہ در صحو می آرند باز بسکر می برند ودر تنزل وعروج علوم غریبہ ومعارف عجیبہ افاضہ میفرمایند وباحسان وشہود خاص در ہر مرتبہ کہ مناسب بقائے آنمقام است مشرف میسازند بتاریخ ششم ماہ مبارک رمضان ببقائے مشرف ساختند واحسانے میسر شد کہ چہ عرض نماید میداند کہ نہایت استعداد تا آنجا بود ووصلے کہ مناسب حال بود ہم انجا میسر گشت وجہت جذبہ اکنون تمام شد وشروع در سیر فی اللہ کہ مناسب مقام جذبہ است واقع شد ہر چند فنا اتم باشد بقاء متعقب بران اکمل خواہد بود وہر چند بقا اکمل باشد صحو بیشتر خواہد بود وہر چند صحو بیشتر باشد افاضہ علوم موافق شریعت غرا می افتد چہ کمال صحو انبیا را بود علیہم الصلوٰۃ والسلام ومعارفیکہ از ایشان سر بر زدہ اند شرائع است وعقائد یکہ در ذات وصفات بیان فرمودہ اند ومخالفت ظاہر آن از بقیہ سکر است الحال معارفے کہ باین کمینہ فائض اند اکثر تفصیل معارف شرعیہ است وبیان آنہا وعلم استدلالی کشفی وضروری مے گردد ومجمل مفصل مے شود۔ ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

میترسم مبادا منجر بگستاخی شود۔ مصراع۔ بندہ باید کہ حد خود داند۔

مکتوب سوم

دربیان محبوس شدنِ یاران بمقام مخصوص وگذشتنِ بعضی ازان ورسیدن بمقاماتِ تجلّی ذاتی نیز به پیر بزرگوارِ خود نوشته اند عرضداشت آنکه یارانیکه اینجا اند وهمچنین یارانِ آنجائی هرکدام بمقامے محبوس اند طریقِ برآوردنِ آنها ازان مقامات متعسّر است آن قدر قدرت که مناسبِ آن مقام است درخود نمی یابد حق سبحانه به برکتِ توجهات علیّه حضرت ایشان ترقّی بخشد یک کس ازخویشان این کمینه ازان مقام گذشت وبمقدمهٔ تجلّیاتِ ذاتی رسید حالش بسیار خوب است قدم برقدمِ حقیر دارد ودربارهٔ دیگران هم اُمید وار است دیگر بعضی از یارانِ آنجائی بطریق مقرّبین مناسبت ندارند موافق حالِ آنها طریقِ ابرار است فی الجمله یقینے که حاصل کرده اند هم غنیمت است بهمان طریق امر باید فرمود. ع "هر کسے را بهر کارے ساختند" ودرتفصیلِ اسامیِ آنها جُرئت نه نمود که از ایشان مخفی نخواهد بود زیاده گستاخی نه نمود روزِ تحریرِ عرضه داشت میر سید شاه حسین ومشغولی خود چنان دیدند که گویا بدروازهٔ کلان رسیده است میگویند که دروازهٔ حیرت است درونِ او که نظر میکنم حضرتِ ایشان راه ترا مے بینم هرچند سعی میکنم که خود را درون اندازم پائے من یاری نمیکند۔

مکتوب چهارم

دربیانِ فضائلِ شهرِ عظیم القدر شهرِ رمضان وبیانِ حقیقتِ محمدی علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند۔ عرضه داشت احقرِ الخدمه آنکه مدتے است که ازراهِ مفاوضهٔ شریفه ازاحوالِ خدمهٔ آن عتبهٔ علیه اطّلاعے ندارد ونگران میباشد قدم ماهِ مبارک

رمضان مبارک باشد این ماه را با قرآن مجید که حاوی جمیع کمالات ذاتی و شیونی است و داخل دائرهٔ اصل است که هیچ ظلیتے باو راه نیافته است و قابلیت اولی ظل اوست مناسبت تمام است و بآن مناسبت نزول آن درین ماه واقع شده شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ مصداق این سخن است و بآن مناسبت این ماه نیز جامع جمیع خیرات و برکات است هر برکتے و خیرے که در تمام سال بهر که میرسد از همین راه که می آید قطره ایست از دریاے بی نهایت برکات این شهر عظیم القدر جمعیت این ماه سبب جمعیت تمام سال است و تفرقهٔ این ماه سبب تفرقهٔ تمام سال فطوبیٰ لمن مضیٰ علیه هذا الشهر المبارک و رضی عنه و ویلٌ لمن سخط علیه فمنع من البرکات و حرم من الخیرات و ایضاً سنت ختم قرآن درین ماه بواسطهٔ آن تواند بود که تا جمیع کمالات اصلی و برکات ظلی میسر شود فمن جمع بینهما یرجی ان لا یحرم من برکاته و لا یمنع من خیراته برکاتیکه بایام این شهر والبسته اند و دیگر اند و خیراتیکه بلیالی آن متعلق اند دیگر و از جهت این سر تواند بود که حکم باولویت تعجیل افطار و تاخیر تسحر بوده باشد تا امتیاز تمام بین اجزاء الوقتین حاصل آید قابلیت اولی که بالا مذکور شد و حقیقت محمدی عبارت ازان است علی مظهرها الصلوات و التسلیمات نه قابلیت ذات است مر اتصاف جمیع صفات را کما حکم بعض بلکه قابلیت ذات است عز سلطانه مر اعتبار علم را که متعلق شود بجمیع کمالات ذاتی و شیونی که حاصل حقیقت قرآن مجید است و قابلیت اتصاف که مناسب خانهٔ صفات است و برزخ است میان ذات جل شانه و صفات او حقائق جمیع انبیاء دیگر است علی نبینا و علیهم الصلوات و التسلیمات و التحیات همین قابلیت بملاحظهٔ اعتبار که مندرجه اند در وی حقائق متعدده گشته قابلیتے که حقیقت محمدی است علیه الصلوٰة و التحیة اگرچه ظلیت دارد اما رنگ صفات باو ممتزج نگشته است و هیچ حائلی درمیان نیامده و حقائق جماعهٔ محمدی المشرب قابلیات ذات است عز شانه مر اعتبار علم را که متعلق شود به بعض آن کمالات

---

۱ قولہ مناسبت تمام است الخ — یعنی این ماه را با قرآن مجید مناسبت تمام است و موافقت کامله حاصل است ۱۲

۲ قولہ تا ماه رمضان است که فرود آورده شده — یعنی تا ماه رمضان است که قرآن در آسمان دنیا فرود آورده شده ۱۲

۳ قولہ فرود آمدن قرآن — یعنی فرود آمدن قرآن ۱۲

۴ قولہ حقیقت محمدیہ — یعنی حقیقت محمدیہ جامع است مر جمیع کمالات را و واسطه است در فیضان آنها از ذات بر ذوات ممکنات ۱۲

۵ قولہ فرقان — یعنی فرقان حق و باطل ۱۲

۶ قولہ رمضان — یعنی رمضان ۱۲

۷ قولہ جامع — یعنی جامع ۱۲

۸ قولہ فرقان — یعنی فرقان ۱۲

۹ قولہ تا تمام سال — یعنی تا تمام سال ۱۲

۱۰ قولہ تا جمیع کمالات — یعنی تا جمیع کمالات ۱۲

۱۱ قولہ جمع بینهما — یعنی جمع بین الختمین ۱۲

۱۲ قولہ تا آن متعلق اند — یعنی تا آن متعلق اند ۱۲

۱۳ قولہ تعجیل افطار و تاخیر تسحر — یعنی تعجیل افطار و تاخیر تسحر ۱۲

۱۴ قولہ تا امتیاز تمام بین اجزاء الوقتین — یعنی تا امتیاز تمام بین اجزاء الوقتین ۱۲

۱۵ قولہ بتدا — یعنی بتدا ۱۲

۱۶ قولہ شیونی — یعنی شیونی ۱۲

۱۷ قولہ ذاتی و شیونی — یعنی ذاتی و شیونی ۱۲

۱۸ قولہ جمیع کمالات — یعنی جمیع کمالات ۱۲

۱۹ قولہ خانهٔ — یعنی خانهٔ ۱۲

۲۰ قولہ برزخ — یعنی برزخ ۱۲

۲۱ قولہ حقائق — یعنی حقائق ۱۲

۲۲ قولہ اعتبار — یعنی اعتبار ۱۲

۲۳ قولہ حقیقت محمدی — یعنی حقیقت محمدی ۱۲

۲۴ قولہ فرعیہ — یعنی فرعیہ ۱۲

۲۵ قولہ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن — یعنی شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن ۱۲

۲۶ قولہ رمضان — یعنی رمضان ۱۲

۲۷ قولہ قرآن — یعنی قرآن ۱۲

۲۸ قولہ جامع — یعنی جامع ۱۲

۲۹ قولہ فرقان — یعنی فرقان ۱۲

۳۰ قولہ تا تمام سال — یعنی تا تمام سال ۱۲

۳۱ قولہ تا جمیع کمالات — یعنی تا جمیع کمالات ۱۲

۳۲ قولہ جمع بینهما — یعنی جمع بین الختمین ۱۲

۳۳ قولہ تا آن متعلق اند — یعنی تا آن متعلق اند ۱۲

۳۴ قولہ تعجیل افطار و تاخیر تسحر — یعنی تعجیل افطار و تاخیر تسحر ۱۲

۳۵ قولہ تا امتیاز تمام بین اجزاء الوقتین — یعنی تا امتیاز تمام بین اجزاء الوقتین ۱۲

۳۶ قولہ بتدا — یعنی بتدا ۱۲

۳۷ قولہ شیونی — یعنی شیونی ۱۲

۳۸ قولہ ذاتی و شیونی — یعنی ذاتی و شیونی ۱۲

۳۹ قولہ جمیع کمالات — یعنی جمیع کمالات ۱۲

۴۰ قولہ خانهٔ — یعنی خانهٔ ۱۲

۴۱ قولہ برزخ — یعنی برزخ ۱۲

۴۲ قولہ حقائق — یعنی حقائق ۱۲

۴۳ قولہ اعتبار — یعنی اعتبار ۱۲

۴۴ قولہ حقیقت محمدی — یعنی حقیقت محمدی ۱۲

۴۵ قولہ فرعیہ — یعنی فرعیہ ۱۲

و آن قابلیتِ محمدیّه برزخ است میانِ ذاتِ جلّ سلطانه و میانِ این قابلیّاتِ متعدده و حکمِ آن بعض بواسطهٔ آنست که او را در خانهٔ صفاتِ قدمگاه است و بس و نهایتِ عروجِ آن خانه تا بآن قابلیّت است لاجرم آن را بآن سرور نسبت کرده علیه الصلوٰة والسلام والتحیّة و چون این قابلیّتِ اتصاف هرگز مر تفع نمیشود آن بعض نیز حکم کرده بآنکه حقیقتِ محمدی همیشه حائل است والّا قابلیّتِ محمدیه را علی مظهرها الصلوٰة والتحیّة که مجرد اعتبار است در ذاتِ جلّ شانهٗ ارتفاع از نظرِ ممکن است بلکه واقع است و قابلیّتِ اتصاف اگرچه نیز اعتبار است امّا بواسطهٔ برزخیّتِ رنگِ صفات گرفته که در خارج موجود اند بوجودِ زائد وارتفاعِ او از امکان برآمده لاجرم حکم میکنند بوجودِ آن حائل دائما آمثالِ این علوم که منشأِ آن جامعیّتِ اصالت و ظلّیّت است بسیار وارد میشوند اکثرِ آنها در پرچهاءِ کاغذ نوشته می شود مقامِ قطبیّت منشأِ دقائقِ علومِ مقامِ ظلّی است و مرتبهٔ فردیّت واسطهٔ ورودِ معارفِ دائرهٔ اصل امتیاز میانِ ظلّ و اصل بے اجتماعِ این دو دولت میسّر نیست لهذا بعضے از مشائخ قابلیّتِ اولی را که تعیّنِ اوّل مے گویند زائد بر ذات نمیدانند و تجلّی ذاتی شهودِ آن قابلیّت را مے انگارند والحقّ ما حققتُ والامرُ ما اوضحتُ واللهُ سبحانهٗ یقولُ الحقّ و هو یهدی السبیل ؛ رساله که بتسویدِ آن مامور شده بود باتمام آن موفق نے شود و همان مسوّده ها افتاده اند تا حکمتِ الٰهی جلّ سلطانهٗ درین توقف چه بوده باشد زیاده گستاخی از ادب دور است

مکتوب پنجم

در سفارش خواجہ برہان الدین کہ یکی از مخلصان بود و بابیان[۱] بعضے احوال او نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ رسالہ در بیان طریقت حضرات خواجگان نقشبندیہ[۱۲] بفتحتین جمع خادم[۱۲] قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نوشتہ ارسال داشتہ است بنظر مبارک خواہد درآمد ہنوز مسودہ است خواجہ برہان بسرعت راہی شدند فرجہ بیاض آن نشد یحتمل کہ بعضی علوم دیگر ہم بآن ملحق شوند روزے رسالہ[۵۱] سلسلۃ الاحرار بنظر درآمد دران[۱۲] اثناء بخاطر فاتر رسید کہ بایشان عرضداشت بکنم تا خود چیزے درباب بعضی علوم آن رسالہ نویسند یا بفقیر امر کنند تا چیزے دران باب نویسد این[۵۲] خاطر خیلے[۵۳] قوی گشت متصل آن بعضے از علوم این[۵۴] مسودہ فائض گشتند و فی الجملہ معذرت[۵۵] بعضی علوم آن رسالہ در ضمن آن مبین گشت اگر ہمین مسودہ را تکملۂ آن رسالہ سازند گنجائش دارد و اگر بعضے علوم مناسبہ را ازان انتخاب نمودہ بآن رسالہ ملحق سازند ہم وجہی دارد زیادت جرأت از ادب دور است خواجہ برہان درین مدت کار خوب کردند و از سیر سیوم[۵۶] کہ مناسب مقام جذبہ است نیز نصیبے یافتند خاطر بواسطۂ مہم مدد معاش صوبہ مالوہ مشوش وقت میشد در ملازمت رسیدہ اند ہر چہ امر خواہند فرمود مبارک خواہد بود ۱۲

مکتوب ششم

در بیان حصول جذبہ و سلوک و تربیت یافتن بہر دو صفت جمال و جلال و بیان فنا و بقا و ما یتعلق بذلک و بیان فوقیت نسبت نقشبندیہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکہ مرشد علی الاطلاق جل شانہ بہ برکت توجہ عالی بہر دو طریق جذبہ[۵۷] و سلوک

حق سبحانہ و تعالیٰ ہادی علی الاطلاق ۱۲

تربیت فرمود و بهر دو صفت جمال و جلال مربی ساخت حالا جمال عین جلال است و جلال عین جمال و بعضی حواشی رسالهٔ قدسیه این عبارت را از مفهوم صریح خود منحرف ساخته بر مفهوم موهوم خود حمل کرده است و عبارت محمول بر ظاهر خود است قابل انحراف و تاویل نیست و علامت این تربیت متحقق شدن است بمحبت ذاتی پیش از تحقق آن امکان ندارد و محبت ذاتیه علامت فناست و فنا عبارت از نسیان ماسوا است پس تا زمانیکه علوم تمام از ساحت سینه رفته نشود و بجهل مطلق متحقق نشود از فنا بهره ندارد و این حیرت و جهل دائمی است امکان زوال ندارد و نه آنست که گاهے حاصل شود و گاهے زائل گردد غایته ما فی الباب پیش از بقا جهالت محض است و بعد از بقا جهالت و علم باهم جمع اند در عین نادانی به شعور است و در عین حیرت بحضور که این موطن حق الیقین است که علم و عین حجاب یکدیگر نیستند و علمی که پیش از چنین جهالت حاصل شود از حیز اعتبار خارج است با وجود آن اگر علم است در خود است و اگر شهود است هم در خود و اگر معرفت است یا حیرت نیز در خود است تا زمانیکه نظر در بیرون است بی حاصل است اگرچه در خود هم نظر داشته باشد نظر از بیرون بالکل منقطع میباید که شود حضرت خواجه بزرگ قدس الله سره میفرمایند که اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است ازینجا هم صریحا مفهوم میشود که شهود و معرفت و حیرت در نفس است و بس در بیرون هیچکدام اینها نیست تا زمانیکه یکے ازین ثلثه در بیرون است اگرچه در خود هم دارد از فنا بهره ندارد و فکیف البقا نهایت مرتبه در فنا و بقا این است و این فنا مطلق است و مطلق فنا عام است و بقا باندازهٔ فناست لهذا بعضے اهل الله بعد از تحقق بفنا و بقا در بیرون نیز شهود دارند اما نسبت این عزیزان فوق همه نسبتها است ؎ نه هر که آئینه دارد سکندری داند ؛ نه هر که سر بتراشد قلندری داند

حضرت نقشبند یه

ہرگاہ از اکابرِ این سلسلہ بعد از قرونِ بسیار یکے یا دو می را باین نسبت مشرّف سازند از سلاسلِ دیگر چہ گوید این نسبتِ حضرتِ خواجہ عبد الخالق غجدوانی است قدس سرہٗ و متمّم و مکمّل آن حضرتِ خواجہ خواجہا است اعنی حضرت خواجہ بہاء الدین المعروف بہ نقشبند قدس سرہم و از خلفاءِ ایشانِ حضرتِ خواجہ علاؤ الدین باین دولت مشرّف شدہ بودند این کار دولت است اکنون تا کرا مند عجب کاریست اوّلاً ہر بلا و مصیبت کہ واقع میشد باعثِ سرور و فرحت میشد و ہل من مزید میگفت و ہر چہ از امتعہ و نقود کم میشد خوش می آمد و این قسم را آرزو میکرد و حالا کہ بعالمِ اسباب فرود آوردند و نظر بر عجز و افتقارِ خود افتاد اگر اندک ضرری لاحق میشود در اول وہلہ نوعی از حزن رو میداد ہر چند بسرعت زائل میشود و ہیچ نے ماند و ہمچنین اگر دعا ے کرد از برائے دفع بلا و مصیبت مقصود از و نہ رفع آن بود بلکہ امتثالِ امر أدعوني بود حالا مقصود از دعا رفع بلیّہ و مصائب است و خوف و حزنیکہ زائل شدہ بودند باز رجوع کردند و معلوم شد کہ آن از سکر بود در صحو ہر چہ عوام الناس را ہست این را ہست از عجز و افتقار و خوف و حزن و غم و شادی در ابتدا ہم کہ مقصود از دعا رفع بلا نبود دل را این معنے خوش نمی آمد لیکن حال غالب بود بخاطر میگذشت کہ دعاءِ انبیاء ازین قبیل نبود کہ حصولِ مراد بخواہند حالانکہ بآن حالت مشرّف ساختند و حقیقتِ کار را واضح گردانیدند معلوم شد کہ دعاءِ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات از سرِ عجز و افتقار و خوف و حزن بود نہ بمجرّد امتثالِ امر بعضے امور کہ رو میدہد بحسبِ امر گاہ گاہ بعرضِ آن گستاخی مے نماید

مکتوب ہفتم

در بیان بعضی از احوالِ غریبہ خود با بعضے استفسارہائے ضروری نیز بہ پیرِ بزرگوارِ خود نوشتہ اند

عرضداشت کمترینِ بندگان احمد آنکہ مقامیکہ فوق محمّدِ دبود روح خود را بطریقِ عروج در آنجا

می یافت و آن مقام بحضرت خواجهٔ بزرگ قدس الله سره الاقدس اختصاص داشت
بعد از زمانے بدن عنصری خود را نیز در همان مقام یافت و دران وقت چنان متخیل
گشت که این عالم بتمام از عنصریات و فلکیات بنده فرو رفت و نام و نشان ازان
نماند و چون دران مقام نبودند الا بعضے از اولیاء کبار این زمان که تمام عالم را بخود و در جائے
و مقامے شریک می یابد حیرت دست میدهد که باوجود بیگانگی تمام خود را با ایشان می بیند
الغرض حالتیکه گاه گاه دست میداد که دران نه خود میماند و نه عالم نه در نظر چیزے می آمد نه در علم
حالا آن حالت مستمره است و وجود خلقت عالم از دید و دانش برآمده بعد ازان در همان مقام
یک کوشک عالی ظاهر شد که زینها نهاده اند آنجا برآمد و آن مقام هم در رنگ عالم بتدریج
فرو رفت و ساعة فساعة خود را منتصا عدے یافت اتفاقا نماز شکر وضو میگذارد که مقامے
بس عالی نمایان شده و اکابر اربعه نقشبندیه را قدس الله اسرارهم دران مقام دید و مشائخ
دیگر هم مثل سید الطائفه وغیره در انجا بودند و بعضے دیگر از مشائخ بالائے آن مقام هستند
اما قوائم آنرا گرفته نشسته اند و بعضے پایان علی تفاوت درجاتهم و خود را بسیار دور ازان
مقام یافت بلکه مناسبت هم ندید ازین واقعه اضطراب تمام پیدا شد نزدیک بود که
دیوانه شده برآید و از فرط اندوه و غصه قالب تهی کند چند گاه برین نهج گذشت آخر بتوجهات
علیه حضرت ایشان خود را مناسب آن مقام دید اول سر خود را محاذی آنمقام یافت
بتدریج رفت و بالائے آن مقام نشست بعد از توجه چنان مخطور شد که آن مقام
مقام تکمیل تام است که بعد از تمامی سلوک بآن مقام میرسند مجذوب سلوک تمام ناکرده را
ازان مقام بهره نیست و نیز دران وقت چنان متخیل گشت که وصول باین مقام
از نتائج آن واقعه است که در ملازمت حضرت ایشان دیده بود و بعرض رسانیده که

خواجه عبد الباقی قدس سره ۱۲

قولہ بعنصر بضم اول و ثانیہ بمعنے اصل و بنیاد ۱۲ منہ
قولہ از چہار عناصر یعنی آب و باد و خاک و آتش ۱۲ منہ
قولہ مرکب از چہار عناصر ۱۲ منہ
قولہ مفردات در مرکبات یعنی ہر چہار عناصر ۱۲ منہ
قولہ خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ ۱۲ منہ
قولہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ بہاء الدین نقشبند ۱۲ منہ
قولہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ بہاء الدین نقشبند ۱۲ منہ
قولہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ یوسف ہمدانی ۱۲ منہ
قولہ خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ ابو علی فارمدی ۱۲ منہ
قولہ خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ ابو القاسم گرگانی ۱۲ منہ
قولہ خواجہ ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ
قولہ خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ
قولہ خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ
قولہ خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ
قولہ خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ
قولہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ از خلفاء حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ ۱۲ منہ
قولہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ از خلفاء حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ
قولہ حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم از خلفاء حضرت جبرئیل علیہ السلام ۱۲ منہ
قولہ حضرت جبرئیل علیہ السلام از خلفاء حضرت رب العزت جل و علا ۱۲ منہ

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اول حصہ اول

مکتوب اول

در فتاح و خزانه است و قوا بیری از انکه بیرون رسد و آنچه فرستاده شده بود و بانجا نرسیده باشد و بعضی از آن ضائع شده باشد و بعضی از آن بدست دشمن افتاده باشد و بعضی از آن در راه گم شده باشد و بعضی از آن در راه دزدیده شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بارانها و برفها و سیلها تلف شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب تاریکی شب و غیر آن ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب غفلت و بیخبری ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیماری و ناتوانی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب تنگدستی و بیچارگی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیکاری و بیعملی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیدولتی و بدبختی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیگانگی و بیخویشی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیوفائی و بیمروتی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیحیائی و بیشرمی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیدینی و بیایمانی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیعقلی و بیهوشی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیخبری و بیهوشی ضائع شده باشد و بعضی از آن در راه بسبب بیخبری و بیهوشی ضائع شده باشد

حضرت امیر کرم الله تعالی وجهه میفرماید که آمده ام تا ترا علم سلوات تعلیم کنم الخ وچون نیک متوجه شد این مقام را مخصوص بحضرت امیر در میان سائر خلفاء راشدین رضی الله تعالی عنهم اجمعین یافت والله سبحانه اعلم دیگر چنان ظاهر میشود که اخلاق سیئه ساعت فساعت می برآیند بعضے در رنگ رشته از وجود می برآیند و گاهے در رنگ دود بیرون می آیند در بعضے اوقات متخیل میشود که تمام برآمده اند در ثانی الحال چیزے دیگر باز ظاهر میشود و مے برآید ثانیا معروض میگرداند که توجه از برائے دفع بعض امراض وشاید آیا مشروط بآنست که اول مرضی حق سبحانه دانسته شود که دران توجه هست یا نه یا مشروط نیست آنچه ظاهر از عبارت رشحات است که از حضرت خواجه قدس الله تعالی سره الاقدس نقل میکنند مفهوم میشود که نیست درین باب به هر چه حکم فرمایند با آنکه خوش نمی آید توجه کردن ثالثا بعرض میرساند که بعد از تحقق حضور مرطالبانرا آیا از ذکر باز داشتن وامر بنگاهداشت حضور کردن لازم است یا نه دیگر کدام مرتبه حضور است که دران ذکر نگویند لیکن بعضے هستند که از اول تا آخر ذکر گفته اند و اصلا از ذکر ممنوع نشده اند و کار نزدیک بنهایت رسانیده اند حقیقت کار چیست بهر چه امر فرمایند رابعا معروض آنکه حضرت خواجه در فقرات میفرمایند آخر بذکر امر میکنند که بعضے مقاصد هستند که بے آن میسر نمی شوند تعیین آن مقاصد فرمایند خامسا بعرض اقدس میرساند که بعضے طالبان اظهار طلب تعلیم طریقه میکنند لیکن در لقمه احتیاط نمیتوانند کرد با وجود بے احتیاطی حضور و نحو استغراق پیدا میکنند واگر تاکید در لقمه کرده میشود از سستی طلب ترک کلی میکنند درین باب چه حکم است و بعضی دیگر هستند که مجرد اتصال باین سلسله شریفه بطریق اراده میخواهند بی آنکه طلب تعلیم ذکر کنند این قسم اتصال هم مجوز هست یا نه واگر مجوز است طریق آن چیست زیادت گستاخی بے ادبی تمام است

مکتوب ہشتم

در بیان آحوالیکه به بقا و صحو تعلق دارند نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکه ازان زمان که بصحو آورده اند و بقا بخشیده اند علوم غریبه و معارف نادره غیر متعارفه بتواتر و توالی فائض و وارد اند اکثر آنها به بیان قوم و اصطلاح متداول شان موافقت ندارند هر چه از مسئله وحدت وجود و توابع آن گفته اند در اوائل بآن حال مشرف ساخته اند و شهود وحدت در کثرت میسر شد ازان مقام بدرجات بالا بروند و انواع علوم درین ضمن افاده فرمودند اما مصداق آن مقامات و معارف از کلام قوم صریحاً یافته نمی شود اشارات و رموز اجمالیه در کلام شریف بعضی از بزرگان اینها هست لیکن گواه عدل بر صحت آنها موافقت ظاهر شریعت و اجماع علماء اهل سنت است در هیچ چیز مخالفت بظاهر شریعت غرا ندارند و هیچ موافقت بحکما و اصول معقوله آنها ندارند بلکه از علماء اسلام جماعه که مخالفت با اهل سنت دارند با اصول آنها نیز موافق نیست استطاعت مع الفعل منکشف شده است پیش از فعل قدرتی ندارد و قدرت بقارنت فعل می بخشند و تکلیف بر سلامت اسباب و اعضا میدهند کما قرره علماء اهل السنة و درین مقام خود را بر قدم حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی سره الاقدس می یابد ایشان درین مقام بوده اند و حضرت خواجه علاؤ الدین را نیز ازین مقام نصیبی هست و از بزرگان این سلسله علیه حضرت خواجه عبد الخالق اند قدس الله تعالی سره الاقدس و از مشائخ ماتقدم حضرت خواجه معروف کرخی و امام داؤد طائی و حسن بصری و حبیب عجمی قدس الله تعالی اسرارهم المقدسة حاصل این همه کمال بعد و بیگانگی است

---

۱ قوله بتواتر و توالی هر دو مصدر اند ۲ قوله ازان زمان که بصحو آورده اند ۳ قوله بیان قوم و اصطلاح متداول شان ۴ قوله بآن حال مشرف ساخته اند ۵ قوله مصداق آن مقامات و معارف از کلام قوم صریحاً یافته نمی شود ۶ قوله اشارات و رموز اجمالیه در کلام شریف بعضی از بزرگان اینها هست ۷ قوله گواه عدل بر صحت آنها موافقت ظاهر شریعت و اجماع علماء اهل سنت است ۸ قوله استطاعت مع الفعل منکشف شده است ۹ قوله حبیب عجمی قدس الله تعالی اسرارهم المقدسة حاصل این همه کمال بعد و بیگانگی است

کار از معالجه گذشته است تا زمانیکه حجب مسدول بوده اند سعی و اهتمام گنجائش رفع آنها داشت اکنون بزرگی او حجاب او است فَلَا طَبِيبَ لَهَا وَلَا رَاقِيَ مگر کمال بیگانگی و بی مناسبتی را وصل و اتصال نام نهاده اند هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ همان بیت یوسف زلیخا موافق حال است

درافگنده دف این آوازه از دوست ۔۔۔ کز و بر دست دف کوبان بود و پوست

شهود کجا است و شاهد کیست و مشهود چیست ۔ ع ۔ "خلق را روئے کے نماید او"

مَالِ التُّرَابِ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ خود را بندهٔ مخلوق غیر قادر میداند و همچنین تمام عالم را خالق و قادر حق را عزوجل میداند غیر این هیچ نسبت اثبات نمی کند عینیت و مرآتیت خود کجا ع ۔ "در کدام آئینه در آید او" و علماء ظاهر اهل سنت و جماعت هر چند در بعضی اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقائد اینها در ذات و صفات آن قدر نورانیت دارد که آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر می در آید و بعضی متصوفه با وجود ریاضات و مجاهدات چون در ذات و صفات آن قدر درستی عقیده ندارند آن جمال در اینها یافته نمی شود و محبت بعلماء و طلبهٔ علوم بسیار پیدا شده است روش ایشان خوش می آید و آرزو دارد که در جرگهٔ اینها باشد و تلویح را از مقدمات اربعه بطالب علمی مباحثه میکند و هدایهٔ فقه نیز مذکور میشود و در معیت و احاطه علمی با علما شریک است و همچنین حق سبحانه را نه عین عالم میداند و نه متصل عالم و نه منفصل و نه با عالم و نه جدا از عالم و نه محیط و نه ساری و ذوات و صفات و افعال را مخلوق او میداند نه آنکه صفات اینها صفات او است و افعال اینها افعال او بلکه در افعال مؤثر قدرت او را میداند قدرت مخلوقات را تاثیرے نمیداند کما هو مذهب العلماء المتکلمین و همچنین صفات سبعه را موجود میداند و حق سبحانه و تعالے را مرید مے داند

ه بضم میم وسکون دال وفتح بائی موحده پشت داده شده یعنی کسیکه دولت دبخت او را پشت داده باشد اسی برگشته باشد ۱۲

وقدرت را بمعنی صحت فعل وترک بیقین تصور مینماید نه بمعنی إن شاء فعل وإن لم یشاء لم یفعل که شرطیه ثانی ممتنع باشد کما قال الحکماء وبعض الصوفیة زیرا که این سخن بایجاب میکشد وموافق اصول حکما است ومسئله قضا وقدر را بطور علما میداند فللمالک أن یتصرف فی ملکه کیف یشاء وقابلیت واستعداد را هیچ دخل نمیدهد که بایجاب میکشد وهو سبحانه مختار فعال لما یرید علی هذا القیاس چون عرض حال از جملهٔ ضروریات است بنابر آن بجرأت آن گستاخی نموده - ع بنده باید که حد خود داند

مکتوب نهم

در بیان احوالیکه بمقام فرود آمدن مناسبت دارند نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند

عرضداشت مدبر سیاه رو ومقصر بدخو مغرور وقت وحال مفتون وصل وکمال کارش همه نافرمانبرداری مولی است وعملش همه بترک عزیمت واولی است نظرگاه خلق را آراسته ومنظر حق تعالی وتقدس را خراب ساخته همتش مقصور بر ظاهر آرائی است باطنش ازین رهگذر همواره برسوائی است قال او منافی حال اوست وحال او مبنی بر خیال او وازین خواب وخیال چه آید واز بن قال وحال چه گشاید ادبار وخسارت نقد وقت است غباوت وضلالت برکف دست مبدأ فساد وشرارت است منشأ ظلم ومعصیت بالجمله عیوب مجسمه است وذنوب مجتمعه خیرات او لائق لعن وردّ وحسنات او شایان طعن وطرد رب قاری القرآن والقرآن یلعنه درحق او گواه عدل است وکم من صائم لیس له من صیامه الا الظمأ والجوع درشان او شاهد صدق قویل لمن کان هذا حاله ومنزله وکماله ودرجته استغفاره ذنب کسائر الذنوب بل اشد

ناجار

ناجار

ناجار

و توبته معصیة کسائر المعاصی بل اقبح کل ما یفعله القبیح قبیح مصداق این سخن است

ع زگندم جو ز جو گندم نیاید ؛ مرض او ذاتی است علاج نمی پذیرد و دوائی او اصلی است

قبول دوا نمی کند ما بالذات لا ینفک عن الذات مصراع سیاهی از حبشی کی رود که خود

رنگ است ✤ چه توان کرد. و ما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون. آری

خیر محض را شریر محض میباید تا حقیقت خیریت بظهور آید ✤ و بضدها تتبین الاشیاء

خیر و کمال مهیا بود شر و نقص در میانیست حسن و جمال را آئینه در کار است و آئینه نمی باشد

مگر در مقابل شئ پس لاجرم خیر را شر و کمال را نقص آئینه آمد پس در هر چه نقص و شرارت

بیشتر نمایندگی خیر و کمال زیاده تر عجائب کار و بار است این ذم معنی مدح پیدا کرد و این

شرارت و نقصان محل خیر و کمال گشت پس لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات

باشد چه این معنی در مقام عبدیت اتم و اکمل است محبوبانرا باین مقام مشرف میسازند

محبان بذوق شهود متلذذ دانند التذاذ در بندگی و انس بآن مخصوص بمحبوبانست انس محبان

بمشاهدهٔ محبوبست و انس محبوبان به بندگی محبوب و درین انس ایشانرا باین دولت

میرسانند و باین نعمت سرفراز میسازند شهسوار یکه تاز این میدان آن سرور دنیا

و دین و سید اولین و آخرین حبیب رب العالمین است علیه من الصلوات اتمها

و من التحیات اکملها و کسی را که بمحض فضل خواهند که باین دولت رسانند او را بکمال

متابعت آن سرور علیه الصلوة والسلام متحقق میسازند و بتوسل آن بآن درجهٔ

علیا می برند ذالک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم مراد از کمال شر

و نقص علم ذوقی است بآن نه آنکه بشرارت و نقص متصف شود صاحب این علم متخلق

باخلاق الله است تعالی شانه و تقدس این علم هم از جملهٔ ثمرات آن تخلق است

شرارت ونقص را دران موطن چه مجال جز آنکه علم بآن متعلق شود این علم بواسطهٔ شهود تام بخیر محض است که در جنب آن همه شر هیچ نماید این بعد از فرود آمدن نفس مطمئنه است بمقام خود۔ هذا۔ تا این قسم خود را برزمین نزند وکارش تا باین انجام نرسد از کمال مولای خود جلشانه بی نصیب است فکیف که خود را عین مولا داند وصفات خود را صفات او انگارد تعالی الله عن ذلك علوا کبیرا این الحاد در اسماء وصفات است ارباب این در زمرهٔ والذین یلحدون فی اسمائه داخل اند نه آنکه هر که جذبهٔ او بر سلوک او مقدم است از محجوبین است لیکن تقدم جذبه شرط است در محبوبیت آری در هر جذبه بنحوی از معنی محبوبیت حاصل است که جذب بی آن نمی شود وآن معنی از عوارض پیدا شده است ذاتی نیست آن معنی ذاتی غیر معلل است بشئ من الاشیاء چنانکه هر منتهی را آخر جذبه میسر است اما داخل زمرهٔ محبان است بواسطهٔ عارض معنی محبوبیت پیدا شده است وهو لایکفی فیه وآن عارض تزکیه وتصفیه است ودر بعضی مبتدیان اتباع آن سرور علیه الصلوٰة والسلام ولو بالجمله باعث حصول آن معنی فی الجمله است بلکه در منتهی هم اتباع است وبس ودر محبوبان ظهور آن معنی ذاتی فضلی نیز وابسته باتباع آن سرور است علیه الصلوٰة والسلام والتحیه بلکه گویم آن معنی ذاتی هم بواسطهٔ مناسبهٔ ذاتیه آنحضرت است علیه الصلوٰة والسلام واسمی که رب اوست مناسب اسمیکه رب آنحضرت است علیه الصلوٰة والسلام والتحیة واقع شده است در حق این خصوصیت واز انجا این سعادت اکتساب کرده است والله سبحانه اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب والله یحق الحق وهو یهدی السبیل

مکتوب دهم

در حصول قرب وبعد وفرق ووصل بمعانی غیر متعارفه بالبعضی علوم مناسبهٔ آن نیز

به پیر نزرگوار خود نوشته اند **عرضداشت** احقر الخدمہ آنکہ مدتی است کہ از احوال خدمہ آن عتبہ علیہ اطلاع ندارد دنگران است **بیت** عجبی نیست اگر زندہ شود جان عزیز ؛ چون ازان یار جدا ماندہ بیابد برسد ؛ میداند کہ شایان دولت حضور نیست ع این بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم ؛ عجائب کاروبار است نہایت بعد را قرب نامیدہ اند و غایت فراق را وصل گفتہ اند گویا فی الحقیقت در ضمن این اشارت بنفی قرب و وصال کردہ اند۔ **شعر**

کیف الوصول الی سعاد ودونہا ؛ قلل الجبال ودونہن خیوف

پس حزن ابدی و فکر دائمی لاجرم و امنگیر آمد مرا در اینز آخر الامر بارادہ مرید مرید میباید شد و محبوب را بمحبت محب محب میباید گشت آن سرور دین و دنیا علیہ من الصلوات اکملہا و من التحیات افضلہا با وجود مقام مرادیت و محبوبیت از محبین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او چنین خبر داده اند کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الحزن دائم الفکر و آن سرور فرموده علیہ الصلوٰۃ والسلام ما اوذی نبی مثل ما اوذیت مجان بار محبت توانند کشید محبوبان را تحمل این بار دشوار است این قصہ پایانے ندارد ع قصۃ العشق لا انفصام لہا حامل عرضداشت شیخ اللہ بخش نحوی از جذب و محبت دارد دیا برآمد چند کلمہ بخاطر ایشان نویسانیدہ الغرض کہ شوق ملازمت ظاہر ساختہ متوجہ آن حد و گشتہ است اول بعضی ارادہا ظاہر ساخت چون در آن باب از این حقیر تقاعد مفہوم کرد بہ مجرد ملاقات راضی شدہ چند کلمہ نویسانیدہ زیادہ گستاخی از ادب دور است ؛

مکتوب یازدہم

در بیان بعضی کشوف و حصول مقام دیدن قصور خود و متہم داشتن خود را در جمیع اعمال

واقوال وظهورِ سرِّ کلامِ شیخ ابوسعید ابوالخیر که گفته است عین نمی ماند اثر کجا ماند وبیان احوالِ بعضی یاران نیز به پیرِ بزرگوارِ خود نوشته اند **عرضه داشت** کمترینِ بندگان احمد آنکه مقامیکه سابقاً خود را دران دیده بود چون حسب الالهام العالی باز ملاحظه نمود عبورِ خلفاء ثلثه رضوانُ اللهِ تعالی علیهم در آن مقام در نظر آمد اما چون مقام واستقرار در آنجا نداشت در دفعهٔ اولی بنظر نه درآمدند چنانکه از آئمهٔ اهلِ بیت غیر از امامین وامامِ زین العابدین رضی الله تعالی عنهم اجمعین در آن مقام استقرار وثبات ندارند لیکن عبوری دران واقع شده است بدقّتِ نظر میتوان یافت وآنکه اول خود را بآن مقام نامناسب میدید بی مناسبتی دو نوع است یکی آنکه بواسطهٔ عدمِ ظهورِ طریقی از طُرُقِ بی مناسبتی طاری میشود چون راهی باو نمودند آن بی مناسبتی برطرف میشود دیگر بی مناسبتی مطلق است که به هیچ وجه قابلِ زوال نیست وراههاکه موصلِ آن مقام اند دو اند که ثالث ندارند یعنی در نظر ورای آن دو طریق طریقِ دیگر ظاهر نمیشود یکی دیدِ نقص وقصور است ودیناتِ خود را متّهم داشتن است در خیرات با قوّتِ جذب دیگر صحبتِ شیخ مکمّلی مجذوبی سلوک تمام کرده حضرتِ حق سبحانهٗ وتعالی بلطفیل عنایتِ حضرتِ ایشان طریقِ اول را بقدرِ استعداد عنایت فرموده است هیچ عملی از اعمالِ خیر بوقوع نمی آید مگر آنکه خود را دران عمل متّهم میسازد بلکه تا زمانیکه بوجوه تهمت نه نهد بقرار وبی آرام میباشد نزدِ خود چنان میداند که هیچ عملی از وی صادر نمی شود که قابلِ کتابتِ ملائکهٔ یمین باشد ومیداند که صحیفهٔ یمین از اعمالِ خیر خالی است وکتبهٔ آن معطّل وبیکار اند خود شایانِ آنحضرتِ جلّ وعلا کسے بوده باشند وهر که در عالم است حتّی که کافرِ فرنگ وملحدِ زندیق از خود بوجوه بهتر میداند وبدترینِ همه اینها خود را می انگارد وجهتِ جذبه هر چند تمامی سیر الی الله

مرزا جان جانان قدس سرہٗ باختصار بسیر ؛ لمصحہ سلمہ اللہ تعالی۔

تمام شده بود اما بعضی از لوازم و توابع آن مانده بودند که در ضمن فنائیکه در مرکز مقام سیر فی الله
واقع شده بود تمام شدند و احوال آن فنا را در عرضداشت سابق به تفصیل نوشته است
و میباید که حضرت خواجهٔ احرار که نهایت این کار را فنا گفته اند همان فنا بوده باشد که بعد از
تجلی ذات و تحقق سیر فی الله متحقق شده و فناء ارادة هم از جملهٔ شعب همان فنا است

هیچکس را تا نگردد او فنا نیست ره در بارگاه کبریا

و نامناسبان این مقام هم که دو طائفه اند در نظر اند جماعه متوجه آنمقام و جویائی طریق
وصول آنند و طائفهٔ دیگر هیچ التفات و توجه بآنمقام ندارند و توجه حضرت ایشان
بطریق دوم از طرق وصول آنمقام بیشتر ظاهر میشود و مناسبت بهمان طریق مینماید چون
از جانب حضرت ایشان مامور بود و امتثالاً للامر در بعضی امور جرأت و گستاخی نمود و الا
من همان احمد پارینه که هستم هستم ثانیاً معروض آنکه در اثناء ملاحظهٔ آنمقام مرة ثانیة
مقامات دیگر بعضها فوق بعض ظاهر شدند بعد از توجه به نیاز و شکستگی چون بمقام
فوق آن مقام سابق رسیده شد معلوم شد که این مقام حضرت ذی النورین است و خلفاء
دیگر را هم دران مقام عبوری واقع شده است و این مقام هم مقام تکمیل ارشاد است
و همچنین دو مقام فوق هم که اکنون مذکور میشوند و بالائی آن مقام مقام دیگر در نظر آمد
چون بآن مقام رسیده شد معلوم گشت که آن مقام حضرت فاروق است و خلفاء
دیگر را هم در آنجا عبوری واقع شده است و فوق آنمقام مقام حضرت صدیق اکبر
ظاهر شد رضی الله تعالی عنهم اجمعین بآنمقام نیز رسیده شد و از مشائخ خود حضرت
خواجه نقشبند قدس الله سره الاقدس را در هر مقامی با خود همراه می یافت و خلفای
دیگر را هم در آنمقام عبوری واقع شده است تفاوت نیست الا در عبور و مقام و مرور

وثبات و بالائی آنمقام ہیچ مقامی مفہوم نمیشود والا مقام حضرت رسالت خاتمیت
علیه من الصلوات اتمها و من التحیات اکملها و محاذی مقام حضرت صدیق رضی الله
تعالی عنه مقامی دیگر نورانی بس شگرف که هرگز مثل آن در نظر نیامده بود ظاهر شد و اند که
ازان مقام ارتفاع داشت چنانکه صُفّه را از روی زمین بلند میسازند و معلوم شد که
آنمقام مقام محبوبیت است و آنمقام رنگین و منقش بود خود را هم بانعکاس آنمقام رنگین و
منقش یافت بعد ازان بهمان کیفیت خود را لطیف یافت و در رنگ هوا یا قطعهٔ ابر در آفاق
منتشر دید و بعضی اطراف را در گرفت و حضرت خواجه بزرگ در مقام صدیق اند رضی الله تعالی
عنهما خود را در مقام محاذی آن میبابد بکیفیتی که معروض داشت دیگر ترک اشتغال باین
عمل مرضی نمی نماید کیف و حال آنکه عالم بگرداب ضلالت غرق میشود و کسی که در خود قوت
برآوردن ازان گرداب میبابد چگونه خود را معاف دارد هر چند کار دیگر در پیش داشته باشد
اشتغال باین عمل ضروری است و مرضی است اما بشرط آنکه از بعضی وساوس و هواجس
که در اثنائے این عمل رو دهند استغفار را لازم باید داشت بهمین شرط داخل رضا میشود و
بی ملاحظهٔ این شرط داخل رضا نمی شود و در نه می ایستد اما در مادهٔ حضرت خواجه نقشبند و حضرت
خواجه علاؤ الدین عطار قدس الله تعالی اسرارهما بی آنکه این شرط را ملاحظه کرده شود مرضی است
و عمل این کهتر الحال بیملاحظهٔ آن شرط گاهے داخل است و گاهے در نه می ایستد دیگر
در نفحات در سخنان حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر مذکور است که عین نمی ماند اثر کجا ماند لا تبقی
ولا تذر این سخن در اول نظر مشکل نمود که حضرت شیخ محی الدین و تابعان ایشان بر آنند که زوال
عین که معلومی است از معلومات الله سبحانه محال است و الا انقلب العلم جهلا و چون عین
زائل نشود اثر کجا رود و همین طور در ذهن این سخن متمکن شده بود سخن حضرت شیخ ابو سعید
قرار و ثبات گیرنده ۱۲

---

۱ قوله عین نمی ماند اثر کجا ماند این قول را شیخ ابو سعید ابو الخیر بجواب سوال ابو نصر محمد پیرو فرموده بود چون این قول را شنید نعره بزد و بزمین افتاد و در روز هفتم بخاک رفت ۱۲ از نفحات

---

۱ فوله لا تبقی و لا تذر یعنی باقی نگذارد و دست باز ندارد یعنی رک نکند ۱۲ ۲ قوله والا انقلب العلم جهلا یعنی حدوث علم بجهل متبدل گردد ۱۲ الصحیح سلمه الله تعالی .

هیچ حل نمی شد بعد از توجه تمام حق سبحانہٗ و تعالیٰ سرّ این سخن را منکشف ساخت و متحقق گشت
که نه عین میماند نه اثر و در خود نیز همین معنی را یافت و هیچ مشکل نماند و مقام این معرفت نیز در نظر
آمد بس عالی است فوق مقامی که حضرت شیخ و متابعان ایشان فرمودند این دو مبحث با یکدیگر
هیچ منازعت و جنگ ندارند یکی از جائی است و دیگری از جائی دیگر به تفصیل عرض داشتن
موجب تطویل و ملال است و ایضاً آنچه حضرت شیخ از دوام این حدیث فرموده اند نیز ظاهر گشت
که حدیث عبارت از چه چیز بود و دوام آن چه بود و در خود نیز این حدیث دائمی یافت اگرچه
از نوادر است دیگر کتاب دیدن اصلا خوش نمی آید مگر آنکه ذکر اقدام عالیه اکابر که در مقامات
واقع شده اند جائے تبت کرده باشند خوش می آید که این قسم چیزے دیده شود و احوال مشائخ
متقدمین بیشتر مرغوبست کتب حقائق و معارف علی الخصوص سخنان توحید و تنزلات مراتب را
نمی تواند مطالعه کرد خود را درین باب بحضرت شیخ علاؤ الدوله بسیار مناسب میابد و در ذوق
و حال درین مسئله بشیخ مشار الیه متفق است اما علم سابق تا با نکار و شدت آمدن نمے دهد
دیگر چند مرتبه از برائے دفع بعضی امراض توجه کرده شد و اثر آن ظاهر گشت و همچنین احوال
بعضی موتی که از عالم برزخ ظاهر شده بود نیز از برائے رفع آلام و شدائد آنها توجه کرده شد
اما حالا قدرت بر توجه نمانده است که بر هیچ چیز خود را جمع نمی توانم ساخت بعضی شدائد از مردم
بر فقیر گذشتند و ستمها نمودند و جمع کثیر از متعلقان این جانب را بناحق ویران ساختند و جلاوطن
نمودند اصلا بخاطر غبار و کلفت راه نیافت چه جائے آنکه بد آنها بخاطر گزرد بعضی از یاران که
از مقام جذبه شهود و معرفت پیدا کرده اند و تا غایت قدمی در منازل سلوک ننهاده اند شمه
از احوال اینها معروض میدارد امید است که حق سبحانہٗ و تعالیٰ بعد از تمام جذبه بدولت
سلوک مشرف گرداند شیخ نور در همان مقام بند است بنقطه فوق که در مقام جذبه است

---

۱ قوله در خود نیز اینجا یعنی در مکتوبات مذکور است که حضرت شیخ از دوام ۱۲
۲ قوله و ایضاً آنچه حضرت شیخ از دوام ۱۲
۳ در نفحات مذکور است که حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر از استاد ابو علی دقاق
۴ ابو سعید کران حدیث بر دوام بوده است گفت
۵ گفت شیخ شهر دریوش انداخت ساخته
۶ دیگر بر دوام بوده گفت ای استاد
۷ شیخ دیگر بار دریوش انداخت ساخته
۸ دیگر بر دوام بوده گفت ای استاد
۹ این حدیث بر دوام بود گفت
۱۰ نادر بود شیخ در ذکر بهم نرود گفت
۱۱ این ازان نادر است ۱۲
۱۲ قوله از دوام این حدیث الا علامه محمد
۱۳ کی مرتب مکتوبات گفته که دوازدهم
۱۴ دوام بیان نفس سره کی ذاتی
۱۵ است حضرت مجدد علیه الرحمة در
۱۶ مطالب بیان خواسته فرمودند
۱۷ ایشان را ای است که آنچه
۱۸ است اول حضرت مجدد قدس سره
۱۹ در مکتوب بست و پنجم از جلد اول
۲۰ در مبحث یازدهم است این سخن را
۲۱ تفصیل بیان آورده ام حضرت قال
۲۲ دیباچه دوازدهم که در حضرت این دفتر از جلد دوم
۲۳ مکتوبات که در بیان آنست
۲۴ قوله اگر چه از نوادر است ۱۲
۲۵ بان حضرت نفس نسبت دوازدهم با بقیه
۲۶ از حضرات نفس مراتب بعضی مکتوبات
۲۷ قوله در مکتوبات نفس و تنزلات خمسه
۲۸ حضرت نفس مکتوب اول از جلد
۲۹ قوله در مکتوب اول از جلد
۳۰ قوله اما علم سابق تا با نکار
۳۱ قوله اما حالا قدرت
۳۲ قوله بعضی شدائد از مردم
۳۳ قوله و جمع کثیر از متعلقان
۳۴ قوله و جلاوطن نمودند
۳۵ قوله بعضی از یاران که
۳۶ قوله شمه از احوال اینها
۳۷ قوله شیخ نور در همان مقام
۳۸ قوله که در مقام جذبه است

---

۱ شیخ کمال الدوله و الدین علاؤ الدوله سمنانی
۲ قدس سره است با معرفت سابق
۳ میرانی معارف با اول توحید و وجودی
۴ جز آنجا که انکار از معارف ایشان
۵ و نشدت نسبت دون بر ایشان آمدن نیز
۶ باین دنیا دارد حضرت کران ایشان
۷ غایت استغراق و استهلاک در وجود حق تعالیٰ
۸ فقره جمع نمی تواند کرد سبب
۹ فقره هیچ چیز خود را جمع
۱۰ فقره هیچ چیز نمی تواند کرد سبب غایت
۱۱ فقره بعضی شدائد از مردم
۱۲ فقره و جمع کثیر از متعلقان
۱۳ فقره و جلاوطن نمودند
۱۴ فقره بعضی از یاران که
۱۵ فقره شمه از احوال اینها
۱۶ فقره شیخ نور در همان مقام
۱۷ فقره که در مقام جذبه است
۱۸ غرض همه اندرین نفی و اثبات بیش نیست
۱۹ فقره شمه بالضم و تشدید میم یکپاره است
۲۰ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۱ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۲ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۳ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۴ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۵ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۶ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۷ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۸ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۲۹ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۰ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۱ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۲ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۳ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۴ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۵ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۶ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۷ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر
۳۸ فقره بوی کمال یکی و دوم از دو بیخبر

نرسیده در حرکات وسکنات آزار میدهد وقباحت نمی فهمد بیخواست کارِ او در توقّف می افتد
وهمچنین اکثر یاران بواسطهٔ عدمِ رعایتِ آداب کارِ اینها در توقّف می افتد درین باب
حیرانست که ازین طرف هیچ ارادهٔ توقّف نیست بلکه ارادهٔ ترقّی آنهاست بیخواست درکار
ملکت واقع میشود والّا راه اقرب است مولانا معهود به نقطهٔ پایان فرو رفته است وکارِ جذبه را
بانجام رسانیده وبه برزخیتِ آنمقام رسیده وفوق را من وجه بنهایت رسانیده اول صفات را
بلکه نوری که صفات بآن قائم اند از خود جدا دیده وخود را شیخ فانی یافته بعد ازان صفات را
از ذات جدا دیده وباین دید با حدیتِ مقامِ جذبه رسیده حالا عالم وخود را چنان گم ساخته است
که نه باحاطه قائل است ونه بمعیّت وچنان بالبطن بطون متوجه است که غیر از حیرت
ونادانی حاصل ندارد وسیّد شاه حسین هم نزدیک بنقطهٔ پایان از مقامِ جذبه رسیده است
وسرشش بنقطه رسیده است وهمچنین صفات را از ذات جدا دیده لیکن ذاتِ احدرا در همه جا
می یابد واز ظهور محظوظ است وهمچنین میان جعفر هم نزدیک به نقطهٔ پایان رسیده است
وخیلے بشوق وولوله ظاهر میشود قریب بشاه حسین است ودر یاران دیگر هم تفاوت ظاهر
میشود میان شیخی وشیخ عیسے وشیخ کمال در جذبه بنقطهٔ فوق رسیده اند وشیخ کمال
نیز متوجه نزول است وشیخ ناگوری در رتبهٔ نقطهٔ فوق آمده است اما خیلے مسافه درپیش دارد
واز یاران اینجائی تا الحال هشت یا نه کس بلکه ده کس در رتبهٔ نقطهٔ فوق آمده اند بعضے در اصل
نقطه شده رو به نزول دارند بعضی دیگر قریب اند وبعضے بعید میان شیخ منزل خود را گم میابد
وصفات را از اصل می بیند ومطلق را در همه جا میابد واشیا را در رنگ سراب بی اعتبار
می داند بلکه هیچ نمی یابد درباب مولانا معهود چنان ظاهر میشود که اجازتِ تعلیم او مر مردم را
از جملهٔ مرضیات است اما اجازتیکه مناسب جذبه است هر چند بعضے امور مانده اند که او را

استفادہ می باید کرد لیکن در رفتن سُرعت کرد و توقّف نہ نمود بحضورِ اقدس میرسد ہر چہ صَلاحِ کار خواہند دانست خواہند فرمود آنچہ در علمِ کمینہ آمد معروض داشت والحکمُ عندکم خواجہ ضیاء الدین محمّد چند روز اینجا بودند فی الجملہ حضور و جمعیّت پیدا کردہ بودند آخر الامر از قلّتِ اسبابِ مَعیشت نتوانستند خود را جمع ساخت متوجہ لشکر شدند و پسر مولانا شیر محمّد ہم متوجہ ملازمت است فی الجملہ حضور و جمعیت دارد بواسطۂ بعضے موانع چندانی ترقی نکرد و زیادہ گستاخی ہا بندہ باید کہ حدِّ خود داند ۔ بعد از تحریرِ عرضداشت کیفیتی رُو داد و حالی پیش آمد کہ در تحریر گنجائش بیانِ آن نیست و در آنجا فنائی ارادت متحقق گشت ہمچنانکہ سابقاً تعلّق ارادت بمرادات برطرف شدہ بود لیکن اصلِ ارادت ماندہ بود چنانچہ در عرضداشت معروض داشتہ بود الحال ارادت ہم از بیخ برآمد و حینئذٍ لا مُرادَ ولا ارادۃَ و صورتِ این فنا نیز در نظر درآمد و بعضی علوم کہ مناسبِ این مقام بودہ اند فائض گشتند چون در تحریرِ آن علوم بواسطۂ ضِیقِ وقت و غموضِ تعسّرے بود لاجرم عِنانِ قلم را از تحریرِ آن علوم گردانیدہ و در وقتِ تحقّقِ این فنا و افاضۂ علوم یکنظر خاص در ماوراءِ وحدت پیدا شدہ است ہر چند مقرر است کہ در ماوراءِ وحدت نظری نیست بلکہ ہیچ نسبتے نیست اما آنچہ می باید معروض میدارد تا زمانیکہ بہ یقین نہ پیوست بر نوشتن جرأت نہ نمود و صورتِ آن مقام را در ماوراءِ وحدت چنان می بینند کہ آگرہ ماورائے دہلی است و ہیچ شُبہ دران راہ نمی یابد ہر چند در نظر نہ وحدت است نہ ورائی آن و نہ ہیچ مقامی کہ بعُنوانِ حقیقت بداند یا حق را ورائی آن داند حیرت و جہل بہمان صِرافت است و ازین دید ہیچ تفاوت نشدہ نمیدانم چہ عرض نمایم ہمہ تناقض و تناقُض است در گفت نمی آید و حال بی شُبہ متحقق است اَستَغفرُ اللّٰہ و اَتوبُ اِلَی اللّٰہِ مِن جَمیعِ ما کرِہَہ اللّٰہُ قَولاً و فِعلاً خاطِراً و ناظِراً و ایضاً این زمان

چنان معلوم گشت که سابقاً آنچه از فناء صفات میدانستم فی الحقیقت فنائے خصوصیتِ صفات و ما به الامتیازِ آنها بود که درضمنِ وحدت مندرج شده بودند و خصوصیات زائل گشته بودند الحال اصلِ صفات و لَوْ كَانَتْ عَلَى سَبِيلِ الْاِنْدِمَاجِ وَالْاِنْدِرَاجِ نیز برطرف شده و قهرمانِ احدیت هیچ چیز را نگذاشته و تمیزے که از مرتبه علم جملی یا تفصیلی حاصل شده بود نماند و تمام نظر بر خارج آمده كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَهُوَ الْاٰنَ كَمَا كَانَ این زمان مطابقِ حال گشته و سابقاً علم بمضمونِ این حدیث بود نه حال امید میدارد که برصحت و سقم متنبه خواهند ساخت دیگر چنان می نماید که مولانائی قاسم علی را از مقامِ تکمیل نصیبے هست همچنین بعضے یارانِ این جائی را نیز از ان مقام نصیبی معلوم میشود و اللہ سبحانہٗ اعلم بحقیقۃِ الحال ٭

مکتوب ۱۲ دوازدہم

در بیانِ حصولِ مقامِ فنا و بقا و حصولِ ظهورِ وجهِ خاص هر شئے و حقیقتِ سیر فی اللہ و تجلی ذاتی برقی و جز آن نیز به پیرِ بزرگوارِ خود نوشته اند عرضداشت کمترین بندگان احمد بدر وه عرض میرساند از تقصیراتِ خود چه عرض نماید مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ علومی که تعلق بمقامِ فنا فی اللہ والبقاء باللہ داشتند حق سبحانہ بعنایتِ خود منکشف ساخت و همچنین معلوم کرد که وجه خاص هر شئے چیست و سیر فی اللہ بچه معنی است و تجلی ذاتی برقی چه می باشد و محمدی المشرب کیست و امثالِ آن و در هر مقامی لوازم و ضروریاتِ آن را می نمایند و میگزرانند و کم چیزی مانده باشد که اولیاء اللہ آن را نشان داده اند در راه فروگزارند و ننمایند قَبْلَ مَنْ قَبْلَ بِلَا عِلَّةٍ

همچنانکه ذوات اشیا را مجعول میداند اصل قابلیات و استعدادات را نیز مجعول و مصنوع میداند او سبحانه محکوم قابلیات نیست و نشاید که چیزے بروے حاکم باشد زیادہ گستاخی نه نمودع "بنده باید که حد خود داند"

مکتوب سیزدهم

در بیان بی نهایتی راه و مطابقت علوم حقیقت با علوم شریعت نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند

عرضداشت کمترین بندگان احمد معروض میگرداند آه هزار آه از بی نهایتی این راه. سیر باین سرعت و واردات و عنایات باین کثرت ازین جا است که مشائخ عظام فرموده اند سیر الی الله پنجاه هزار ساله راه است تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مگر ابیائی باین معنی داشته اند چون کار بیائی رسید و امیدها منقطع گشت هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ و در کار شد چند روز است که سیر در اشیا واقع شده است و مردم مسترشد باز غلو کرده اند فی الجمله شروعی در کار ایشان کرده شده است امّا هنوز خود را قابل آن مقام نمی یابد لیکن از ابرام مردم بواسطهٔ مُردت و حیا چیزے نمی گوید و در مسئلهٔ توحید که سابقاً متوقف بود چنانکه مکرراً بعرض رسانیده بود و افعال و صفات را باصل میداد چون حقیقتِ کار معلوم گشت از توقف برآمد و پلهٔ همه اوست را چرب یافت و کمال را دران بیشتر دید از مقولهٔ همه اوست و افعال و صفات را هم برنگ دیگر معلوم کرد همه را یک یک نموده بفوق گذرانیدند ریب و شبه بالکل برطرف شد تمام کشفیات مطابق ظاهر شریعت برآمدند و سر موئی از ظاهر شریعت مخالفت ندید و آنچه بعضی صوفیه مخالف ظاهر شریعت کشفها را بیان میکنند یا از سهو است

یا از سکر باطن از ظاهر هیچ مخالف نیست و در توسط راه مخالفت در نظر نمی آید۔ و محتاج بتوجیه و جمع نمیشود۔ اما منتهی حقیقی موافق ظاهر شریعت باطن را می باید در میان علماء و این بزرگواران همین قدر تفاوتست که علماء استدلالاً و علماً میدانند و ایشان کشفاً و ذوقاً می یابند و أیّ دلیل علی صحة حالهم أدلّ من هذه المطابقة یضیق صدری ولا ینطلق لسانی نقد وقت است۔ نمیدانم چه عرض نمایم توفیق بر تسوید بعض احوال ندارد و در عرضداشتها هم گنجایش تحریر نیست شاید حکمت درین بوده باشد

این محروم مهجور را از توجه غریب پروری محروم ندارند و در راه نگذارند

این سخن را چون تو مبدأ بوده ای گر فزون گردد تواش افزوده ای

زیادت گستاخی ننمود۔ ع۔ بنده باید که حد خود داند

مکتوب (۱۴) چهاردهم

در بیان حصول وقائع که در اثناء راه رو داده بودند و بیان احوال بعضے مسترشدان نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند۔ عرضداشت کمترین بندگان احمد آنکه تجلیاتیکه در مراتب الوان ظاهر شده بودند۔ پاره ازان در عرضداشت سابق معروض داشته بود بعد ازان مرتبهٔ وجوب که جامع صفات کلیه است ظاهر شد و بصورت زنگی غیر جمیله مسوّد اللون متمثل گشت و پس ازان مرتبهٔ احدیت بصورت مرد دراز بالا که بر دیوار باریک پهن ایستاده است متجلی گشت و این هر دو تجلی بعنوان حقانیة ظاهر شدند بخلاف تجلیات سابق که نه باین عنوان بودند و در همین اثناء آرزوئے موت پیدا شد۔ و چنان در نظر آمد که من گویا شخصے ام بر کنار دریائے محیط ایستاده ام بارادهٔ آنکه

خود را در دریا اندازد آما از عقب او را بریسمانے مضبوط کردہ اند کہ نمی تواند بدریا درون رفت وآن ریسمان عبارت از تعلقات ببدن عنصری خود میدانستم وآرزو میکردم کہ این ریسمان گسستہ شود وایضاً کیفیتے خاص رُو داد کہ در آن وقت بطریق ذوق دریافت کہ دل را ہیچ بایستے غیر از حق سبحانہ نماندہ است بعد ازان صفاتِ کلیہ وجوبیہ کہ باعتبارِ محال ومظاہرِ خصوصیات پیدا کردہ بودند در نظر آمدند پس ازان آن خصوصیات بتمام ازانہا فرو ریختند وباقی نماندند الّا بعنوانِ الکلیۃِ الوجوبیۃِ وصورتِ تجریدِ آنہا از خصوصیات نیز در نظر در آمد وحینئذٍ معلوم گشت کہ اکنون حقیقۃً صفات را با صل وادی وپیش از تجرید از خصوصیات با صل وادن معنی نداشت مگر آنکہ بطریقِ تجوّز باشد کما ھو حالُ اربابِ التجلّی الصوری وفنائے حقیقی این زمان متحقق گشت بعد از تحقّقِ این حالت صفاتی کہ در خود ودر غیر خود بودند بیک نہج یافت وامتیازِ محال برخاست ودرین وقت از بعضی دقایق انواعِ شرک خفی خلاصی میسّر شد وحینئذٍ نہ عرش ماند ونہ فرش نہ زمان ونہ مکان نہ جہات نہ حدود اگر فرضاً سالہا فکر کنم ہرگز در علم نیاید کہ یک ذرہ از عالمِ مخلوق گشتہ است بعد ازان تعیّنِ خود در نظر آمد وجہِ خاصِ خود نیز وتعیّنِ خود در رنگِ جامہ بود کہنہ پارہ پارہ شدہ کہ شخصے پوشیدہ باشد وآن شخص را وجہِ خاص دانستم امّا بعنوانِ حقانیۃ متصور نگشت بعد ازان بالائے آن شخص متصل پوستِ رقیق در نظر آمد وخود را عینِ آن پوست یافتم واین جامۂ تعیّن را از خود بیگانہ دیدم ونور یکہ دران پوست بود در نظر آمد بعد از ساعتی آن نور از نظر غائب گشت واین پوست وجامہ نیز از نظر مرتفع گشتند وہمان حالتِ سابق ماند تعبیرِ این صورتِ واقعہ مذکورہ آنچہ در علم آمد بعرض میرساند کہ تا صحت وسقم او معلوم شود وآن آنست کہ این صورتِ مذکورہ عینِ ثابتہ است کالبرزخ بین الوجوب والامکان

پس ۱۲ — بدن ۱۲ — بانگیزہ من زنار با یک کہ پینہ وغیرہ میریسند یعنے رشتہ ۱۲ — رشتہ ۱۲ — حاجتے وآرزوئے ۱۲ — بنشدید لام جمع محل یعنے جائے نزول ۱۲ — ومظاہر محال ۱۲ — بر ہنہ کردن ۱۲ — درین وقت ۱۲ — صفاتیا ۱۲ — بگانہ ۱۲ — ثابت وموجود ۱۲ — خورند ۱۲ — طریق وطرز ۱۲ — دونہ ۱۲ — ریا ۱۲ — درین وقت ۱۲ — عالم علوی ۱۲ — عالم سفلی ۱۲ — نہایات ۱۲ — یعنے در نظر آمد ۱۲ — نزدیک ۱۲ — تا دیل وبیان ۱۲ — در قول او قدس سرہ وتعین در رنگ جامہ بود ۱۲ — زائل ۱۲ — باصواب بدون ۱۲ — یعنے ماندہ واسطہ است میان وجوب وامکان ۱۲

---

۱ قولہ عقب بالفتح وکرتان — وزنند وفرزندزادہ وپاشنہ پا بالفتح ۱۲ — رفتار ورویش ستور بعد از رفتار — نشستن وفرزند فرزندزادہ پس ۱۲ — ۲ قولہ عنصری — منتخب اللغات — نیز آہن آہن ونائب کے شدن ۱۲ — ۳ قولہ یا موتا — نیز دباطاب دمشک وباد آوردن آنست ۱۲ — صوری — سبحانہ بتجلیات صوری کی پیشہ — ۴ قولہ ہر کہ — چنانچہ نمین ست حالا محجب کی — وآن با تاآنست دارد ودر تجلیات صوری کی پیشہ وآن با فعال نسبت دارد ونسبت دارد در تجلیات ذوقی کے پیشہ وآن بصفات نسبت دارد ودر تجلیات صوری کہ با تاآنست دارد ودر تجلیات ذوقی کے پیشہ وآن بذات نسبت دارد ودر تجلیات از صورت جمع کہ پیشہ او پرتو وحی تقاضائے از صفوات عنصریات وصفاتین وآخر ہمہ تجلی یکیکہ چنانات وواردات انسانی کہ آخر تقاضائے علاء الدولہ قال رح پیشہ الدین — اخذ نمی کنند تنہا

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ

دفتر اول حصہ اول

مکتوب ۲۹۹ در بیان آنکہ اہل سنت وجماعت کہ فرقہ ناجیہ اند

شعر

که ہر طرف او از یکدیگر جدا گشته اند و بکمال فرق متحقق شده اند و آن پوست که در میان آن جامه کهنه و آن نور واقع شده است برزخ است بین الوجود و العدم و خود را که در آخر آن پوست یافتم اشارتست بوصول به برزخیت و سابقا در وقائع نیز خود را برزخ بین الوجود و العدم میدیافتم اما ظاهر آن به نسبت آفاق بود این نظر بانفس است و یک فرق دیگر هم دران وقت ظاهر شده بود اما در وقت نوشتن فراموش گشت - هذا - آنچه دائم حاصل است حیرت و نکارت است و گاه گاه همین طور شعبده پیدا میشود و بر طرف میگردد و معرفت آن میماند و در تعبیر بعضے وقائع درمی ماند و اگر چیزے در علم مے آید بران اعتماد نمیکند بهمان تقریب در عرضداشتها گستاخی مینماید باشد که باعلام حضرت ایشان یقین بامرے پیدا شود امیدوار است که بتوجهات علیه از گرفتاری تعلقات دنیه نجات میسر شود - والا کار بسیار مشکل است

بعنایات حق و خاصان حق — گر ملک باشد سیاه هستش ورق

شیخ طه پسر شیخ عبد الله نیازی که از مشاهیر مشایخ سرهند است و خدام حاجی عبد العزیز به تفصیل بایشان آشنا اند قدمبوسی و نیازمندی معروض داشته است و او را دواعیه انابت باین طریقه علیه شریفه پیدا شده است و بصدق و نیاز ملتجی شده است استخاره آن گفته ام که بکنند ظاهرا مناسبته دارد و یارانی که این جا تعلیم ذکر گرفته اند اکثر بطریق رابطه مشغول اند - بعضے از آنها در واقعات دیده رابطه گرفته همراه مے آیند و بعضے پیش از آمدن از دهلی رابطه داشتند و اولا به حضور و استغراق میرسند بعضے از انها صفات هم باصل میدهند و بعضے نه اما هیچکس براه توحید و انوار و کشوف نمیرود ملا قاسم علی و ملا مودود و محمد و عبد المومن ظاهرا بنقطه فوق رسیده اند از مقام جذبه اما ملا قاسم علی

رُو بنزول دارد و آن دو معلوم نیست که فرود آیند و شیخ نور هم نزدیک بنقطه است اما نرسیده است ملا عبد الرحمن هم نزدیک بنقطه است اما مسافتِ قلیله در میان هست ملا عبد الهادی حضور با استغراق دران پیدا کرده است و نیز میگوید که مطلق منزه را جلشانه در اشیا به صفتِ تنزیه می بینم و افعال را هم از و تعالی میدانم دولتِ ایشان است که بطالبان و مستعدان فائض میشود و این کمینه را در افاضهٔ آن هیچ نصیبے نیست ✤

من همان احمدِ پارینه که هستم هستم ✤ روزے فرموده بودند در میان واقعه از وقائع که اگر نه معنے محبوبیّت در می بود توقف بسیار در وصول بمقصد واقع میشد و محبوبیّت او را نسبت به عنایتِ خود هم بیان فرموده بودند ازان سخن امیدواری تمام است و این جرأت و گستاخی از آنست ✤

مکتوب پانزدهم (۱۵)

در بیان احوالیکه مناسب مقاماتِ هبوط و نزول است با بعضے اسرار مکنونه نیز به پیر بزرگوار خود نوشته اند عرضداشت حاضر غائب واجد فاقد مقبل معرض آنکه مدتها او را می جست خود را می یافت بعد ازان کار او بآنجا انجامید که اگر خود را می جست او را می یافت اکنون او را گم کرد اما خود را می یابد با وجودِ گم کردن جویائے او نیست و با تحققِ فقدان خواهانِ او نه از روئے علم حاضر و واجد و مقبل است و از روئے ذوق غائب و فاقد و معرض ظاهرش بقاست و باطنش فنا بلکه عینِ بقا فانی است و در عینِ فنا باقی لیکن فنا علمی است و بقا ذوقی کار و بارش به هبوط و نزول قرار یافته و از صعود و عروج باز مانده. و همچنانکه او را از قلب به مقلّبِ قلب برده بودند اکنون باز از مقلّبِ قلب در مقامِ قلب

فرود آورند با وجودِ تخلّصِ روح از نفس و خروجِ نفس بعد از اطمینان از غلباتِ انوار
روح اورا جامع هر دو جهتِ روح و نفس ساخته اند و به برزخیّتِ این جهتین اورا مشرف
گردانیده اند استفاده از فوق و افاده به تحت اورا معاً بواسطهٔ حصولِ این برزخیت
عطا فرموده اند در عینِ استفاده مفید است و در عینِ افاده مستفید

گر بگویم شرحِ این بیحد شود ور نویسم بس قلمها بشکند

معروض میگرداند که دستِ چپ عبارت از مقامِ قلب است که پیش از عروج
بمقلبِ قلب حاصل است بعد از هبوط از فوق که بمقامِ قلب فرود می آیند آنمقام
دیگر است که برزخ چپ و راست است کما هو الظاهر علی اربابه و مجذوبانِ
سلوک ناکرده از اربابِ قلوب بمقلبِ قلوب رسیدن بمقلبِ قلوب وابسته بسلوک است
و تعلّقِ مقام بشخصی کنایت از حصولِ شانِ خاص است اورا درین مقام و امتیاز
علیحده است اورا از اربابِ این مقام از جملهٔ آن امتیاز آن سبقتِ انجذابست
در ما نحن فیه و بقاءِ خاص است که منشاءِ علوم و معارف مناسبهٔ آنمقام شده تحقیق
علومِ مقامِ قلب و حقیقتِ جذبه و سلوک و فنا و بقا و امثالِ آنها در رسالهٔ موعوده
به تفصیل تحریر یافته است میر سید شاه حسین باضطراب راهی شدند فرصتِ بیاضِ آن
نشد متعاقب انشاء الله تعالی شرف از مطالعه خواهد یافت عزیز متوقف از فوق فرود
آمده است در مقامِ جذبه اما رویش بعالم نیست توجه بفوق دارد چون عروج فوقانی
بقسر بود بالطبع مناسبتِ بجذبه داشت در وقتِ نزول از فوق همراه خود چیزے کمتر
آورده است مایهٔ نسبتی که از توجهِ قاسر بود و عروج اثرِ آن توجه بود هنوز باقی است
و در نسبتِ جذبه کالروح فی الجسد است و کالنور فی الظلمة لیکن این جذبه حال غیر جذبه

خواجہا است قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم جذبہ ایست کہ حضرتِ خواجۂ احرار را از آبائے کرامِ خود رسیدہ است و شانِ خاصِ ایشانرا درین مقام بودہ است و در واقعۂ بعضے طالبان کہ نمودہ بودند کہ خواجہ را چنانچہ بودہ اند آن عزیز متوقف خوردہ است ظہورِ اثرِ آن درین مقام است این جذبہ مناسبت بمقامِ افادہ ندارد ہمیشہ درین مقام رُو بفوق است و سُکرِ دائمی لازمِ آنست بعضے از مقاماتِ جذبہ منافیِ سلوک است بعد از دخول دران و بعضے دیگر منافیِ سلوک نیست بعد از دخول از برائے سلوک متوجہ میشوند۔ این جذبہ منافیِ سلوک است بعد از دخول دران در وقتِ تحریرِ عریضہ متوجہ آنمقام شدہ بود بعضے دقائقِ آن ظاہر گشت تا باعث نباشد توجہ میسّر نمی شود واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃِ الحال چند ماہ است کہ آن عزیز فرود آمدہ است امّا تمام داخلِ مقامِ جذبۂ مذکورہ نشدہ مانع عدمِ علم است بشانِ آن مقام با توجہاتِ پراگندہ امید است کہ در وقتِ مطالعۂ این کلماتِ نامربوطہ دخولِ تام در آنمقام میسّر شود و بعد ازان حضرتِ خواجہ را بتمام فرو خواہد برد ۞

مکتوب شانزدہم (۱۶)

در بیانِ احوالِ عروج و نزول و غیر آن نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند عرضداشت احقر الطلبہ آنکہ نوازش نامہ مولانا علاؤ الدین رسانیدند در کشفِ ہر یک از مقدمۂ مذکورہ بود بمقتضائے وقت مسوّدہ کردہ شد بعضے متمّمات و مکمّلاتِ آن علوم مسطورہ نیز مخطور شدہ فرصتِ تحریر آنہا نشد کہ حاملِ عرضداشت راہی شد انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ متعاقب بخدمت خواہد فرستاد الحال رسالۂ دیگر کہ بہ بیاض رسیدہ بود فرستاد و آن رسالہ

بالتماس بعضے یاران میسّر شده التماس نموده بودند که نصائح بنویسید که در طریقه نافع باشد وبمقتضائے آن زندگانی کرده شود الحق رسالۂ غیر مکرر کثیر البرکات است بعد از تحریر آن رسالہ چنان معلوم شد که حضرت رسالت خاتمیت علیه الصلوٰة والسلام والتحیة با جمعے کثیر از مشائخ اُمّت خود حاضر اند وہمین رسالہ را در دست مبارک خود دارند واز کمال کرم خویش آن را بوسه میکنند وبه مشائخ مینمایند که این نوع معتقدات می باید حاصل کرد. وجماعه که باین علوم مستعد گشته بودند نورانی وممتاز اند وعزیز الوجود وروبروئے آن سرور علیه الصلوٰة والسلام والتحیة ایستاده اند والقصّة بطولها ودرہمان مجلس باشاعت این واقعه حقیر را امر فرمودند. ع باکریمان کارہا دشوار نیست ✤

از آنروز که از ملازمت برآمده است بواسطۂ میل بفوق بمقام ارشاد چندانی مناسبت ندارد. چندگاه خود همت آن بود که در گوشه خزیده شود ومردم در صحبت ہمچو ببر وشیر ونظر مے درآمدند عزم عزلت مصمم شده بود اما استخاره موافق نے افتاد عروج در مدارج قرب بغایة الغایة ہر چند غایت ندارد میسّر شد ومیشود ومیبرند ومی آرند کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ بر مقامات جمیع مشائخ الا ماشاء الله تعالیٰ گذرانیدند ؎

گلے بردند زین دیلیزہ لیست بدان درگاہ والا دست بروست

درین میان اگر توسط روحانیات مشائخ را تعداد نمایم بطول انجامد بالجمله از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چه نویسد قبل من قبل بلا علة چند ان وجوہ ولایت وکمالات آنرا وانمودند که چه در تحریر آرد. در شهر ذی الحجه در مدارج نزول تا مقام قلب فرود آوردند واین مقام مقام تکمیل وارشاد است اما ہنوز چیزہا از متمم ومکمل از برائے این مقام درکار است تا کے میسّر شود امر آسان نیست ✤

---

۵۶ قوله قبل من قبل بلا علة یعنے بے سبب وبے علت مقبول گردید ہر که مقبول گردید یعنے منشاء این ہمه کمالات وترقیات محض عنایت خداوندی است ع۱۲ اسمه وجل سلطانه

با وجود مرادیت چندان قطع منازل کرده میشود که مریدان را در عمر نوح هم معلوم نیست که میسر شود بلکه این وجوه مخصوص بمرادانست مریدان اینجا قدمگاه ندارند نهایت عروج افراد تا بدایت مقام اصل است بیشتر افراد هم گذر ندارند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وجه توقف در مراتب تکمیل و ارشاد این است و عدم نورانیت بواسطه ظهور نور ظلمت غیب است چیز دیگر نیست مردم در متخیلات خود چیزها می پندارند اعتبار نباید کرد ؎

در نیابد حال پخته هیچ خام　　پس سخن کوتاه باید والسلام

در اندیشه این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب است آن جماعه را فرمایند که از احوال این خسته بال نظر خیالی خود پوشند مجال نظر را محال دیگر بسیار است ؎

من گم شده ام مرا مجوئید　　با گم شدگان سخن مگوئید

از غیرت خداوندی جل سلطانه باید اندیشید امر سے را که حق سبحانه وتعالی کمال میخواهد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نامناسب است فی الحقیقت معارضه است با وتعالی ونزول در مقام قلب بحقیقت مقام فرق است که مقام ارشاد است و فرق درین موطن عبارت از جدا شدن نفس است از روح و روح از نفس بعد از آنکه نفس داخل بود در نور روح و آن جمع بود از جمع و فرق بیش ازین هر چه مفهوم میشود از سکر است حق را از خلق جدا دیدن که مقام فرق می انگارند حقیقت ندارد همین روح را حق میدانند و جدا دیدن او را از نفس جدا دیدن حق میدانند تعالی وتقدس از خلق وهٰكَذَا القِيَاسُ فِي اكْثَرِ عُلُومِ اَرْبَابِ السُّكْرِ لِاَنَّ حَقِيقَةَ الْاَمْرِ ثَمَّةَ مَفْقُودَةٌ وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ودر رساله دیگر به تفصیل علوم ارباب جذبه وسلوک وحقیقت این هر دو مقام تحریر یافته است بنظر شریف خواهد گزشت ✤

مکتوب هفدهم ۱۷

در بیانِ بعضی از احوال که تعلّق بعروج و نزول دارند و غیرِ آن نیز به پیرِ بزرگوار خود نوشته اند

عرضداشت احقر الخدمه آنکه عزیزیکه چندگاه متوقف بود ندر وزِ تحریر چنان ظاهر شد که از آن مقام نحوی از عروج نموده بپایان فرود آمدند لیکن بتمام نزول نکرده اند و بقایای که در زیرِ آنمقام بود نیز عروج نموده از راهِ همان مقامِ فوق رو بنزول آورده است. بعد ازین هر چه کیفیت رو خواهد داد در معرضِ ظهور خواهد آمد و معروض خواهد داشت اگر صاحبِ معامله نیز بعد از انکشافِ حالِ خود چیزے نویسد بصواب نزدیکتر است چون حدوثِ این قضیهٔ نزول پر زود بود و حقیر را بواسطهٔ تناولِ جلاب ضعفی طاری شده بود بانجامِ کارِ این نزول نپرداخت انشاء الله تعالی ظاهر خواهد شد ❁

مکتوب هجدهم ۱۸

در بیانِ تمکین است که بعد از تلوین حاصل میشود و بیانِ مراتبِ سه گانهٔ وِلایت و در بیانِ آنکه وجودِ واجب تعالی زائد است بر ذاتِ او تعالے و غیرِ آن نیز به پیرِ بزرگوار خود نوشته اند **عرضداشتِ** کمترینِ بندگان پُر تقصیر احمد بن عبد الاحد آنکه تا زمانیکه از قسمِ احوال و مواردِ وارد میشود بعرضِ آن گستاخی مے نمود و جرأت میکرد. چون حق سبحانه و تعالے به برکتِ توجهاتِ علیه از رقیتِ احوال محرر ساخت و از تلوین به تمکین مشرف فرمود حاصلِ کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد و از وصل جز فصل و از قرب جز بُعد حاصل نشد و از معرفت جز نکرت و از علم جز جهل نیفزود. لاجرم

نکرة بالفتح ناشناخته شدن و ناشائسته شدن و بالفتح و بکسر کاف ناشناس من ناشناختن ۱۲ منجب

سلسلة الله تعالى اعطاه ما يشتهي

در عرصهٔ اشتهاء توقف واقع شد و به مجرد عرض اخبار روزمره جرأت نمود مع ذلک دل را بر رودت بهیچ مشغولی شده است که به هیچ امر سرگرمی ندارد و در رنگ بیکاران بکاری نمیتواند پرداخت ؎

من هیچم و کم ز هیچ هم بسیارے وز هیچ و کم از هیچ نیاید کارے

بر سر اصل سخن آئیم عجب آنست که حالا بحق یقین مشرف ساخته اند که دران موطن علم و عین حجاب یکدیگر نیستند و فنا و بقا در آنجا جمع اند در عین حیرت و بے نشانی بعلم و شعور است و نفس غیبت حضور است با وجود علم و معرفت جز از دیاد جهل و نکرت نیست ؎ عجب اینست که من واصل و سرگردانم ؎

الله تعالی به محض عنایت بغایت خویش در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشته است فوق مقام ولایت مقام شهادت است و نسبت ولایت به شهادت نسبت تجلی صوری بتجلی ذاتست بل بعد ما بینهما اکثر من بعد هذین التجلیین کذا مرارًا و فوق مقام شهادت مقام صدیقیت است و تفاوتیکه میان این دو مقام است اجل من ان یعبر عنه بعبارة و اعظم من ان یشار الیه باشارة و فوق آن مقامے نیست الا النبوة علی اهلها الصلوات و التسلیمات و نشاید که میان صدیقیت و نبوة مقامے بوده باشد بلکه محال است و این حکم به محالیت او بکشف صریح صحیح معلوم گشته و آنچه بعضے از اهل الله واسطه میان این دو مقام ثابت کرده اند و بقربت نامیده اند بآن نیز مشرف ساختند و بر حقیقت آن مقام اطلاع دادند بعد از توجه بسیار و تضرع بیشمار اولا همان طور که بعضے اکابر فرموده اند ظاهر شد آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند آرے حصول آن مقام بعد حصول مقام صدیقیت است

در وقتِ عروج آتا واسطه بودن محلِ تامل است بعد از ملازمتِ صوری انشاء الله تعالیٰ حقیقت را به تفصیل عرض خواهد کرد آنمقام بسے عالی است در منازلِ عروج فوقِ آنمقام مقامے معلوم نیست وزائدیتِ وجود بر ذاتِ جلّ و علا درین مقام ظاہر میشود چنانکہ مقررِ علماءِ اہلِ حق است شکر اللہ تعالیٰ سعیھم و این جا وجود ہم در راہ میماند و فوقِ آن عروج واقع میشود ابو المکارم رکن الدین شیخ علاؤ الدولہ در بعضے مصنفاتِ خود میفرماید و فوق عالم الوجود عالم ملاءِ الودود و مقامِ صدیقیتہ از مقاماتِ بقا است کہ رو بعالم دارد و پایان تر از آنمقام مقامِ نبوت است کہ فی الحقیقۃ بالاتر است و کمالِ صحو و بقا است مقامِ قربتِ لیاقتِ برزخیت این دو مقام ندارد کہ رویش بہ تنزیہہ صرف است و تمام عروج است شتان ما بینھما

در پسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ہر چہ استادِ ازل گفت بگو میگویم

علوم شرعیہ نظریہ استدلالیہ را ضروریہ کشفیہ ساختہ اند سرِ موئے مخالفت با اصول علمائے شریعت نیست ہمان علوم اجمالی را تفصیلے ساختہ اند و از نظریت بضروریت آوردہ اند شخصے از حضرتِ خواجہ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس پرسید کہ مقصود از سلوک چیست فرمودند تا معرفتِ اجمالی تفصیلی شود و استدلالی کشفی گردد نفرمودند کہ علومِ دیگر سوائے آنہا حاصل شود آرے در راہ علوم و معارف بسیار رو میدہند کہ از آنہا میباید گزشت و تا بنہایۃ النہایت کہ مقامِ صدیقیت است نرسد ازین علوم بہرہ نہ یابد فبالیت شعری ان من اھل اللہ لقائلین بحصول ھذا المقام الشریف ولیس لھم مناسبۃ بعلوم ھذا المقام و معارفہ فما وجھہ و فوق کل ذی علم علیم و بر سرِ مسئلہ قضا و قدر نیز اطلاع دادند

---

۱ قولہ شکر اللہ تعالیٰ سعیھم ۲ قولہ ابو المکارم رکن الدین ۳ قولہ و فوق عالم الوجود عالم ملاءِ الودود ۴ قولہ پایان تر از آنمقام مقامِ نبوت است ۵ قولہ شتان ما بینھما

وآنرا برنهجے اِعلام فرمودند کہ بہیچ وجہ بہ اُصولِ ظاہرِ شریعت غرّا مخالفت لازم نیاید
واز نقصِ ایجاب وشائبۂ جبر مبرّا ومنزّہ است ودر ظہور بمثابہ قمر لیلۃ البدر است۔
عجب است کہ با وجودِ عدمِ مخالفت باُصولِ شریعت این مسئلہ را چرا پوشیدہ
داشتہ اند اگر شائبۂ مخالفت میداشت اِخفا وستر مناسب بود لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ

کرا زہرہ آنکہ از بیم تو ۔۔۔ کشاید زبان جز بہ تسلیم تو

علوم ومعارف در رنگِ ابرِ نیسان میریزند کہ قوتِ مُدرِکہ از تحمّلِ آن عاجز میشود وقوتِ
مُدرِکہ مجرد تعبیر است وَاِلّا لَا یَحْمِلُ عَطَایَا الْمَلِكِ اِلَّا مَطَایَاہُ اوائل شوق آن بود کہ
این علوم غریبہ را در قیدِ کتابت آوردہ شود اما توفیق نمے یافت واز این مُمِرّ در بار بود آخر الامر تسلی
فرمودند کہ مقصود از اِفاضۂ این علوم حصولِ مَلَکہ است نہ یادکردِ این علوم چنانچہ طلبۂ علوم
تحصیل علوم برائے آن میکنند کہ مَلَکۂ مولویت بہم رسانند نہ آنکہ حفظِ اُصولِ صرف ونحو
وغیرہما کنند بعضے از علوم بعرض میرساند قال اللہ سبحانہ تبارك وتعالیٰ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اوّل کلام اِثباتِ تنزیہ محض است کما ھو الظاھر وقولہ سبحانہ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ مُتَمِّمٌ وَمُكَمِّلٌ لِلتَّنْزِیْہِ بیانش آنست کہ چون ثبوت سمع وبصر مر عالم را
مُوہِم ثبوت مماثلۃ است ولَوْ فِی الْجُمْلَۃِ نفی اللہ سبحانہ عَنْهُمُ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ لِدَفْعِ هٰذَا
الْوَهْمِ یعنی سمیع وبصیر اوست جل شانہ وسمع وبصر کہ در خلائق مخلوق است در رویتہ و
سماع ہیچ مدخلے ندارد ہمچنانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ خلق سمع وبصر میکند خلق سماع ورویتہ
میکند بعد خلقِ آن دو صفت بِطَرِیْقِ جَرْیِ الْعَادَۃِ مِنْ غَیْرِ تَاْثِیْرٍ لِصِفَاتِهِمْ وَلَوْ قُلْنَا
بِالتَّاْثِیْرِ فَالتَّاْثِیْرُ فِیْهَا اَیْضًا مَخْلُوْقٌ پس چنانکہ ذواتِ ایشان جماد محض است صفات
ایشان نیز جماد محض است در رنگِ آنکہ قادری بمحض قدرتِ خویش در سنگ کلام خلق کند

نمی توان گفت کہ فی الحقیقت سنگ متکلم است وصفتِ کلام دارد ہمچنانکہ سنگ
جماد است این صفت ہم دروے اگر فرضاً موجود باشد جماد است در ظہورِ حرف وصوت
از وے ہیچ مدخلیتی ندارد وجمیعِ صفات ازین قبیل است غایۃ ما فی الباب چون این
دو صفت ظاہر تر بودند خصصہما اللہ تعالی بنفیہما ویکون لزوم نفی البواقی منہ
بالطریق الاولی حق سبحانہ وتعالی اول صفتِ علم خلق کرد بعد ازان توجہِ او بمعلومی
خلق کرد بعد ازان تعلّقِ او بمعلومی خلق کرد بعد ازان معلوم را بروے منکشف ساخت
پس انکشاف دروے خلق کرد بعد خلقِ صفتِ علم بجرد جری العادۃ پس معلوم است
کہ علم را در انکشاف چہ مدخلیتی باشد ہمچنین اول خلق صفتِ سمع کرد بعد ازان اصغاء
توجہ بمسموع بعد ازان سماع بعد ازان ادراک بمسموع ہمین طور اول خلقِ بصر کرد بعد
ازان تقلیبِ حدقہ وتوجہ بمرئی بعد ازان رویۃ بعد ازان ادراکِ مرئی علی ہذا القیاس
سمیع وبصیر کسے است کہ مبدأ سماع ورویۃ او این دو صفت باشند وَاِذَا لَمْ یَکُنْ
کَذَالِکَ فَلَا سَمِیْعَ وَلَا بَصِیْرَ پس متحقق گشت کہ صفاتِ ایشان در رنگِ ذوات
جماد صرف اند فَالْمَقْصُوْدُ مِنْ اٰخِرِ الْکَلَامِ نَفْیُ الصِّفَاتِ عَنْہُمْ رَأْسًا لَا اَنَّ لَہُمْ صِفَاتٍ
وَتِلْکَ الصِّفَاتُ ثَابِتَۃٌ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ لِیَکُوْنَ جَمْعًا بَیْنَ التَّنْزِیْہِ وَالتَّشْبِیْہِ بَلْ تَمَامُ الْاٰیَۃِ
الْکَرِیْمَۃِ لِاِثْبَاتِ التَّنْزِیْہِ وَنَفْیِ الْمُمَاثَلَۃِ رَأْسًا علمِ اول یعنی اثباتِ صفاتِ اینہا مر حق
سبحانہ وتعالی را وذواتِ اینہا را جمادِ محض دانستن ودر رنگِ ناودان وکوزہ یافتن
کہ آب از انجا ظاہر است از علومِ مناسبۂ مقامِ ولایت است وعلمِ ثانی یعنی صفاتِ
اینہا را نیز در رنگِ جماد یافتن وتمامی او را میت دانستن کہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّہُمْ
مَّیِّتُوْنَ از علومِ مناسبۂ مقامِ شہادت است ازینجا ہم تفاوتِ ما ومیان مقامین

ثانی درجہ اول است از درجات ولایت ۱۲

مفهوم میشود وَالْقَلِيلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْجُرْعَةُ تُنْبِئُ عَنِ الْبَحْرِ الْغَدِيرِ ع

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

وہمچنین ارباب این مقام عالی افعالِ مخلوقات را نیز کالمیت وَالْجَمَادِ می یابند نہ آنکہ افعالِ اینہا را الحق سبحانہ بدہند و فاعلِ این افعال او را سبحانہ دانند تعالی اللہ سبحانہ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا در رنگِ آنست کہ شخصے سنگے را جنباند و حرکت دہد نمیتواں گفت کہ آں شخص متحرک است بلکہ مُوجِدِ حرکت است در سنگ و سنگ متحرک است مَعَ ذٰلِكَ ہمچنانکہ سنگ جمادِ محض است حرکتِ او نیز جمادِ صرف است اگر بالفرض بآں حرکت شخصی ہلاک شد نمیگویند کہ سنگ کشت بلکہ میگویند کہ آں شخص کشت و قولِ علماءِ شریعت شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَعْيَهُمْ موافقِ این علم است میفرمایند کہ باوجودِ صدورِ افعال وَلَوْ بِالْإِرَادَةِ وَالِاخْتِيَارِ از مخلوقات مفعولِ آنہا مصنوعِ حق است سبحانہ و فعلِ اینہا را در مصنوعیتِ او ہیچ مدخلی نیست افعالِ ایشاں حرکات چند است، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ لَهَا تَاثِيرٌ فِي مَجْعُوْلِيَّةِ الْمَعْمُوْلِ اگر گویند کہ برین تقدیر افعال را مناطِ ثواب و عقاب ساختن غیر معقول است در رنگِ آنست کہ سنگے را بامرے مکلف سازند و بر فعل او مدح و ذم مترتب سازند گوئیم کہ فرق است درمیانِ سنگ و مکلفین چہ مناطِ تکلیف قدرت و ارادت است و در سنگ ارادت نیست لیکن چون ارادتِ اینہا نیز مخلوقِ حقست سبحانہ مِنْ غَيْرِ تَاثِيرٍ لَهٗ فِي حُصُوْلِ الْمُرَادِ آن ارادت نیز کالمیت است ہمین کار کرد کہ مرا بعد از تحقق آن مخلوق میشود بِطَرِيْقِ جَرْيِ الْعَادَةِ و اگر قدرتِ مخلوق را مُؤثر فی الجملہ ہم گفتہ شود چنانکہ علماءِ ماوراء النہر شَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَعْيَهُمْ گفتہ اند آن تاثیر ہم در دی خلق کردہ اند

فی بطلان افعال مخلوقات

مکتوبات امام ربانی رح

حصہ اول

چنانکه قدرت را آفریده اند ففی تاثیره لا اختیار له اصلا فیکون تاثیره ایضا کالجماد
مثلاً شخصے سنگے را دید که از بالا بپایان آمد بتحریک محرکے و حیوانے را هلاک ساخت
آن شخص همچنانکه آن سنگ را جماد میداند فعل او را که حرکت است نیز جماد میداند و اثر
مترتب را بر آن فعل که اهلاک است نیز جماد میداند فالذوات والصفات والافعال
کلها جمادات محضة واموات صرفة فهو الحی القیوم وهو السمیع البصیر و
هو العلیم الخبیر وهو الفعال لما یرید قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی
لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا گستاخی بسیار
نمود و جرأت بیحد واقع شد چه توان کرد جمال سخنے که از جمیل مطلق است بر آن داشت
که هر چند سخن دراز کند زیبا آید و هر چه از و گوید رعنا نماید با وجود خود را باین هیچ مناسبت
نمی یابد که از ان جناب سخن کند و یا نام او بر زبان آرد ؎

هزار بار بشستم دهن بمشک و گلاب ‌ ‌ ‌ هنوز نام تو گفتن مرا نمے شاید

ع ✤ بنده باید که حد خود داند ✤ امید وار توجه و عنایت است از خرابی خود
چه عرض نماید و هر چه در خود مے یابد از عنایات مبدأ آن توجه عالی است والا
ع ✤ من همان احمد پارینه که هستم هستم ✤ میان شاه حسین طریق توحید دارد
و دران محظوظ است بخاطر می آید که از انجا بر آورده شود تا بحیرت رسد که مقصود است
محمد صادق از خوردی خود را ضبط نمیتواند کرد اگر در سفرے همراه میشود ترقیات بسیار میکند
در سیر دامن کوه همراه بود ترقی بسیار نمود و در مقام حیرت غوطه خورده است در حیرت به فقیر
مناسبتے تمام دارد و شیخ نور نیز درین مقام است خیلے ترقی کرده است و از خویشان
این فقیر جوانی است حالش بسیار بلند است تجلیات برقیه نزدیکست و مستعد است ✤

مکتوب (۱۹) نوزدہم

در سفارش بعضی ارباب حوائج نیز به پیربزرگوارِ خود نوشته اند عرضداشت

احقر الخدمہ آنکہ شخصی از لشکر آمده وانمود کہ مبلغ وظیفه داران فقراء دہلی وسرہند از بابت فصل خریف گذشته حواله ملازمان عتبهٔ علیه کرده اند کہ بعد از تحقیق حق مستحقان رسانند بنا علی ذلک گستاخی نموده شد کہ ہزار تنکه فصلانه باسم شیخ ابوالحسن حافظ واہل علم وہزار تنکه فصلانه باسم شیخ شاه محمد حافظ از سرکار نواب شیخ مقرر است مشار الیہما حی وقائم وشائبهٔ اشتباه ندارند وکس خود را فرستاده اند اعتمادی است اگر خبر مذکور صدق داشته باشد مبلغ این دو اسامی مذکورین را حواله حامل عرضداشت نمایند مشار الیہما در سرہند اند ❊

مکتوب (۲۰) بستم

نیز در سفارش بعضی ارباب حوائج به پیربزرگوارِ خود نوشته اند عرضداشت احقر الخدمہ آنکہ مکرر اوراد وظائف والدهٔ حبیب الله سرہندی وشکوجهٔ او ومخادیم دیگر کہ در ضمن عریضه مسطور اند مصدع اوقات خادمان عتبهٔ علیه میگردد اگر مبلغ وظائف مشار الیہم بدہلی آورده باشند مولانا علی را حکم خواہند فرمود کہ تسلی مشار الیہم نمایند بعضے بطریق وکالت وبعضے بطریق اصالت آمده اند واگر مبلغ نیاورده باشند مشار الیہم حی وقائم اند التماس رقم تصحیح پروانجات مینمایند زیادت گستاخی است

---

۵ مخدومان وبزرگان واین جمع مخدوم است ۱۲

مکتوب بست و یکم (۲۱) ترجمه از مصحح

ارسل الی الشیخ محمد المکی ولد موسی الحاج القاری اللاهوری فی بیان درجات الولایة لاسیما الولایة المحمدیة علی صاحبها الصلوة والسلام والتحیة ومدح الطریقة النقشبندیة العلیة قدس الله تعالی اسرار صاحبها وعلو نسبتهم وفضلها علی نسب سائر الطرق وان حضورهم دائمی وصل المکتوب الشریف اللطیف الی العبد الضعیف النجیف عظم الله تعالی اجرکم ویسر سبحانه امرکم وشرح صدرکم وتقبل عذرکم بحرمة سید البشر المطهر عن زیغ البصر علیه وعلی اله من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها اعلموا اخوانی ان الموت

مکتوب بست و یکم بشیخ محمد مکی پسر حاجی قاری موسی لاهوری صدور یافته در بیان درجات ولایت خصوصا ولایت محمدی علی صاحبها الصلوة والسلام والتحیة ودر مدح احی طریقهٔ نقشبندیه علیه قدس الله تعالی اسرار صاحبها ودر بیان علو نسبت این بزرگواران وفضیلت آن بر نسب سائر طرق ودر بیان آنکه حضور ایشان دائمی است مکتوب شریف لطیف که بنام این بندهٔ ضعیف نحیف نوشته بودند رسید الله تعالی اجر شما را عظیم گرداند واو سبحانه کار شما را آسان کند وسینهٔ شما را کشاده سازد وعذر شما را قبول فرماید بحرمت سید البشر المطهر عن زیغ البصر علیه وعلی اله من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها برادران بدانید تا زمان موتی

الَّذِیْ قَبْلَ الْمَوْتِ الْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِالْفَنَاءِ عِنْدَ اَهْلِ اللّٰهِ مَالَمْ یَتَحَقَّقْ لَمْ یَتَیَسَّرِ الْوُصُوْلُ اِلٰی جَنَابِ الْقُدْسِ بَلْ لَمْ یَکُنِ النَّجَاتُ عَنْ عِبَادَةِ الْمَعْبُوْدَاتِ الْبَاطِلَةِ الْاٰفَاقِیَّةِ وَالْاٰلِهَةِ الْهَوَائِیَّةِ الْاَنْفُسِیَّةِ فَلَمْ یَتَحَقَّقْ حَقِیْقَةُ الْاِسْلَامِ وَلَمْ یَتَیَسَّرْ کَمَالُ الْاِیْمَانِ فَکَیْفَ یَحْصُلُ الدُّخُوْلُ فِیْ زُمْرَةِ الْعِبَادِ وَالْوُصُوْلُ اِلٰی دَرَجَةِ الْاَوْتَادِ مَعَ اَنَّ هٰذَا الْفَنَاءَ قَدَمٌ اَوَّلٌ یُوْضَعُ فِیْ اَطْوَارِ الْوَلَایَةِ وَکَمَالُ السَّبْقِ یَحْصُلُ فِی الْبِدَایَةِ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَاسَ مِنْ اَوَّلِ الْوَلَایَةِ حَالُ اٰخِرِهَا وَمِنْ بِدَایَتِهَا دَرَجَةُ نِهَایَتِهَا وَلِنِعْمَ مَا قِیْلَ بِالْفَارِسِیَّةِ

ع قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

وَقِیْلَ بِهَا اَیْضًا ع

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

وَلِلْوَلَایَةِ دَرَجَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذْ عَلٰی قَدَمِ کُلِّ نَبِیٍّ وَلَایَةٌ خَاصَّةٌ

کہ قبل از موت است و نزد اہل اللہ معتبر بفنا است متحقق نگردد وصول بجناب حضرت قدس محال است بلکہ نجات از عبادت معبودات باطلہ آفاقی و آلہہ ہوائی انفسی حاصل نشود پس نہ حقیقت اسلام متحقق گردد و نہ کمال ایمان میسر۔ پس دخول در زمرہ عباد و وصول بدرجہ اوتاد چگونہ خواہد شد باوجودیکہ این فنا قدم اوّل است کہ در درجات ولایت نہادہ میشود و کمال السبق است کہ ببدایت حاصل میگردد و بناء علی ذلک سزاوار است کہ از اول ولایت حال آخر آن قیاس کردہ شود و از بدایت آن درجہ نہایت آن ہر آئینہ چہ خوش گفتہ شدہ است بزبان فارسی ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا و نیز ع

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

و ولایت را درجات اند بعضہا فوق بعض زیرا کہ بر قدم ہر نبی ولایت است مخصوص بآن

وَاَقْصٰی دَرَجَاتِهَا هِیَ الَّتِیْ عَلٰی قَدَمِ
نَبِیِّنَا عَلَیْهِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ
الصَّلٰوتِ اَتَمُّهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَیْمَنُهَا
اِذِ التَّجَلِّیُ الذَّاتِیُّ الَّذِیْ لَا اعْتِبَارَ فِیْهِ
لِلْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَالشُّئُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ
لَا بِالْاِیْجَابِ وَلَا بِالسَّلْبِ مَخْصُوْصٌ
بِوَلَایَتِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
وَخَرْقُ جَمِیْعِ الْحُجُبِ الْوُجُوْدِیَّةِ وَالْاِعْتِبَارِیَّةِ
عِلْمًا وَعَیْنًا یَتَحَقَّقُ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ فَیَحْصُلُ
الْوَصْلُ عِیَانًا وَیَتَحَقَّقُ الْوَجْدُ
حَقِیْقَةً لَا حُسْبَانًا وَلِلْمُکَمِّلِ مِنْ مُتَابِعِیْهِ
عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِیَّةُ نَصِیْبٌ کَامِلٌ
وَحَظٌّ وَافِرٌ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ الْعَزِیْزِ وُجُوْدُهٗ
فَعَلَیْکُمْ بِاتِّبَاعِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتُمْ مُتَوَجِّهِیْنَ اِلَی التَّحْصِیْلِ
هٰذِهِ الدَّوْلَةِ الْقُصْوٰی وَتَکْمِیْلِ هٰذِهِ
الدَّرَجَةِ الْعُلْیَا وَهٰذَا التَّجَلِّیُ الذَّاتِیُّ
بَرْقِیٌّ عِنْدَ اَکْثَرِ الْمَشَائِخِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی
سُبْحَانَهٗ یَعْنِیْ اَنَّ خَرْقَ جَمِیْعِ الْحُجُبِ

واقصائے درجات آن ہمان درجہ ایست
آخر ترین و اعلائے ترین ۱۲
کہ بر قدم پیغمبر ما است علیہ وعلی جمیع
محمد صلے اللہ علیہ وسلم و بارک ۱۲
اخوانہ من الصلوات اتمہا ومن التحیات
برادران اش ۱۲
ایمنہا زیرا کہ تجلی ذاتی کہ دران اسماء
مبارکترین آنہا ۱۲
و صفات وشئون واعتبارات را اعتبارے
نیست نہ بایجاب و نہ بسلب مخصوص است
اثبات ۱۲ نفی ۱۲
بولایت آن سرور کائنات علیہ الصلوات
والتسلیمات والتحیات ودرین مقام خرق ۲
جمیع حجب وجودیہ واعتباریہ علماً وعیناً
متحقق میشود پس درین وقت وصل ۳
عریان حاصل میگردد و وجد حقیقی متحقق میشود
نہ ظنی وتخمینی وازین مقام عزیز الوجود
نایاب ۱۲
نصیب کامل وحظ وافر حاصل است
تمام ۱۲
مر مکمل تابعان آن سرور را علیہ الصلوٰۃ والسلام
والتحیۃ پس لازم گیرید متابعت آنحضرت را
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر شما یان تحصیل
عالی تر ۱۲ بلند ۱۲
این دولت قصوی وتکمیل این درجہ علیا متوجہ
اید۔ واین تجلی ذاتی برقی است نزدیک اکثر
مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سبحانہ یعنی خرق جمیع حجب
دریدن ۱۲

۱ صفات وشئون
واعتبارات
بدانکہ فرق در
میان اعتبارات
و شئون تحقیق است
در میان اعتبارات
و صفات
فرق مشکور ۱۲
۲ خرق
بدریدن و شکافتن
۳ عریان
برہنہ

عَنْ حَضْرَتِ الذَّاتِ جَلَّ سُلْطَانُهٗ يَكُوْنُ
فِيْ زَمَانٍ يَسِيْرٍ كَالْبَرْقِ ثُمَّ يَتَبَدَّلُ حُجُبُ
الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَيَتَسَتَّرُ سَطَوَاتُ اَنْوَارِ
الذَّاتِ تَعَالٰى فَيَكُوْنُ الْحُضُوْرُ الذَّاتِيُّ لَمْحَةً
كَالْبَرْقِ وَالْغَيْبَةُ الذَّاتِيَّةُ كَثِيْرَةً جِدًّا
وَعِنْدَ اَكَابِرِ الْمَشَائِخِ النَّقْشْبَنْدِيَّةِ قَدَّسَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْرَارَهُمْ هُوَ الْحُضُوْرُ الذَّاتِيُّ
دَائِمًا وَلَا عِبْرَةَ عِنْدَهُمْ لِلْحُضُوْرِ الزَّائِلِ
الْمُتَبَدِّلِ بِالْغَيْبَةِ فَيَكُوْنُ كَمَالُ هٰؤُلَاءِ
الْاَكَابِرِ فَوْقَ جَمِيْعِ الْكَمَالَاتِ وَنِسْبَتُهُمْ
فَوْقَ جَمِيْعِ النِّسَبِ كَمَا وَقَعَ فِيْ عِبَارَاتِهِمْ
اِنَّ نِسْبَتَنَا فَوْقَ جَمِيْعِ النِّسَبِ وَاَرَادُوْا
بِالنِّسْبَةِ الْحُضُوْرَ الذَّاتِيَّ الدَّائِمِيَّ وَاَعْجَبُ
مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ النِّهَايَةَ فِيْ طَرِيْقَةِ هٰؤُلَاءِ
الْكُمَّلِ مُنْدَرِجَةٌ فِي الْبِدَايَةِ وَاقْتِدَاؤُهُمْ
فِيْ ذٰلِكَ بِصَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ فَاِنَّهُمْ فِيْ اَوَّلِ
صُحْبَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ
نَالُوْا مَا يَتَيَسَّرُ فِي النِّهَايَةِ وَذٰلِكَ

از حضرتِ ذات جل سلطانہ مانند
برق بزمانِ یسیر می باشد بعد ازین حجب
اسماء وصفات اندک اندک ساخته شود وسطوات
انوار ذات تعالیٰ مستور ساخته شود پس
حضور ذاتی مثل برق یک لمحه باشد و
غیبت ذاتیه زیاده تر و پیش اکابر نقشبندیه
قدس الله تعالیٰ اسرارهم این حضور ذاتی
دائمی است و نزد این بزرگواران حضور
زائل متبدل بالغیبت را اعتباری نیست
پس کمال این اکابر فوق جمیع کمالات است
و نسبت ایشان فوق جمیع نسب چنانکه
در عبارات شان واقع شده اِنَّ نِسْبَتَنَا
فوق جمیع النسب و از نسبت حضور ذاتی دائمی
مراد داشته اند و عجیب تر این همه آنکه در
طریقه این کُمّل نهایت در بدایت مندرج است
و اقتداء ایشان درین امر بصحابه رسول الله
است صلی الله تعالیٰ علیه وعلیهم وسلم وبارک زیرا که
ایشان در اول صحبت نبی علیه الصلوٰة والسلام
والتحیة چیزے یافتند که در نهایت کار میسر گردد و این

لغیرهم من الاولیاء الکرام ۱۲
دیگران را ۱۲

بِالنِّدِ رَاجِ النِّهَايَةِ فِي الْبِدَايَةِ فَكَمَا كَانَتْ وَلَايَةُ
مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَوْقَ جَمِيْعِ وَلَايَاتِ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ الصَّلَوٰتُ
وَالتَّسْلِيْمَاتُ كَذٰلِكَ كَانَتْ وَلَايَةُ هٰؤُلَاءِ الْاَكَابِرِ
فَوْقَ جَمِيْعِ وَلَايَاتِ الْاَوْلِيَاءِ قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اَسْرَارَهُمْ كَيْفَ وَاَنَّ وَلَايَتَهُمْ مَنْسُوْبَةٌ اِلَى
الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ نَعَمْ لِاَفْرَادٍ مِّنْ مُّكَمَّلِ الْمَشَائِخِ
قَدْ حَصَلَتْ هٰذِهِ النِّسْبَةُ لٰكِنْ بِاقْتِبَاسٍ مِّنْ وَّلَايَةِ
الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمَا اَخْبَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ
عَنْ دَوَامِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ وَصَلَتْ جُبَّةُ
الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ
اَبِيْ سَعِيْدٍ كَمَا نَقَلَ صَاحِبُ النَّفَحَاتِ وَالْغَرَضُ
مِنْ اِظْهَارِ بَعْضِ كَمَالَاتِ هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ الْعَلِيَّةِ
النَّقْشْبَنْدِيَّةِ تَرْغِيْبُ الطُّلَّابِ اِلٰى هٰذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَاِلَّا
مَا لِيْ وَلِشَرْحِ كَمَالَاتِهَا قَالَ الرُّوْمِيُّ فِي الْمَثْنَوِيِّ

شَرْحِ اَوْ حَيْفَ اَسْتْ بَا اَهْلِ جَهَانْ
هَمْ چُوْ رَازِ عِشْقْ بَايَدْ دَرْ نِهَانْ
يَكْ گُفْتُمْ وَصْفِ اَوْ تَا رَه بَرَنْد
پِيْشْ اَزَانْ كَزْ فَوْتِ آنْ حَسْرَتْ خُوْرَنْد

بسبب اندراجِ نہایت است در بدایت پس چنانکہ
ولایت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
فوق جمیع ولایاتِ انبیا و رُسل است علیہم الصلوات
والتسلیمات ہمچنین ولایتِ این اکابر فوق جمیعِ
ولایاتِ اولیاء است قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم
چگونہ فوق نباشد حال آنکہ ولایت ایشان
منسوب است بصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آری بعضی
افراد را از کمّل مشائخ حصولِ این نسبت متحقق شدہ
ولیکن این حصول باقتباس است از ولایتِ
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانکہ شیخ ابوسعید از
دوامِ این حدیث خبر دادہ وجبّہ حضرتِ صدیق اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بشیخ ابوسعید مذکور رسیدہ چنانچہ
صاحب نفحات آوردہ است وغرض از اظہارِ
بعض کمالاتِ این طریقۂ علیہ نقشبندیہ ترغیبِ
طالبان است باین طریقۂ علیہ ورنہ مرا بشرح کمالاتِ
این طریقہ چہ نسبت مولای روم در مثنوی فرمودہ

شرح او حیف است با اہل جہان
ہمچو رازِ عشق باید در نہان
یک گفتم وصف او تا رہ برند
پیش ازان کز فوت آن حسرت خورند

برشما باد اسلام و نیز کوتابع ہدیٰ است

مکتوب بست و دوم (۲۲)

ترجمہ از مصحح

اُرْسِلَ اِلَی الشَّیْخِ عَبْدِ الْمَجِیْدِ ابْنِ الشَّیْخِ
مُحَمَّدٍ الْمُفْتِی اللَّاهُوْرِیِّ فِی بَیَانِ وَجْهِ التَّعَلُّقِ
بَیْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ وَبَیَانِ عُرُوْجِهِمَا
وَنُزُوْلِهِمَا وَبَیَانِ الْفَنَاءِ الْجَسَدِیِّ وَالرُّوْحِیِّ
وَبَقَائِهِمَا وَبَیَانِ مَقَامِ الدَّعْوَةِ وَالْفَرْقِ
بَیْنَ الْمُسْتَهْلَكِیْنَ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَالرَّاجِعِیْنَ
اِلَی الدَّعْوَةِ سُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ النُّوْرِ
وَالظُّلْمَةِ وَقَرَنَ اللَّامَكَانِیَّ الْمُتَبَرِّیَ عَنِ
الْجِهَةِ مَعَ الْمَكَانِیِّ الْحَاصِلِ فِی الْجِهَةِ
فَحَبَّبَ الظُّلْمَةَ اِلَی النُّوْرِ فَعَشِقَ بِهَا وَامْتَزَجَ
مَعَهَا بِكَمَالِ الْمَحَبَّةِ لِیَزْدَادَ بِهٰذَا التَّعَلُّقِ
جَلَاءً وَیَكْمُلَ بِمُجَاوَرَةِ الظُّلْمَةِ صَفَاءً
كَالْمِرْآةِ اِذَا اُرِیْدَ صِقَالَتُهَا وَقُصِدَ
ظُهُوْرُ لَطَافَتِهَا تُرِّبَتْ اَوَّلًا لِیَظْهَرَ
بِمُجَاوَرَةِ الظُّلْمَةِ التُّرَابِیَّةِ صَفَاءُهَا
وَیَزْدَادَ بِتَعَلُّقِ الْكَثَافَةِ الطِّیْنِیَّةِ بَهَاءُهَا

مکتوب بست و دوم بشیخ عبد المجید
پسر شیخ محمد مفتی لاہوری صدور یافتہ
در بیان جہت تعلق میان روح و نفس و
بیان عروج و نزول ایشان و بیان فنا جسدی
و روحی و بقاء ایشان و بیان مقام دعوت
و بیان فرق میان آنانکہ از اولیاء مستہلک اند
و آنانکہ بمقام دعوت راجع۔ پاک است و منزہ
ذاتیکہ نور را با ظلمۃ جمع کرد و لامکانی را کہ از
جہت بری است با مکانی کہ در جہت است
ہمقرین ساخت و ظلمۃ را بنظر نور محبوب گردانید
پس آن نور فریفتہ شد بردی و بکمال محبت
اختلاط کرد با وی تا باین تعلق افزون گردد جلاء او
و بمجاورۃ ظلمۃ کامل شود صفائی او ہمچو آئینہ کہ چون
صیقلش خواہند و اظہار لطافتش را قصد کنند
اولش خاک آلود گردانند تا بسبب مجاورت ظلمۃ ترابیہ صفائی او
ظاہر گردد و باعث تعلق کثافت طینیہ بہاء او افزون شود

حصہ اول مکتوبات امام ربانی

فَنَسِيَ ذٰلِكَ النُّوْرُ مَا حَصَلَ لَهٗ اَوَّلًا مِنْ
شُهُوْدِهِ الْقُدْسِيِّ بَلْ جَهِلَ نَفْسَهٗ وَتَوَابِعَهٗ
الْوُجُوْدِيَّةَ بِاسْتِغْرَاقِهٖ فِيْ شُهُوْدِ مَعْشُوْقِهٖ
الظَّلَمَانِيِّ وَتَعَلُّقِهٖ بِالْهَيْكَلِ الْهُيُوْلَانِيِّ
فَصَارَ مِنْ اَصْحَابِ الْمَشْأَمَةِ فِيْ مُصَاحَبَتِهٖ
وَضَاعَ مِنْ كَرَامَاتِ الْمَيْمَنَةِ فِيْ مُجَاوَرَتِهٖ
فَاِنْ بَقِيَ فِيْ مَضِيْقِ هٰذَا الْاِسْتِغْرَاقِ
وَلَمْ يَتَخَلَّصْ اِلٰى فَضَاءِ الْاِطْلَاقِ فَالْوَيْلُ لَهٗ
كُلُّ الْوَيْلِ لِمَا لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ مَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ
مِنْهُ وَضَاعَ جَوْهَرُ اسْتِعْدَادِهٖ فَضَلَّ
ضَلٰلًا بَعِيْدًا وَاِنْ سَبَقَتْ لَهُ الْحُسْنٰى
وَاَدْرَكَتْهُ الْعِنَايَةُ الْقُصْوٰى رَفَعَ
رَأْسَهٗ وَتَذَكَّرَ مَا ضَلَّ عَنْهُ فَرَجَعَ
الْفَهْقَرٰى قَائِلًا ؎

اِلَيْكَ يَا مُنْيَتِيْ حَجِّيْ وَمُعْتَمَرِيْ
اِنْ حَجَّ قَوْمٌ اِلٰى تُرْبٍ وَاَحْجَارِ

وَاِنْ حَصَلَ لَهُ الْاِسْتِغْرَاقُ ثَانِيًا
فِيْ شُهُوْدِ الْمَطْلُوْبِ الْاَقْدَسِ عَلٰى
اَحْسَنِ طُرُقٍ وَتَيَسَّرَ لَهُ التَّوَجُّهُ

پس آن نور بباعث استغراق در شهود معشوق
ظلمانی و تعلق به هیکل هیولانی فراموش
نمود آنچه او را پیشتر حاصل بود از شهود
قدسی خود بلکه از ذات خویش و توابع
وجود خود هم بی خبر گشت پس آن نور در
مصاحبتش از اصحاب مشئمه گردید و در
مجاورتش فضائل میمنه را ضائع نمود پس اگر
در تنگنای این استغراق باقی ماند و بفضای
اطلاق نرسید وای است بر او هزار وای زیرا که
از وجودش آنچه مقصود بود میسر نه گردید و جوهر
استعدادش نیز بضیاع انجامید فضل ضلالاً
بعیداً و اگر سابقهٔ حسنی برای او مقرر شد و عنایت
عالی قصوی خود را متوجه ساخت و آنچه از و گم
شده بود بیاد آورد پس رجعت قهقری نمود قائلاً

ای امیدم سوئی تو پس عمره و حج من است
حج گو میکرد قومے جانب خاک و حجر

و اگر او را بار دوم در شهود مطلوب
اقدس باحسن طرق استغراق حاصل
گردید و توجه بجناب مقدس

بسم الله

إِلَى الْجَنَابِ الْمُقَدَّسِ بِأَكْمَلِ وُجُوهِهِ
تَبِعَهُ الظُّلْمَةُ ح وَانْدَرَجَتْ فِي
غَلَبَاتِ أَنْوَارِهِ فَإِذَا بَلَغَ هٰذَا الْاِسْتِغْرَاقُ
إِلَى أَنْ نَسِيَ الْمُتَعَلَّقَ الظَّلْمَانِيَّ رَأْسًا
وَجَهِلَ نَفْسَهُ وَتَوَابِعَ وُجُودِهِ كُلِّيَّةً
فَاسْتُهْلِكَ فِي مُشَاهَدَةِ نُورِ الْأَنْوَارِ
وَحَصَلَ لَهُ حُضُورُ الْمَطْلُوبِ وَرَاءَ
الْاِسْتَارِ شُرِّفَ بِالْفَنَاءِ الْجَسَدِيِّ
وَالرُّوحِيِّ وَإِنْ حَصَلَ لَهُ الْبَقَاءُ بِذٰلِكَ
الْمَشْهُودِ أَيْضًا بَعْدَ الْفَنَاءِ فِيهِ فَقَدْ
تَمَّتْ لَهُ جِهَتَا الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَصَحَّ
عَلَيْهِ إِطْلَاقُ اسْمِ الْوَلَايَةِ ح فَحِينَئِذٍ
لَا يَخْلُو حَالُهُ مِنْ أَمْرَيْنِ إِمَّا الْاِسْتِغْرَاقُ
فِي الْمَشْهُودِ بِالْكُلِّيَّةِ وَالْاِسْتِهْلَاكُ
فِيهِ عَلَى الدَّوَامِ وَإِمَّا الرُّجُوعُ إِلَى
دَعْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ سُلْطَانُهُ بِأَنْ
يَصِيرَ بَاطِنُهُ مَعَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ
ظَاهِرُهُ مَعَ الْخَلْقِ فَيَتَخَلَّصُ النُّورُ ح
مِنَ الظُّلْمَةِ الْمُنْدَرِجَةِ فِيهِ الْمُتَوَجِّهِ

بالکمل وجوه متیسر اندرین وقت ظلمت
بدامن او خواهد آویخت و در غلبات انوار
او مندرج خواهد شد و دران زمان که
این استغراق بدین حد انجامد که متعلق
ظلمانی خودش را بهر نهج فراموش سازد
واز ذات و توابع وجود خود کلیةً بے خبر ماند
و در مشاهدهٔ نور انوار مستهلک شود و حضور مطلوب
اورا از ورای استار حاصل گردد بفناء جسدی
و روحی مشرف خواهد گردید و اگر نیز میسر شد
اورا بقا بدین مشهود بعد از فنا دران پس هر دو
جهت بقا و فنا بتمام و کمال اورا حاصل شد
و اکنون اطلاق اسم ولایت برآن راست آمد
پس درینصورت حالش از دو امر خالی نیست
استغراق صرف است در مشهود خود کلیةً و استهلاک
محض است در وی علی الدوام یا رجوع است
بدعوت خلق بحضرت حق عز سلطانه بنهجیکه
باطنش بحق سبحانه باشد و ظاهرش بخلق
واندرین وقت نور از دست ظلمتے که
در وے مندرج است و متوجه

إِلَى الْمَطْلُوبِ وَيَصِيرُ بِهٰذَا التَّخَلُّصِ مِنْ
أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُوَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي
الْحَقِيقَةِ يَمِينٌ وَلَا شِمَالٌ لٰكِنَّ الْيَمِينَ
أَوْلَى بِحَالِهِ وَأَنْسَبُ بِكَمَالِهِ لِجَامِعِيَّتِهِ الْجِهَةَ
الْخَيْرِيَّةَ مَعَ اشْتِرَاكِهِمَا فِي الْيُمْنِ وَالْبَرَكَةِ
كَمَا وَقَعَ فِي شَأْنِهِ عَزَّ شَأْنُهُ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ
وَتَنْزِلُ تِلْكَ الظُّلْمَةُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ
فِي مَقَامِ الْعِبَادَةِ وَأَدَاءِ الطَّاعَةِ
وَنَعْنِي بِالنُّورِ اللَّامَكَانِيَّ الرُّوحَ بَلْ خُلَاصَتَهُ
وَبِالظُّلْمَةِ الْمُقَيَّدَةِ بِالْجِهَةِ النَّفْسَ
وَكَذَا الْمُرَادُ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَإِنْ قَالَ
قَائِلٌ إِنَّ لِلْأَوْلِيَاءِ الْمُسْتَهْلَكِينَ أَيْضًا
شُعُورًا بِالْعَالَمِ وَتَوَجُّهًا إِلَيْهِ وَاخْتِلَاطًا
مَعَ بَنِي نَوْعِهِمْ فَمَا مَعْنَى الِاسْتِهْلَاكِ
وَالتَّوَجُّهِ بِالْكُلِّيَّةِ عَلَى الدَّوَامِ وَمَا الْفَرْقُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَرْجُوعِينَ إِلَى الْعَالَمِ
لِلدَّعْوَةِ قُلْنَا إِنَّ الِاسْتِهْلَاكَ وَالتَّوَجُّهَ
بِالْكُلِّيَّةِ عِبَارَةٌ عَنْ تَوَجُّهِ الرُّوحِ وَ
النَّفْسِ مَعًا بَعْدَ انْدِرَاجِ النَّفْسِ فِي أَنْوَارِ الرُّوحِ

بمطلوب خود رہائی یابد و بدین رہائی از اصحاب
یمین گردد و او را اگرچہ فی الحقیقت نہ یمین است
(راست یعنی روح را) و نہ شمال (چپ) لیکن یمین بحال او اولی است
و بکمال او انسب بہ سبب جامعیت آن
جہت خیریت را با وجود اشتراک ہر دو در (جامع بودن) (یمین و شمال)
یمن و برکت چنانچہ در شان آن عز شانہ وارد
کلتا یدیہ یمین و آن ظلمت از آن نور در مقام
(ہر دو دست او راست است)
عبادت و اداء طاعت فرود آید و مراد ما از آن
نور لامکانی روح است بلکہ خلاصہ او و از
(خلاصہ او یعنی)
ظلمت مقیدہ بجہت نفس و ہمین است مراد ما
از باطن و ظاہر اگر کسے گوید کہ (است)
(در قول ما باطن یعنی و ظاہر یعنی مخلوق)
مستہلکین را نیز شعور است بعالم و توجہ است
(دانستن و دریافتن)
بآن و اختلاط است با بنی نوع خود پس معنی
(آدمیان)
استہلاک و توجہ تام علی الدوام چیست
و چہ فرق است میان شان و میان مرجوعین
بعالم از برائے دعوت گوئیم کہ استہلاک
و توجہ تام عبارت است از
توجہ روح و نفس معا بعد
از اندراج نفس در انوار روح

(۱) قال العرب رواہ مسلم عن عبد اللہ ابن عمر و للترمذی عن ابی ہریرۃ بلفظ وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ۱۲

(۲) وقول اول کہ باطن را امر باطنی گویم حصہ اول

كَمَا مَرَّتِ الْاِشَارَةُ اِلَيْهِ وَالشُّعُوْرُ بِالْعَالَمِ
وَنَحْوُهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ بِالْحَوَاسِّ وَالْقُوٰى
وَالْجَوَارِحِ الَّتِيْ هِيَ كَالتَّفَاصِيْلِ لِلنَّفْسِ
فَالْمُجْمَلُ الْمُلَخَّصُ مُسْتَهْلِكٌ فِيْ ضِمْنِ اَنْوَارِ
الرُّوْحِ فِيْ مُطَالَعَةِ الْمَشْهُوْدِ وَتَفْصِيْلُهُ بَاقٍ
عَلَى الشُّعُوْرِ السَّابِقِ مِنْ غَيْرِ تَطَرُّقِ فُتُوْرٍ
فِيْهِ بِخِلَافِ الْمَرْجُوْعِ اِلَى الْعَالَمِ فَاِنَّ نَفْسَهُ
بَعْدَ كَوْنِهَا مُطْمَئِنَّةً تَخْرُجُ مِنْ تِلْكَ
الْاَنْوَارِ لِلدَّعْوَةِ وَتَحْصُلُ لَهُ الْمُنَاسَبَةُ
مَعَ الْعَالَمِ فَيَقَعُ الدَّعْوَةُ بِسَبَبِ تِلْكَ
الْمُنَاسَبَةِ فِيْ مَعْرِضِ الْاِجَابَةِ وَاَمَّا
اَنَّ النَّفْسَ مُجْمَلَةٌ وَالْحَوَاسَّ وَنَحْوَهَا
تَفَاصِيْلُهَا فَلِاَنَّ النَّفْسَ لَهَا تَعَلُّقٌ بِالْقَلْبِ
الصَّنَوْبَرِيِّ وَهُوَ الْمُتَعَلَّقُ لِلرُّوْحِ بِتَوَسُّطِ
الْحَقِيْقَةِ الْجَامِعَةِ الْقَلْبِيَّةِ وَالْفُيُوْضُ
الْوَارِدَةُ مِنَ الرُّوْحِ تَرِدُ اِجْمَالًا اَوَّلًا عَلَيْهِمَا
ثُمَّ بِتَوَسُّطِهَا اِلٰى سَائِرِ الْقُوٰى وَالْجَوَارِحِ
تَفْصِيْلًا فَخُلَاصَتُهَا مَوْجُوْدَةٌ فِي النَّفْسِ
اِجْمَالًا فَظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْفَرِيْقَيْنِ

چنانچہ اشارتے بآن رفت و شعور بعالم
و مانند آن بحواس و قوٰی و جوارح میباشد
نہ بغیر پس مجمل ملخص مستہلک است
در ضمن انوار روح بمطالعہ مشہود
و تفصیل او بر شعور سابق باقی است
بے آنکہ فتورے دران راہ یابد بخلاف
آنکہ مرجوع است بعالم زیرا نکہ نفس او
بعد از حصول اطمینان بیرون مے آید
از ان انوار برائے دعوت و او را بعالم
مناسبت حاصل میشود و بسبب این
مناسبت دعوتش در معرض اجابت در آید
و اما بیان این کہ نفس مجمل است و حواس
و امثال او شان تفاصیل او پس بجہت آنکہ
نفس را تعلق است بقلب صنوبری و او متعلق
روح است بتوسط حقیقۃ جامع قلبیہ و فیوضات
واردہ از روح اول بر آن نزول کنند بطریق
اجمال باز بوساطت آن بر سائر قوی و جوارح
علی التفصیل پس خلاصہ اینہا اجمالا در نفس
موجود است از اینجا فرق بین الفریقین بوضوح انجا

وَمِمَّا يَنْبَغِي أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ
الطَّائِفَةَ الْأُولَى مِنْ أَرْبَابِ السُّكْرِ
وَالثَّانِيَةَ مِنْ أَرْبَابِ الصَّحْوِ وَالشَّرَافَةُ
لِلْأُولَى وَالْفَضِيلَةُ لِلْأُخْرَى وَالْمَقَامُ
الْأَوَّلُ مُنَاسِبٌ لِلْوِلَايَةِ وَالثَّانِي
لِلنُّبُوَّةِ شَرَّفَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ
بِكَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَثَبَّتَنَا عَلَى
كَمَالِ مُتَابَعَةِ الْأَنْبِيَاءِ
صَلَوَاتُ اللهِ تَعَالَى وَسَلَامُهُ
عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمْ وَعَلَى جَمِيعِ
إِخْوَانِهِ مِنَ الْمَلَئِكَةِ
الْمُقَرَّبِينَ وَالْعِبَادِ الصَّالِحِينَ
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ
الْمُحَرِّرُ الدَّاعِي وَإِنْ لَمْ يُحْسِنِ
الْعَرَبِيَّةَ لِعَجَمِيَّتِهِ لَكِنْ لَمَّا كَانَ
مَكْتُوبُهُمُ الشَّرِيفُ مُحَرَّرًا
بِالْكَلِمَاتِ الْعَرَبِيَّةِ أَمْلَى
الْفِرْطَاسَ عَلَى نَحْوِ إِمْلَائِهِمْ

تعالی

وباید دانست که طائفهٔ اول
از ارباب[1] سُکر اند و ثانی از
ارباب[2] صحو و شرافت اول
(وزیج ولبندی)
راست وفضیلت دیگرے را و مقام
(بزرگی)
اول مناسب است بولایت و ثانی
به نبوت حق سبحانه مایان را بکرامات
اولیاء خود مشرف گرداناد
وبر کمال متابعت انبیا ثابت
داراد صلوات الله وسلامه
علی نبینا وعلیهم وعلی
جمیع اخوانه من الملئکة
المقربین والعباد الصالحین
الی یوم الدین آمین
کاتب الحروف دعاگو اگرچه بحیثیت
عجمیت[3] خود عربیت را چنانکه باید
نمی دانست لیکن چون مکتوب شریف
شان بکلمات عربیه مرقوم بود بر وفق
املاء شان املا نمود ❊

تحریر ۱۲

[1] مقرر
ارباب سکر و صحو عبارت
از اصطلاحات حضرات نقشبندیه
است کما فی
السلک الاول
الجواهر
ترتیب الاقوال
والکمل ارباب
القلوب والصحو
للماشیین
بکمال الجذبة
سلک السلوک
[2] غیر اول
یعنی ۱۲
[3] عجمیت
سلک اول
حصه اول

مکتوب بست وسوم (۲۳)

ترجمہ از مصحح

أُرْسِلَ إِلَى عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُشْتَهِرِ
بِخَانْ خَانَانْ فِي جَوَابِ كِتَابَتِهِ
فِي الْمَنْعِ عَنْ أَخْذِ الطَّرِيقِ مِنَ النَّاقِصِ
وَبَيَانِ مَضَرَّتِهِ وَالْمَنْعِ عَنِ الْإِلْقَابِ
الشَّبِيهَةِ بِأَهْلِ الْكُفْرِ نَجَّانَا اللّٰهُ
سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَنِ الْمَقَالِ الْخَالِي
عَنِ الْحَالِ وَالْعِلْمِ الْمُعَرَّا عَنِ الْأَعْمَالِ
بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ الْمَبْعُوثِ إِلَى الْأَسْوَدِ
وَالْأَحْمَرِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ
أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا
وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ آمِينًا
بَلَّغَ رِسَالَتَكُمُ الْأَخُ الصَّالِحُ الصَّادِقُ
تَبْلِيغًا وَحَكَى عَنْ جَنَابِكُمْ بِلِسَانِ
التَّرْجُمَانِ مَا حَكَى فَأَنْشَدْتُ ؎
أَهْلًا لِسُعْدَى وَالرَّسُولِ وَجَبَّذَا
وَجْهُ الرَّسُولِ لِحُبِّ وَجْهِ الْمُرْسِلِ

مکتوب بست وسوم بہ عبد الرحیم
المشہور بخانخانان صدور یافتہ بجواب
مکتوب او در منع نمودن از اخذ طریق از
گرفتن پیر ناقص و در بیان مضرت او و زجر کردن
از القابیکہ شبیہ اند باہل کفر حق سبحانہ
وتعالی یاران و شمایان را از قال خالی از حال
و علم معرا از اعمال نجات بخشد بحرمت
سید البشر کہ مبعوث است باسود و احمر
علیہ وعلی آلہ من الصلوات افضلہا
ومن التسلیمات اکملہا ورحم
کناد حق تعالے بر کسیکہ آمین گفت
برادر باسعادت و صداقت مکتوب شما رسانید
واز جناب شما بزبان ترجمان حکایت نمود
آنچہ نمود پس این شعر بخواندم ؎
مرحبا گفتم بسعدی و قاصدش فرخندہ روے
از برائے الفت روو رضائے مرسلے

؎ قولہ ترجمان بالفتح وجیم مضموم یعنی فصیح و تیز زبان و خوش تقریر و کسیکہ داند ہ و زبان باشد ۱۲ غ

لہ قولہ بعضے اہل وخویشان خود امروز مرا و اصحاب دیگر خانخانان - مراد از ضمیر جمع این کلمہ یوقت ملاقات میگوید - قولہ الصدق یا بضم جیم جمع صادق مروت

دفتر اول

مکتوبات امام ربانی رح

حصہ اول

دوصل یعنی قاصد صدور یعنی در جواب چیزے خوش است و در بیت یعنی کہ خوش و در مثل بصیغہ جمع قائل یعنی زبیدہ ۱۲ المصحح

لہ سلہ اللہ تعالی

اِعْلَمْ اَیُّهَا الْاَخُ الْقَابِلُ لِظُهُوْرِ الْکَمَالَاتِ
اَظْهَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی فِعْلَکُمْ
مِنَ الْقُوَّةِ اِنَّ الدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ
فَوَیْلٌ لِمَنْ لَمْ یَزْرَعْ فِیْهَا وَعَطَّلَ اَرْضَ
الْاِسْتِعْدَادِ وَاَضَاعَ بَذْرَ الْاَعْمَالِ
وَمِمَّا یَنْبَغِیْ اَنْ یُعْلَمَ اَنَّ اِضَاعَةَ الْاَرْضِ
وَتَعْطِیْلَهَا اِمَّا بِاَنْ لَا یَزْرَعَ فِیْهَا
شَیْئًا اَوْ اَلْقٰی فِیْهَا بَذْرًا خَبِیْثًا
فَاسِدًا وَهٰذَا الْقِسْمُ مِنَ الْاِضَاعَةِ
اَشَدُّ مَضَرَّةً وَاَکْثَرُ فَسَادًا مِّنَ الْقِسْمِ
الْاَوَّلِ کَمَا لَا یَخْفٰی وَخُبْثُ الْبَذْرِ وَفَسَادُهٗ
بِاَنْ اَخَذَ الطَّرِیْقَ مِنَ السَّالِکِ
النَّاقِصِ وَسَلَکَ مَسْلَکَهٗ لِاَنَّ النَّاقِصَ
صَاحِبُ هَوًی مُتَّبَعٍ وَمَا یَشُوْبُ
بِالْهَوٰی لَا یُؤَثِّرُ وَاِنْ اَثَّرَ اَعَانَ
عَلَی الْهَوٰی فَیَحْصُلُ ظُلْمَةٌ عَلٰی ظُلْمَةٍ
وَلِاَنَّ النَّاقِصَ لَا یُمَیِّزُ بَیْنَ الطُّرُقِ
الْمُوْصِلَةِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَبَیْنَ الطُّرُقِ
الَّتِیْ لَا تُوْصِلُ اِلَیْهِ سُبْحَانَهٗ اِذْ هُوَ

اے برادرِ قابلِ ظهورِ کمالاتِ حق سبحانه
و تعالیٰ فعلیتِ شما را از قوت بمنصهٔ ظهور
جلوه دهد۔ بدان که دنیا مزرعتِ آخرت
است وائے است بر آن کس که در و چیزے
نکارید و زمینِ استعدادِ خود را معطل داشت
و بذرِ اعمال را ضائع ساخت و باید دانست
که اضاعتِ زمین و تعطیل آن بدو طریق است
یکی آنکه اندرو هیچ نکارد و دیگر آنکه تخمِ ناپاک
و بد بریزد و این قسم از اضاعت به نسبتِ اول
مضرت او اشد است و فسادِ او اکثر چنانکه مخفی
نیست و خباثتِ بذر و فسادِ آن بدین نهج
است که طریق را از سالکِ ناقص اخذ
نموده و بمسلکش رفتن گرفت زیرا که ناقص را
هوائے است متبوع و مشوب به هوا را
تاثیرے نه و بر تقدیرِ تاثیر اعانت است
مر هوا را پس ثمرهٔ آن ظلمت است بر ظلمت
و نیز ناقص را بدین سبب که او اصلا
واصل نیست میانِ طرقِ موصله بحق سبحانه
و میانِ طرقِ غیرِ موصله باو سبحانه امتیازے

غَيْرُ وَاصِلٍ قَطُّ وَكَذَا لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْاِسْتِعْدَادَاتِ
الْمُخْتَلِفَةِ لِلطَّلَبَةِ وَاِذَا لَمْ يُمَيِّزْ طُرُقَ
الْجَذْبَةِ عَنْ طُرُقِ السُّلُوكِ فَرُبَّمَا
كَانَ اسْتِعْدَادُ الطَّالِبِ مُنَاسِبًا
بِطَرِيقِ الْجَذْبَةِ غَيْرَ مُنَاسِبٍ بِطَرِيقِ
السُّلُوكِ اِبْتِدَاءً وَالنَّاقِصُ لِعَدَمِ التَّمْيِيزِ
بَيْنَ الطُّرُقِ وَبَيْنَ الْاِسْتِعْدَادَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ
سَلَّكَهُ طَرِيقَ السُّلُوكِ اِبْتِدَاءً فَاَضَلَّ
عَنِ الطَّرِيقِ كَمَا ضَلَّ فَالشَّيْخُ الْكَامِلُ
الْمُكَمِّلُ اِذَا اَرَادَ تَرْبِيَةَ هٰذَا الطَّالِبِ
وَتَسْلِيكَهُ اِحْتَاجَ اَوَّلًا اِلٰى اِزَالَةِ مَا اَصَابَ
مِنَ السَّالِكِ النَّاقِصِ وَاِصْلَاحِ مَا فَسَدَ
بِسَبَبِهِ ثُمَّ اَلْقَى الْبَذْرَ الصَّالِحَ الْمُنَاسِبَ
لِاسْتِعْدَادِهِ فِي اَرْضِ الْاِسْتِعْدَادِ
فَيُنْبِتُ نَبَاتًا حَسَنًا وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ
كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ
الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ فَصُحْبَةُ الشَّيْخِ

نیست۔ وہمچنین اورا مابین استعدادات
مختلفۂ طالبان تمیزے نہ۔ وچون آن ناقص
طرقِ جذبہ را از طرقِ سلوک فرق ننمود پس
بسا اوقات استعداد طالب ابتداءً بطریقِ
جذبہ مناسب بود و بطریقِ سلوک غیر مناسب
و ناقص بباعثِ عدمِ تمیز میانِ طرق و
استعداداتِ مختلفہ اورا براہِ سلوک برد
پس گمراہ کرد مریدرا از راہِ حق چنانکہ
خود گمراہ بود پس شیخ کامل مکمل چون تربیت
و تسلیکِ این طالب را ارادہ نماید لا محالہ
محتاج باشد اول بازالۂ چیزے کہ از سالک
ناقص بآن طالب رسیدہ و باصلاح آنچہ
بسببش فاسد گشتہ بعد ازان تخمِ نیک
و مناسب استعدادِ طالب در زمینِ قابلیتِ
او بریزد پس بروید روئیدنی زیبا و حالِ سخن
ناپاک مانند درختِ ناپاک است کہ برکندہ
شد از بالائی زمین نیست اورا ہیچ استقرارے
و حال سخن پاک مانند درختِ پاک است
بیخش استوار باشد و شاخش در آسمان پس صحبتِ شیخ

اَلْكَامِلِ الْمُكَمِّلِ كِبْرِيتٌ اَحْمَرُ نَظَرُهٗ
دَوَاءٌ وَكَلِمَتُهٗ شِفَاءٌ وَيَدُهٗ وَنِعَاخَرُطُ الْقَتَادِ

کامل مکمل کبریتی است احمر۔ نظر او دوا است
وکلمۂ او شفا و بدو و نعا خرط القتاد حق سبحانہ

تَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاِيَّاكُمْ عَلٰى جَادَّةِ
الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ اِذْ هُوَ مِلَاكُ
الْاَمْرِ وَمَدَارُ النَّجَاةِ وَمَنَاطُ السَّعَادَةِ وَلَنِعْمَ

وتعالیٰ مایان را بر جادۂ شریعت مصطفویہ
قائم دارد علی صاحبہا الصلوٰۃ و
السلام والتحیۃ زیرا کہ او دست ملاک امر
و مدار نجات و مناط سعادت و بدرستے

مَا قِيْلَ بِالْفَارِسِيَّةِ

چہ خوش گفتہ شدہ است بفارسی

محمدِ عربی کابروئے ہر دو سراست
کسیکہ خاکِ درش نیست خاک برسراو

وَلْنَخْتِمِ الْمَقَالَةَ عَلٰى صَلَوَاتِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
وَتَسْلِيْمَاتِهٖ وَتَحِيَّاتِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ اَلتَّتِمَّةُ
اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ اَنَّ الْاَخَ الصَّادِقَ
قَدْ نَقَلَ اَنَّ مِنْ جُلَسَائِهِمْ مِنَ الشُّعَرَاءِ
الْفُضَلَاءِ مَنْ يُلَقَّبُ فِى الشِّعْرِ بِالْكَفْرِيِّ
وَالْحَالُ اَنَّهٗ مِنَ السَّادَاتِ الْعِظَامِ وَالنُّقَبَاءِ

باید کہ ختم نمائیم این مبحث را بصلوات سید
المرسلین و تسلیمات و تحیات و برکات و اتتمہ
کمال تعجب است کہ برادرِ باسعادت نقل نمود
کہ از شعرائے فضلائے ہمنشینانِ شما کسے
است کہ ملقب است بہ لقب کفری با وجودیکہ
آنکس از سادات عظام و نقبائے کرام است

وَالْكِرَامِ فَيَا لَيْتَ شِعْرِىْ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى هٰذَا
الْاِسْمِ الشَّنِيْعِ الْبَيِّنِ شَنَاعَتُهٗ وَالْمُسْلِمُ
يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّفِرَّ مِنْ هٰذَا الْاِسْمِ زِيَادَةً مَا يَفِرُّ
مِنَ الْاَسَدِ الْمُهْلِكِ وَيَكْرَهُهٗ كُلَّ الْكَرَاهَةِ

اے کاش دانستمے کہ بریں اسم شنیع بین الشناعۃ
چہ چیز برانگیختہ کرد او را و حالانکہ مسلمان را
واجب است فرار ازین اسم زیادہ تر از فرار او
از اسد مہلک مکروہ داشتن او را بکمال کراہت

لِاَنَّ هٰذَا الْاِسْمَ وَمُسَمَّاهُ مَبْغُوْضَانِ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَرَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَاْمُوْرُوْنَ بِعَدَاوَةِ اَهْلِ الْكُفْرِ وَالْغِلْظَةِ عَلَيْهِمْ فَالتَّحَاشِيْ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ وَاجِبٌ وَمَا وَقَعَ فِيْ عِبَارَاتِ بَعْضِ الْمَشَائِخِ قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْرَارَهُمْ فِيْ غَلَبَاتِ السُّكْرِ مِنْ مَدْحِ الْكُفْرِ وَالتَّرْغِيْبِ عَلٰى شَدِّ الزُّنَّارِ وَاَمْثَالِ ذٰلِكَ فَمَصْرُوْفٌ عَنِ الظَّاهِرِ وَمَحْمُوْلٌ عَلَى التَّاْوِيْلِ فَاِنَّ كَلَامَ السُّكَارٰى يُحْمَلُ وَيُصْرَفُ عَنِ الظَّاهِرِ الْمُتَبَادِرِ فَاِنَّهُمْ مَعْذُوْرُوْنَ بِغَلَبَةِ السُّكْرِ فِيْ اِرْتِكَابِ هٰذِهِ الْمَحْظُوْرَاتِ مَعَ اَنَّ كُفْرَ الْحَقِيْقَةِ نَقْصٌ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْاِسْلَامِ الْحَقِيْقَةِ عِنْدَ اَكَابِرِهٰؤُلَاءِ وَغَيْرُ السُّكَارٰى غَيْرُ مَعْذُوْرِيْنَ فِيْ تَقْلِيْدِهِمْ لَا عِنْدَهُمْ وَلَا عِنْدَ اَهْلِ الشَّرْعِ لِاَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مَوْسِمًا وَوَقْتًا خَاصًّا صَلُحَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْسِمِ وَقَبُحَ فِيْ مَوْسِمٍ آخَرَ

زیرا که این اسم و مُسمّایش مبغوض است نزدِ حق سبحانه و رسولِ او علیه الصلوة والسلام و اهلِ اسلام مامور اند بعداوتِ اهلِ کفر و تشدد و نمودن بر ایشان پس ازین اسمِ قبیح احتراز واجب است و آنچه در عباراتِ بعض مشائخ قدس الله تعالی اسرارهم در غلباتِ سُکر از مدحِ کفر و ترغیب بر شدِ زنار و امثالِ آن واقع شده است پس از ظاهرِ خود مصروف است و برتاویلے از تاویلات محمول زیرا که کلامِ سُکاری بر مفهومِ محمود حمل کرده میشود و از ظاهرِ متبادرِ خود مصروف چه ایشان بباعثِ غلبهٔ سُکر در ارتکابِ این محظورات معذور اند. باوجودیکه کفرِ حقیقت نقص است به نسبتِ اسلامِ حقیقت نزدِ این بزرگواران و غیرِ سُکاری در تقلیدِ شان معذور نیند نه نزدِ شان و نه نزدِ اهلِ شرع چه هر چیز را موسمی است خاص و وقت که آن چیز دران موسم موزون و زیبا میباشد و بموسم دیگر قبیح

وَالْعَاقِلُ لَا يَقِيسُ أَحَدًا مِمَّا عَلَى الْآخَرِ فَالْتَمِسُوهُ مِنْ قِبَلِي أَنْ يُغَيِّرَ هٰذَا الْاِسْمَ وَ يُبَدِّلَ لَهُ بِاسْمٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَيُلَقِّبَ بِالْاِسْلَامِيِّ فَإِنَّهُ مُوَافِقٌ لِحَالِ الْمُسْلِمِ وَمَقَالِهِ وَانْتِسَابٌ إِلَى الْاِسْلَامِ الَّذِي هُوَ الدِّينُ الْمَرْضِيُّ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَعِنْدَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاجْتِنَابٌ عَنِ التُّهْمَةِ الَّتِي أُمِرْنَا بِاتِّقَائِهِ اِتَّقُوا مِنْ مَوَاضِعِ التُّهَمِ كَلَامٌ صَادِقٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ قَالَ سُبْحَانَهُ وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

وصاحب ہنیش یکے را بر دیگرے قیاس نمی کند پس از جانب من باو التماس نماید کہ این اسم را تغیر دہد و باسمی بہتر ازین تبدیل کند و خود را بلقب اسلامی ملقب سازد زیرا کہ این بحال و مقال مسلمان موافق است و انتساب است باسلام کہ اوست دین مرضی نزد حق سبحانہ و نزد رسول او علیہ الصلوٰۃ والسلام و اجتناب است از تہمتے کہ ما مامور یم باحتراز از و اتقوا من مواضع التہم کلامی است صادق کہ بر وی ہیچ غباری نیست و سلام باد بر کسیکہ تابع ہدی است

مکتوب بست و چہارم

ترجمہ از مصحح

اُرْسِلَ إِلَى مُحَمَّدٍ قَلِيجْ خَانْ فِي بَيَانِ أَنَّ الصُّوفِيَّ كَائِنٌ بَائِنٌ وَأَنَّ تَعَلُّقَ الْقَلْبِ لَا يَكُونُ بِأَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ وَأَنَّ ظُهُورَ الْمَحَبَّةِ الذَّاتِيَّةِ يَسْتَلْزِمُ اسْتِوَاءَ الْإِيلَامِ وَالْإِنْعَامِ مِنَ الْمَحْبُوبِ وَالْفَرْقَ بَيْنَ عِبَادَةِ الْمُقَرَّبِينَ

مکتوب بست و چہارم بہ محمد قلیج خان صدر یافتہ در بیان آنکہ صوفی کائن است و بائن و ہر آئینہ قلب باکثرے از یک تعلق نگیرد و بدرستیکہ ظہور محبت ذاتیہ استواء ایلام و انعام محبوب را مے خواہد و بیان فرق میان عبادت مقربین

وَعِبَادَةِ الْأَبْرَارِ وَكَذَا بَيْنَ الْأَوْلِيَاءِ
الْمُسْتَهْلِكِينَ وَبَيْنَ الْأَوْلِيَاءِ الْمَرْجُوعِينَ
إِلَى الدَّعْوَةِ الْخَلْقِ سَلَّمَكُمُ اللهُ سُبْحَانَهُ
وَعَافَاكُمْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ
الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ فَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَبْقَ
لِقَلْبِهِ حُبًّا إِلَّا مَعَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَلَمْ يُرِدْ
إِلَّا وَجْهَهُ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ فَيَكُونُ هُوَ
مَعَ اللهِ جَلَّ سُلْطَانُهُ وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهُ
مَعَ الْخَلْقِ وَاشْتَغَلَ بِهِمْ صُورَةً وَهُوَ
شَأْنُ الصُّوفِيِّ الْكَائِنِ الْبَائِنِ أَيِ الْكَائِنِ
مَعَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَالْبَائِنِ مِنَ الْخَلْقِ
حَقِيقَةً أَوِ الْمُرَادُ الْكَائِنُ مَعَ الْخَلْقِ صُورَةً
وَالْبَائِنُ مِنْهُمْ حَقِيقَةً وَالْقَلْبُ لَا يَتَعَلَّقُ
مَحَبَّتُهُ بِأَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ فَمَا لَمْ يَزُلْ تَعَلُّقُهُ
الْحُبِّيُّ بِذَلِكَ الْوَاحِدِ لَمْ يَتَعَلَّقْ بِمَا
سِوَاهُ مَحَبَّتُهُ وَمَا يَرَى مِنْ كَثْرَةِ مُرَادَاتِهِ
وَتَعَدُّدِ تَعَلُّقِ مَحَبَّتِهِ بِالْأَشْيَاءِ الْمُتَكَثِّرَةِ
كَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالرِّيَاسَةِ وَالْمَدْحِ وَالرِّفْعَةِ

وعبادتِ ابرار و همچنین میان آنانکه از اولیا
مستهلکند و آنانکه مرجوع اند بدعوتِ خلق ـ
حق سبحانه و تعالیٰ شما را سلامت دارد و
عافیت بخشاد بحرمتِ سید المرسلین علیه و علیٰ
آله الصلوات والتسلیمات مرد با کسی است
که دوست داشت او را پس خوشحالی است مر کسی را
که باقی نداشت در قلبِ خود هیچ محبتی مگر محبتِ
حق سبحانه و قصد ننمود مگر وجه او تعالیٰ و تقدس را
پس چنین کس با حق است جل سلطانه اگرچه بظاهر
خود با خلق است و مشتغل با ایشان و این است
شانِ صوفیِ کائنِ بائنِ یعنی در حقیقت کائن
با حق سبحانه و بائن است از خلق یا مراد این است
که بصورت کائن است با خلق و بحقیقت بائن
است از ایشان و محبتِ قلب باکثری از یک
متعلق نشود پس مادامیکه تعلقِ حبی او با آن
یک باقی است محبتش بما سواءِ آن تعلق نه پزیرد
و آنچه بمشاهده می آید از کثرتِ مرادات او و
تعلقِ محبتِ او باشیاءِ کثیره
همچو مال و اولاد و ریاست و مدح و رفعتِ شان

حدیث رواه البخاری و المسلم فی صحیحهما عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه
وافاض علینا من فیوضه المتقدمین فی رحمته آمین

عِنْدَ النَّاسِ فَثَمَّةَ اَيْضًا مَحْبُوْبُهُ لَا يَكُوْنُ
اِلَّا وَاحِدًا وَهُوَ نَفْسُهُ وَ مَحَبَّةُ
هُوَ لَاءِ فَرْعُ مَحَبَّتِهِ لِنَفْسِهِ فَاِنَّ
هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ لَا يُرِيْدُهَا اِلَّا لِنَفْسِهِ
لَا لِاَنْفُسِهِمْ فَاِذَا زَالَتْ مَحَبَّتُهُ مَعَ
نَفْسِهِ زَالَتْ مَحَبَّتُهُمْ بِالتَّبَعِيَّةِ
اَيْضًا فَلِهٰذَا قِيْلَ اِنَّ الْحِجَابَ بَيْنَ الْعَبْدِ
وَالرَّبِّ هُوَ نَفْسُ الْعَبْدِ لَا الْعَالَمُ فَاِنَّ
الْعَالَمَ فِي نَفْسِهِ غَيْرُ مُرَادٍ لِلْعَبْدِ حَتّٰى
يَكُوْنَ حِجَابًا وَاِنَّمَا مُرَادُ الْعَبْدِ هُوَ
نَفْسُهُ فَلَاجَرَمَ يَكُوْنُ الْحِجَابُ هُوَ
الْعَبْدَ لَا غَيْرُ فَمَا لَمْ يَخْلُ الْعَبْدُ عَنْ
مُرَادِ نَفْسِهِ كُلِّيَّةً لَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مُرَادَهُ
وَلَا يَسَعُ مَحَبَّتُهُ سُبْحَانَهُ فِي قَلْبِهِ
وَهٰذِهِ الدَّوْلَةُ الْقُصْوٰى لَا تَتَحَقَّقُ
اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ الْمُطْلَقِ الْمَنُوْطِ بِالتَّجَلِّي
الذَّاتِيِّ فَاِنَّ رَفْعَ الظُّلُمَاتِ رَأْسًا
لَا يُتَصَوَّرُ اِلَّا بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ بَازِغَةً
فَاِذَا حَصَلَتْ تِلْكَ الْمَحَبَّةُ الْمُعَبَّرُ عَنْهَا

نزدِ مردم اینجا نیز محبوب او بجز شئ واحد
نیست و آن نفسِ اوست و محبت این
همه فرع محبتِ او است مر نفسِ خود را
زیرا که این همه را قصد نمی نماید مگر از برائے
نفسِ خود نه از برائی نفسِ شان پس چون
محبتش بالنفس زائل گردد محبتِ شان هم بتبعیت
زائل شود و از اینجا گفته اند که حجاب میان بنده
و حق سبحانه نفسِ اوست نه عالم چه عالم بالذات
مقصودِ او نیست تا حجاب گردد و مقصود او بجز
نفسِ او چیزے دیگر نیست پس لاجرم حجابِ او
باشد نه غیر پس مادامیکه بنده از مرادِ نفسِ
خود بالکلیه پاک نگردد حق سبحانه مرادش
نمی تواند شد و نه محبتِ حق را در قلبِ او
گنجائش و این دولتِ قصوای متحقق
نشود الا بعد از تحقق فناءِ مطلق که
منوط است بتجلی ذاتی زیرا که ازالهٔ ظلمات
بتمامها متصور نیست مگر بعد از طلوع
آفتاب بتمام و کمال - پس هرگاه
حاصل شد این محبت که معبر است

۱ و از اینجا گفته اند
۲ خوش
۳ گفته اند
۴ یک از زند
۵ و قال - یعنی
۶ و بیان اشارات

بالمحبة الذاتية استوى عند المحب انعام المحبوب وايلامه فحصل الاخلاص فلا يعبد ربه الا له لا لاجل نفسه من طلب الانعام ودفع الايلام لانهما عنده سواء وهذه رتبة المقربين فان الابرار انما يعبدون الله خوفا وطمعا وهما راجعان الى انفسهم لعدم فوزهم بسعادة المحبة الذاتية فلا جرم يكون حسنات الابرار سيئات المقربين فحسنات الابرار حسنات من وجه وسيئات من وجه وحسنات المقربين حسنات محضة نعم من المقربين من يعبد الله خوفا وطمعا ايضا بعد تحققهم بالبقاء الاكمل وتنزلهم بعالم الاسباب لكن خوفهم وطمعهم غير راجعين الى انفسهم بل انما يعبدون طمعا لرضائه سبحانه وخوفا عن سخطه تعالى

بمحبت ذاتیه نزد محب انعام محبوب وایلام آن مستوی گشت پس درین وقت اخلاص نیز بحصول پیوست وحق را عبادت نکند مگر از برائے حق نه از برائے نفس یعنے بجهت طلب انعام ودفع ایلام که این هر دو نزد او برابر است واین مرتبه ایست مخصوص بمقربین چه ابرار بجهت عدم فوز شان بسعادت محبت ذاتیه جزاین نیست که حق را بسبب خوف وطمع عبادت میکنند واین هر دو بنفس شان راجع اند پس لا جرم حسنات ابرار سیئات اند بنسبت مقربین وثابت شد که حسنات ابرار از وجهی حسنات اند واز وجه دیگر سیئات وحسنات مقربین حسنات محضه اند آرے بعضی از مقربین بعد از اتصاف ایشان به بقاء اکمل وتنزل بعالم اسباب نیز بخوف وطمع حق را سبحانه می پرستند ولیکن این خوف وطمع بنفس اوشان راجع نیست بلکه بامید رضائے حق سبحانه وبخوف از غضب او تعالے عبادت میکنند

وَكَذَا إِنَّمَا يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ لِأَنَّهَا مَحَلُّ
رِضَائِهِ سُبْحَانَهُ لَا لِحُظُوظِ أَنْفُسِهِمْ
وَإِنَّمَا يَسْتَعِيذُونَ مِنَ النَّارِ لِأَنَّهَا
مَحَلُّ سَخَطِهِ تَعَالَى لَا لِدَفْعِ الْإِيلَامِ
عَنْ أَنْفُسِهِمْ لِأَنَّ هٰؤُلَاءِ الْأَكَابِرَ
مُحَرَّرُونَ عَنْ رِقِّيَّةِ الْأَنْفُسِ وَ
صَارُوا خَالِصِينَ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ
وَهٰذِهِ الرُّتْبَةُ أَعْلَى مِنْ بَيْنِ رُتَبِ الْمُقَرَّبِينَ
وَلِصَاحِبِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ نَصِيبٌ تَامٌّ
مِنْ كَمَالَاتِ مَقَامِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ تَحَقُّقِهِ
بِمَرْتَبَةِ الْوَلَايَةِ الْخَاصَّةِ وَمَنْ
لَمْ يَتَنَزَّلْ إِلَى عَالَمِ الْأَسْبَابِ
فَهُوَ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ الْمُسْتَهْلَكِينَ فَلَا نَصِيبَ
لَهُ مِنْ كَمَالَاتِ مَقَامِ النُّبُوَّةِ فَلَا يَكُونُ
أَهْلًا لِلتَّكْمِيلِ بِخِلَافِ الْأَوَّلِ رَزَقَنَا اللّٰهُ
سُبْحَانَهُ مَحَبَّةَ هٰؤُلَاءِ الْأَكَابِرِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ
الْبَشَرِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَتْبَاعِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ
أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا فَإِنَّ الْمَرْءَ
مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا

وہمچنین بجز این نیست کہ طلب می نمایند
جنت را از جہت آنکہ او محل رضائی حق
(خوشنودی) سبحانہ است نہ از جہت حظوظِ نفس و
استعاذہ مینمایند از نار بجہتِ آنکہ محل سخط
(غضب) اوست سبحانہ نہ از برائے دفع ایلام از نفس
چہ این بزرگواران از رقیت نفس محرر (آزاد) اند و
(یعنی غلامی و بندگی) بحق سبحانہ خالص و مخصوص و این مرتبہ
(بیان امر رابع) از میانِ مراتب مقربین عالی تر است۔
و صاحبِ این مرتبہ را بعد از اتصافِ او بمرتبہ
ولایتِ خاصہ نصیبی است تام از کمالاتِ مقامِ
نبوت و کسیکہ بعالمِ اسباب فرود نہ آمدہ است
پس او از اولیاء مستہلکین است
و او را از کمالاتِ مقامِ نبوت بہرہ نیست
پس تکمیل و ارشاد را شایان نباشد
بخلافِ اول حق سبحانہ و تعالیٰ ما یان را
(کہ او شایان ارشاد و تکمیل است) محبتِ این اکابر عطا فرماید بحرمتِ سید
البشر علیہ و علی آلہ و اتباعہ من الصلوات
افضلہا و من التسلیمات اکملہا چہ مرد با کسے
(علت طلب محبت اکابر از حق تعالیٰ) است کہ دوست داشتہ است او را و السلام اولاً و آخراً

دفتر اول
مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی
حصہ اول

مکتوب بست و پنجم

ترجمہ از مصحح

أُرْسِلَ إِلَى خَوَاجَه جَهَانْ فِي التَّحْرِيضِ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَمُتَابَعَةِ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَكْمَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَتَمُّهَا سَلَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى قَلْبَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ وَزَكَّى نَفْسَكُمْ وَالَانَ جِلْدَكُمْ كُلَّ ذٰلِكَ بَلْ جَمِيعَ كَمَالَاتِ الرُّوحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِيِّ وَالْأَخْفَى مَنُوطٌ بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا فَعَلَيْكُمْ بِمُتَابَعَتِهِ وَمُتَابَعَةِ خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ الْهَادِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ نُجُومُ الْهِدَايَةِ وَشُمُوسُ الْوِلَايَةِ فَمَنْ شُرِّفَ بِمُتَابَعَتِهِمْ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا وَمَنْ جُبِلَ عَلَى مُخَالَفَتِهِمْ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا۔

مکتوب بست و پنجم بخواجہ جہان صدور یافتہ در تحریض بر متابعت سید المرسلین و متابعت خلفائے راشدین وے علیہ و علیہم من الصلوات اکملہا و من التسلیمات اتمہا حق سبحانہ و تعالیٰ قلب شما را سلامت دارد و سینۂ شما را کشادہ کناد و نفس شما را پاک گرداناد و پوست بدن شما را الین سازاد جملۂ این ہمہ بلکہ جمیع کمالات روح و سر و خفی و اخفی منوط اند بمتابعت حضرت سرور مرسلان علیہ و علی آلہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا پس لازم گیرید متابعت او را و متابعت خلفائے راشدین ہادین مہدیین وے را کہ بعد او اند زیرا کہ او شانند نجوم ہدایت و شموس ولایت پس کسیکہ بمتابعت شان مشرف گشت فقد فاز فوزا عظیما و کسیکہ بر مخالفت آنان مجبول شد فقد ضل ضلالا بعیدا

آفریدہ شدہ و طبعی و جبلت کردہ شدہ ۱۲

بر انگیختہ کردن ۱۲

ہدایت کنندگان ۱۲

ستارگان۔ زجیم بہ ط و ذ بدل
اشارہ بہ آیت بقول
بحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام اصحابی
کالنجوم بایہم
اقتدیتم اہتدیتم ۱۲
شمس جمع
شکس بسکون ثانی بہم
قولہ فقد فاز
پرتو پس ۱۲ منہ
فیروز نسخہ فیروزی
بزیادۃ الف ۱۲
مکتوبات امام ربانی
دفتر اول
حصہ اول
بالتشدید
من التفعیل
وبالتخفیف
من الجبر
مجہول علم
الاول و
معلوم علم
الثانی
مصححہ
سلمہ اللہ تعالیٰ

قولہ فی الحدیث القدسی قال العلی القاری رحمہ فی شرحہ للمشکوٰۃ الفرق بین الحدیث القدسی والقرآن ان الاول یکون بالہام او منام او بواسطۃ ملک بالمعنی فیعبرہ بلفظہ وینسبہ الربہ والثانی لا یکون الا بانزال جبریل بالمعین وھو ایضا متواتر بخلاف الاول فلا یکون حکمہ کحکمہ فی الفروع ۱۲

اَلْبَقِيَّةُ مِنَ الْمَقْصُودِ اِظْهَارُ الْاِضْطِرَارِ وَضِيقُ الْمَعِيشَةِ لِابْنَيِ الْمَرْحُومِ الشَّيْخِ السُّلْطَانِ فَالْمُلْتَمَسُ مِنْ جَنَابِكُمْ مَدَدُ وَاِعَانَتُهُمْ فَاِنَّكُمْ حَرِيُّونَ بِذٰلِكَ بَلْ مُوَفَّقُونَ بِقَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ طُرًّا زَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَوْفِيقَكُمْ وَجَعَلَ الْخَيْرَ رَفِيقَكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

بقیۃ المرام اظہار اضطرار است وضیق معیشت مردو پسران شیخ سلطان مرحوم پس از جناب شما امداد و اعانت او شان مطلوب است کہ آن شایان شان شماست بلکہ حق سبحانہ بقضائے حوائج جمیع مردم ذات شما را موفق گردانیدہ است حق سبحانہ و تعالیٰ شما را ازین بیشتر توفیق ارزانی فرماید و خیر را رفیق شما گرداند والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الہدیٰ

مکتوب بست و ششم ترجمہ از مصحح

اُرْسِلَ اِلَى الشَّيْخِ الْعَالِمِ مَوْلَانَا حَاجِي مُحَمَّدٍ اللَّاهُورِيِّ فِي بَيَانِ اَنَّ الشَّوْقَ يَكُونُ لِلْاَبْرَارِ دُونَ الْمُقَرَّبِينَ مَعَ عُلُومٍ تُنَاسِبُ هٰذَا الْمَقَامَ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَاِيَّاكُمْ عَلٰى جَادَّةِ الشَّرِيعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الْقُدْسِيِّ الْاَطْلَالُ شَوْقُ الْاَبْرَارِ

مکتوب بست و ششم بمولانا الشیخ العالم حاجی محمد لاہوری صدور یافتہ در بیان آنکہ شوق البتہ ابرار را بود نہ مقربین را با علوم مناسبۂ این مقام حق سبحانہ و تعالیٰ ما یان را بر جادۂ شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ استقامت و ثبات ارزانی فرماید۔ در حدیث قدسی وارد است الاطال شوق الابرار

والبقاء — تمت — سلمہ اللہ — الصحیح

الحدیث ۱۲ — من تقرب الیہ ذراعا الخ — تقریب الیہ ذراعا الخ

إِلَى لِقَائِي وَأَنَا إِلَيْهِمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا

أَثْبَتَ اللهُ سُبْحَانَهُ الشَّوْقَ لِلْأَبْرَارِ

لِأَنَّ الْمُقَرَّبِينَ الْوَاصِلِينَ لَا شَوْقَ لَهُمْ

لِأَنَّ الشَّوْقَ يَقْتَضِي الْفَقْدَ وَالْفَقْدُ

فِي حَقِّهِمْ مَفْقُودٌ أَلَا تَرَى أَنَّ الشَّخْصَ

لَا يَشْتَاقُ إِلَى نَفْسِهِ مَعَ إِفْرَاطِهِ فِي

حُبِّهِ لِعَدَمِ تَحَقُّقِ الْفَقْدِ فِي حَقِّهِ

فَالْمُقَرَّبُ الْوَاصِلُ الْبَاقِي بِاللهِ سُبْحَانَهُ

الْفَانِي عَنْ نَفْسِهِ حَالُهُ مَعَ اللهِ سُبْحَانَهُ

كَحَالِ الشَّخْصِ مَعَ نَفْسِهِ فَلَا جَرَمَ

لَا يَكُونُ الْمُشْتَاقُ إِلَّا الْأَبْرَارَ لِأَنَّهُ مُحِبٌّ

فَاقِدٌ وَلَغَنِيٌّ بِالْأَبْرَارِ غَيْرُ الْمُقَرَّبِ الْوَاصِلِ

سَوَاءٌ كَانَ فِي الِابْتِدَاءِ أَوْ فِي الْوَسْطِ

وَلَوْ بَقِيَ مِنْهُ مِقْدَارُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ

وَلَنِعْمَ مَا قِيلَ فِي الشِّعْرِ الْفَارِسِيِّ ؎

فراقِ دوست اگر اندک است اندک نیست

درونِ دیده اگر نیم مو است بسیار است

نُقِلَ عَنِ الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَارِئًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَبْكِي

إِلَى لِقَائِي وَأَنَا إِلَيْهِمْ لَأَشَدُّ شَوْقًا

حق سبحانہ شوق را بابرار نسبت نمودہ زیرا کہ

مقربین واصلین را شوقی نمیماند کہ شوق فقدان

مطلوب را مستلزم است و فقدان مطلوب

در حق شان مفقود۔ چہ ظاہر است کہ انسان

با وجود افراط محبت نفس خود بانفس اشتیاق

ندارد چرا کہ او را فقدان در حق خود متحقق نیست

پس مقرب واصل کہ بحق سبحانہ باقی است واز

نفس خود فانی حالش بہ نسبت حق سبحانہ

مماثل است بحال شخص بہ نسبت نفس خود۔

لاجرم مشتاق نباشند مگر ابرار کہ او شان اند

محب فاقد و مراد ما از ابرار کسی است کہ مقرب واصل

نہ بود در ابتدا باشد یا در وسط اگرچہ از وسط بقدر

دانۂ خردل باقی ماندہ باشد۔ وچہ خوش گفتہ

است در شعر فارسی۔ ؎

فراقِ دوست اگر اندک است اندک نیست

درونِ دیدہ اگر نیم مو است بسیار است

از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول است

کہ شخصے را دید قرآن میخواند و میگرید۔

فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ وَلٰكِنْ قَسَتْ
قُلُوْبُنَا هٰذَا مِنْ قَبِيْلِ الْمَدْحِ بِمَا يُشْبِهُ
الذَّمَّ وَسَمِعْتُ عَنْ شَيْخِيْ قُدِّسَ سِرُّهٗ
يَقُوْلُ اِنَّ الْمُنْتَهِيَ الْوَاصِلَ رُبَّمَا يَتَمَنّٰى
الشَّوْقَ وَالطَّلَبَ الَّذِيْ كَانَ لَهٗ فِي الْاِبْتِدَاءِ
وَلِرَفْعِ الشَّوْقِ مَقَامٌ اٰخَرُ اَكْمَلُ مِنَ الْاَوَّلِ
وَاَتَمُّ مِنْهُ وَهُوَ مَقَامُ الْيَاسِ وَالْعَجْزِ
عَنِ الْاِدْرَاكِ فَاِنَّ الشَّوْقَ يَتَصَوَّرُ فِي
الْمُتَوَقَّعِ فَحَيْثُ لَا تَوَقُّعَ لَا شَوْقَ وَاِذَا
رَجَعَ هٰذَا الْكَامِلُ الْبَالِغُ نِهَايَةَ الْكَمَالِ
اِلَى الْعَالَمِ رُجُوْعَ الْفَقِيْرِ الَّذِيْ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ
الشَّوْقُ اَيْضًا مَعَ وُجُوْدِ الْفَقْدِ بِالرُّجُوْعِ
لِاَنَّ زَوَالَ شَوْقِهٖ مَا كَانَ لِوُجُوْدِ الْفَقْدِ
بَلْ لِحُصُوْلِ الْيَاسِ وَهُوَ مَوْجُوْدٌ بَعْدَ
الرُّجُوْعِ اَيْضًا بِخِلَافِ الْكَامِلِ الْاَوَّلِ
فَاِنَّهٗ يَعُوْدُ اِلَيْهِ الشَّوْقُ بِرُجُوْعِهٖ
اِلَى الْعَالَمِ لِحُصُوْلِ الْفَقْدِ الَّذِيْ
زَالَ مِنْ قَبْلُ فَحِيْنَ وُجِدَ
الْفَقْدُ بِالرُّجُوْعِ حَصَلَ الشَّوْقُ الَّذِيْ

فرمود همچنین میکردیم ولکن سخت شد
دلهای ما این قول از ایشان مدح است
مشابه بذم و از حضرت شیخ خود قدس سره
شنیدم که میفرمود گاهی منتهی واصل
نیز تمنای آن شوق و طلب میکند که
او را پیشتر حاصل بود و زوال شوق را مقامی
است دیگر کامل تر از اول و تمامتر از ان
و آن مقام مقام یاس و عجز است از ادراک
مطلوب چه شوق در امر متصور است
که متوقع بود پس آنجا که توقع نیست شوق نیست
و چون اینچنین کامل که بنهایت کمال رسیده است
رجوع بعالم نماید رجوع فقیری پس با وجود حصول
فقد بسبب رجوع بعالم اندرین حال نیز شوق باو
عود نمی نماید چه زوال شوق بجهت تحقق فقدان نبود
بلکه بباعث حصول یاس و آن بعد از رجوع نیز موجود است
بخلاف کامل اول که بوقت رجوع نمودنش بعالم
شوق باو عود می نماید بسبب تحقق فقدان که
اولاً زائل شده بود پس وقتیکه فقدان
بسبب رجوعِ وے موجود گشت شوق که

ه لفظة عن موجودة فی النسخ القلمیة والمطبوعة الموجودة عندنا وهی زائدة لا احتیاج الیها وهذا ظاهر فافهم وقد اسقطها المترجم ۱۲

مورده قوله قدس سره لان المقربين الواصلين لا شوق لهم ۱۲

زَالَ بِزَوَالِهٖ لَا يُقَالُ اِنَّ مَرَاتِبَ
الْوُصُوْلِ لَا تَنْقَطِعُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ
فَيَتَوَقَّعُ بَعْضُ تِلْكَ الْمَرَاتِبِ
فَيَتَصَوَّرُ الشَّوْقُ حِيْنَئِذٍ لِاَنَّا نَقُوْلُ
فِيْ حَقِّ الْوَاصِلِ الْمُقَرَّبِ ۱۲
عَدَمُ انْقِطَاعِ مَرَاتِبِ الْوُصُوْلِ
مَبْنِيٌّ عَلَى السَّيْرِ التَّفْصِيْلِيِّ الْوَاقِعِ
فِي الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَالشُّيُوْنِ
وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَهٰذَا السَّالِكُ
السائر بالسير التفصيلي ۱۲
لَا يُتَصَوَّرُ فِيْ حَقِّهٖ نِهَايَةٌ
وَلَا يَزُوْلُ عَنْهُ الشَّوْقُ اَبَدًا
وَمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ هُوَ الْمُنْتَهِيْ
الْوَاصِلُ الَّذِيْ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرَاتِبَ
بِطَرِيْقِ الْاِجْمَالِ وَانْتَهٰى اِلٰى مَا
لَا يُمْكِنُ التَّعْبِيْرُ عَنْهُ بِعِبَارَةٍ
وَلَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِاِشَارَةٍ فَلَا يُتَصَوَّرُ
ثَمَّةَ تَوَقُّعُ اَصْلًا فَلَا جَرَمَ
لابد ۱۲
يَزُوْلُ عَنْهُ الشَّوْقُ وَالطَّلَبُ
وَهٰذَا حَالُ الْخَوَاصِّ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ
لِاَنَّهُمُ الَّذِيْنَ عَرَجُوْا عَنْ ضِيْقِ الصِّفَاتِ

بزوالش زائل شدہ بود نیز بحصول پیوست
گفتہ نشود کہ مراتب وصول الی اللہ را
تا ابد الآباد انقطاعی نیست پس بعضی ازان
یعنی ہیچگاہ ۱۲
مراتب دائما متوقع اند و درین وقت حصول
امید کردہ شدہ ۱۲
شوق مر مقرب واصل را نیز متصور گشت
زیرا کہ ما میگوئیم کہ عدم انقطاع مراتب
وصول مبنی است بر سیر تفصیلی کہ واقع است در اسما
وصفات و شیون و اعتبارات و نہایت وصول
در حق این سالک متصور نیست و شوق ازوی
راہ رو بسیر تفصیلی ۱۲
ابدا زائل نمیگردد و کسیکہ ما بصددِ وی ایم
ہمان واصل منتہی است کہ آن مراتب را
بطریق اجمال طے کردہ و منتہی گشتہ
بمقامیکہ از و تعبیر ممکن نیست بعبارتی
و بسویش اشارہ کردہ نمے شود باشارتے
پس آنجا توقع اصلا متصور نیست لاجرم
لابد ۱۲
شوق و طلب از و زائل گردد۔ و این
حال خواص است از اولیاء
زیرا کہ ایشانند کہ از ضیق
تنگنائے ۱۲
صفات عروج نمودہ
بلندی ۱۲

لہ قولہ صدد بفتحتین نزدیکی و مقابلہ و برابر چیزے و مجازاً بمعنے قصد نمودن و در پے شدن مستعمل است ۱۲ غیاث۔ لمصححہ سلمہ اللہ تعالے۔

وَوَصَلُوا إِلَى حَضْرَةِ الذَّاتِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ بِخِلَافِ السَّالِكِينَ فِي الصِّفَاتِ مُفَصَّلًا وَالسَّائِرِينَ فِي الشُّيُونَاتِ مُرَتَّبًا فَإِنَّهُمْ مَحْبُوسُونَ فِي التَّجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِيَّةِ أَبَدَ الْآبِدِينَ وَمَرَاتِبُ الْوُصُولِ فِي حَقِّهِمْ لَيْسَتْ إِلَّا الْوُصُولَ إِلَى الصِّفَاتِ وَالْعُرُوجَ إِلَى حَضْرَةِ الذَّاتِ تَعَالَى لَا يُتَصَوَّرُ إِلَّا بِالسَّيْرِ الْإِجْمَالِيِّ فِي الصِّفَاتِ وَالِاعْتِبَارَاتِ وَمَنْ وَقَعَ سَيْرُهُ فِي الْأَسْمَاءِ بِالتَّفْصِيلِ حُبِسَ فِي الصِّفَاتِ وَالِاعْتِبَارَاتِ وَلَمْ يَزُلْ مِنْهُ الشَّوْقُ وَالطَّلَبُ وَلَمْ يُفَارِقْ عَنْهُ الْوَجْدُ وَالتَّوَاجُدُ فَأَصْحَابُ الشَّوْقِ وَالتَّوَاجُدِ لَيْسُوا إِلَّا أَصْحَابَ التَّجَلِّيَاتِ الصِّفَاتِيَّةِ وَلَيْسَ مِنَ التَّجَلِّيَاتِ الذَّاتِيَّةِ لَهُمْ نَصِيبٌ مَا دَامُوا فِي الشَّوْقِ وَالْوَجْدِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ مَا مَعْنَى الشَّوْقِ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ

وبحضرتِ تعالیٰ وتقدس وصول یافتنه بخلافِ آنانکه سالک اند در صفات بالتفصیل وسائر اند در شیونات علی الترتیب که ایشان در تجلیات صفاتیه تا ابدالآباد محبوس اند ومراتبِ وصول (یعنی علی الدوام ۱۲ منه) در حقِ شان غیر از وصول تا بصفات هیچ نیست وعروج تا حضرتِ ذاتِ تعالیٰ ممکن نیست مگر بسیرِ اجمالی در صفات واعتبارات وکسیکه سیرش در اسما بالتفصیل واقع شده در صفات واعتبارات محبوس ماند وشوق وطلب از وزائل نگردیده ووجد وتواجد از و مفارقت ننموده پس نباشند ارباب شوق وتواجد مگر اصحابِ تجلیاتِ صفاتیه وما دامیکه در شوق ووجد اند از تجلیاتِ ذاتیه ایشان را بهره نیست اگر کسے گوید که چیست مراد از

مورد دیش دانا الیهم لاشد شوقا ۱۲ منه

مشتاق بودنِ حق سبحانه

۵ قوله فان قال قائل الخ وارد علی قوله فی الحدیث المذکور وانا الیهم لاشد شوقا ۱۲ منه

مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سره دفتر اول حصه اول

وَلَيْسَ مِنْهُ سُبْحَانَهُ مَفْقُوْدٌ شَيْئًا قُلْتُ ذِكْرُ الشَّوْقِ هٰهُنَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ قَبِيْلِ صَنْعَةِ[ع] الْمُشَاكَلَةِ وَذِكْرُ الشِّدَّةِ فِيْهِ بِاعْتِبَارِ اَنَّ كُلَّ مَا يُنْسَبُ اِلَى الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ فَهُوَ شَدِيْدٌ وَغَالِبٌ عَلٰى مَا يُنْسَبُ اِلَى الْعَبْدِ الضَّعِيْفِ هٰذَا الْجَوَابُ عَلٰى طَرِيْقَةِ الْعُلَمَاءِ وَلِلْعَبْدِ الضَّعِيْفِ فِيْ جَوَابِهٖ وُجُوْهٌ اُخَرُ تُنَاسِبُ طَرِيْقَةَ الصُّوْفِيَّةِ وَلٰكِنَّ تِلْكَ الْاَجْوِبَةَ تَقْتَضِيْ نَحْوًا مِّنَ السُّكْرِ وَبِدُوْنِ السُّكْرِ لَا يَحْسُنُ بَلْ لَا يَجُوْزُ لِاَنَّ السُّكَارٰى مَعْذُوْرُوْنَ وَاَرْبَابُ الصَّحْوِ مَسْئُوْلُوْنَ وَحَالِيْ الْاٰنَ الصَّحْوُ الصِّرْفُ فَلَا يَلِيْقُ بِحَالِيْ ذِكْرُهَا۔ هٰذَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

حالانکہ از وسبحانہ چیزے مفقود نیست گویم محتمل است کہ آوردن لفظِ شوق اینجا از قبیلِ صنعتِ مشاکلت بود و ذکرِ شدت در حدیث بدین جہت باشد کہ ہر چہ بخداوندِ عزیز جبار نسبت کردہ شود شدید و غالب بود بر آنچہ بہ بندۂ ضعیف اضافت نمودہ آید و این جوابے است بطریقِ علماء و این بندۂ ضعیف را در جوابِ اشکالِ مذکور وجوہات دیگر اند مناسب بطریقۂ صوفیہ ولیکن بیانِ آن وجوہات نوعی از سکر مے خواہد و بدونِ سکر ذکرِ شان مستحسن بلکہ جائز نیست چہ سکارے معذور اند و ارباب صحو مسئول و بالفعل حالِ من صحو صرف است پس ذکر آن وجوہات مناسب حالِ من نیست ہذا۔ والحمد للہ اولا و آخرا والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ دائما و سرمدا

ع قال فی التلخیص ومنہ المشاکلۃ وھو ذکر الشیٔ بلفظ غیرہ لوقوعہ فی صحبتہ تحقیقا او تقدیرا فالاول کقولہ قالوا اقترح شیئا نجد لک طبخہ، قلت اطبخوا لی

مکتوب (۲۷) بست و ہفتم

بخواجۂ عمک صدور یافتہ در بیانِ مدّاحیِ طریقۂ علیّہ نقشبندیہ و عُلوِّ نسبتِ این بزرگوران قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ مرحمت نامۂ گرامی کہ از روئے کرم نامزدِ این مُخلص ساختہ بودند بہ وُرودِ آن مُبتہج و مسرور گردید سلامت باشند نمی خواہد کہ تصدیع ایشان بدہد بغیر آنکہ مدّاحیِ این سلسلۂ علیّہ نقشبندیہ نماید مخدوما در عباراتِ اکابرِ این سلسلۂ علیّہ قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم واقع شدہ است کہ نسبتِ ما فوقِ ہمہ نسبتہا است از نسبتِ حضور و آگاہی خواستہ اند و حضوری کہ نزدِ ایشان مُعتبر است حضورِ بے غیبت است کہ تعبیر ازان بیاد داشت نمودہ اند پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یاد داشت باشد و یاد داشت کہ بفہم قاصر این فقیر قرار یافتہ است مبنی برین تفصیل است تجلّیِ ذاتی عبارت از ظہورِ حضورِ حضرتِ ذات است تعالیٰ و تقدّس و حضورِ آن سبحانہ بے ملاحظۂ اسما و صفات و شئون و اعتبارات و آن تجلّی را برقی گفتہ اند یعنی لمحِ یسیر از تفاعِ شئون و اعتبارات متحقق میشود و باز در پردۂ شئون و اعتبارات متواری میگردد پس برین تقدیر حضورِ بے غیبت متصوّر نباشد بلکہ لمحِ یسیر حضور است و اغلبِ اوقات غیبت پس این نسبت نزدِ این عزیزان معتبر نباشد و حال آنکہ این تجلی را مشائخ سلاسلِ دیگر نہایۃ النہایۃ گفتہ اند و ہر گاہ این حضور دوام پذیرد و اصلاً استتار قبول نکند و ہمواره بے پردۂ اسما و صفات و شئون و اعتبارات متجلی شود حضورِ بے غیبت خواہد بود پس نسبتِ این اکابر را با نسبتہائے دیگران قیاس باید نمود

مکتوبات امام ربانی دفتر دوم — مکتوب اول — حصہ اول

فی بیان الحضور مع الغیبۃ

فی بیان التجلی الذاتی

وبے تکلف فوق ہمہ باید داشت این قسم حضور اگرچہ پیش اکثر مردم مستبعد مے نماید امّا ؎

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

این نسبت علیہ برنہجی غرابت پیدا کردہ است کہ اگر فرضاً پیش اَرباب ہمین سلسلۂ بزرگ گفتہ شود یحتمل کہ اکثر آنہا در مقامِ انکار آیند و باور ندارند نسبتے کہ الحال در میانِ ارباب این خانوادۂ بزرگ متعارف شدہ است عبارت از حضورِ حق است سبحانہٗ وتعالیٰ بروجہی کہ از وصفِ شاہدی و مشہودی منزّہ باشد و تو جہی است معرّا از جہاتِ ستہ متعارفہ اگرچہ جہتِ فوق متوہّم باشد و بظاہر دوام پذیرد این نسبت در مقامِ جذبہ فقط نیز متحقق میگردد و فوقیّتِ آنرا وجہی ظاہر نیست بخلافِ یاد داشت بمعنی سابق کہ حصولِ آن بعد از تمامی جہتِ جذبہ و مقاماتِ سلوک است و علوِّ درجۂ آن بر ہیچ احدی مخفی نیست اگر خفائے ہست در حصولِ اوست و بس حاسد اگر از حسد انکار نماید و ناقصی از نقصِ خود جحود نماید معذور است ؎

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور حاشَ لِلّٰہ کہ برارم بزبان این گلہ را

ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

مکتوب بست و ہشتم (۲۸)

نیز بخواجۂ عمک صدور یافتہ در علوِّ حال امّا بعبارتے تحریر یافتہ است کہ موہم تنزّل و تبعّد است مرحمت نامۂ گرامی کہ از روئے کرم نامزدِ این مخلص ساختہ بودند بورود آن مبتہج گردید و بمطالعۂ آن مشرّف گشت چہ نعمتی است کہ آزادان یادِ گرفتاران کنند و چہ دولتیست کہ رسیدگان غمخوارگی مہجوران نمایند بیچارۂ مہجور چون خود را شایانِ وصال نیافت

بضرورت محمولِ زاویۂ ہجران گشت و از قُرب گریختہ بہ بُعد آرام گرفت و از اتصال بانفصال قرار یافت و چون در اختیارِ آزادی گرفتاریٔ ندید بہ منّت گرفتاری گزید

چون طمع خواہد زمن سلطانِ دین — خاک بر فرقِ قناعت بعد ازین

اندریں بیت اشارت است بمقام عبدیت و رضا ۱۲ — بہمت ذاتیہ نفس ۱۲ — از غیر — از جہت رضائے حق ۱۲

بعباراتِ نامربوطہ و اشاراتِ پراگندہ زیادہ بریں چہ تصدیعِ ایشان نماید ثبّتنا اللہ تعالیٰ وایّاکم علیٰ متابعۃِ سیّدِ المرسلین علیہ وعلیٰ آلہٖ من الصلوٰتِ افضلُہا ومن التسلیماتِ اکملُہا

مکتوب (۲۹) بست و نہم

بشیخ نظام تھانیسری صدور یافتہ در بیانِ ترغیب در ادائے فرائض و رعایت سُنن و آداب و قلّتِ مبالات در ادائے نافلہ در جنبِ فرائض و منع نمودن از ادائے نماز خفتن در نصفِ اخیر از شب و منع کردن از تجویز نمودنِ خوردنِ آبِ مستعمل وضو و منع کردن از تجویز نمودنِ مریدان کہ سجدہ کنند عصمنا اللہ سبحانہ وایّاکم عن التعصّب والتعسّف وخجانا وایّاکم عن التلہّف والتاسّف بحرمۃِ سیّدِ البشرِ المنفیِ عنہ زیغُ البصرِ علیہ وعلیٰ آلہٖ من الصلوٰتِ اتمّہا ومن التسلیماتِ اکملُہا

یعنی مستحبات ۱۲ — بے پروا شدن ۱۲ — عہد دارد ما خدائے پاک ۱۲ — ثنا ما — و ثنا ما ۱۲ — نجات بخشد ما و شما را ۱۲

مقرّباتِ اعمال یا فرائض اند یا نوافل نوافل را در جنبِ فرائض ہیچ اعتبار نیست ادائے فرضی از فرائض در وقتی از اوقات بہ از ادائے نوافلِ ہزار سالہ است اگرچہ بہ نیّتِ خالص ادا شود ہر نفلیکہ باشد از صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و ذکر و فکر و امثالِ اینہا بلکہ گوئیم کہ رعایتِ سُنّتے از سُنَن و ادبی از آداب در حینِ ادائے فرائض نیز ہمین حکم دارد منقول است کہ روزے امیر المؤمنین حضرتِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ بامداد را بجماعت گذاردند بعد از فراغ از صلوٰۃ در قوم نگاہ کردند شخصے را از اصحاب خود در آن وقت نیافتند فرمودند کہ

بیان عدم اعتبار ۱۲ — عرض — فجر — سلیمان ابن ابی حثمہ ۱۲

عینا ۱۲ فقال عمر لان اشہد صلوٰۃ الصبح فی جماعۃ احبّ الیّ ان اقوم لیلۃ ۱۲ المصحح صلی اللہ تعالیٰ

فلانی بجماعت حاضر نشد حاضران عرض کردند که او اکثر شب بیدار میباشد یحتمل که در ینوقت خوابش برده باشد فرمودند که اگر تمام شب خواب میکرد و نماز بامداد را به جماعت می گزارد بهتر می بود پس رعایت آدابی و اجتناب از مکروهی اگرچه تنزیهی باشد فکیف که تحریمی بمراتب از ذکر و فکر و مراقبه و توجه بهتر باشد آری این امور باین رعایت و اجتناب اگر جمع کند فقد فاز فوزاً عظیماً و بدونه خرط القتاد مثلاً تصدق دانگی در حساب زکوة همچنانکه از تصدق جبال عظام از ذهب بطریق نفل بمراتب بهتر است رعایت ادبی از آداب در تصدق آن دانگ مثلاً آنرا به فقیر قریب دادن نیز بمراتب ازان بهتر است پس نماز خفتن را در نصف اخیر از شب گزاردن و آن تاخیر را وسیله تاکید قیام لیل ساختن بسی مستنکر باشد چه نزد حنفیه رضی الله تعالی عنهم اداء نماز خفتن در انوقت مکروه است ظاهرا ازین کراهت کراهت تحریمه اراده دارند زیرا که اداء نماز خفتن را تا نصف لیل مباح داشته اند و از نصف آن طرف مکروه گفته اند پس مکروهی که مقابل مباح است مکروه تحریمی است و نزد شافعیه در آنوقت اداء نماز خفتن جائز نیست پس بواسطه قیام لیل و حصول ذوق و جمعیت در آنوقت مرتکب این امر گشتن بسیار مستنکره است از برای این غرض تاخیر اداء وتر هم کافیست و آن تاخیر مستحب است هم وتر در وقت نیک ادا می یابد و هم غرض قیام لیل و بیداری وقت سحر بیسر گردد پس ترک این عمل باید نمود و صلوات گذشته را قضا باید کرد امام اعظم کوفی رضی الله تعالی عنه بواسطه ترک ادبی از آداب وضوء نماز چهل ساله را قضا فرمودند و ایضاً آب مستعمل که از اله حدث نموده باشد یا به نیت قربت استعمال کرده باشند در وضو تجویز نه کنند که مردم آن آب را نجورند که آن آب نزد امام اعظم نجس مغلظ است و فقها منع خوردن آن آب کرده اند و خوردن آنرا مکروه داشته اند آری

بقیهٔ آب وضو را خوردن شفا گفته اند اگر از اعتقاد و کسے طلب نماید از ان آب بدہند
این فقیر را درین دفعه در دہلی مثل این ابتلا واقع شده بود و بعضی از یاران را در واقعه نموده بود
که آب مستعمل وضو فقیر را بخورند والا ضرر عظیم لاحق خواہد شد هر چند دفع کرد فائده نکرد و کتب
فقهیه رجوع نمود مخلصی پیدا نشد که اگر بعد از تثلیث غسل نیت قربت نکنند در مرتبهٔ چهارم
آب مستعمل نمی شود باین حیله تجویز نموده آب غسل چهارم را بے نیت قربت بخورد نش
داد و ایضاً مروی معتمد نقل کرده اند که بعضی از خلفاء شما را مریدان ایشان سجده میکنند
بزمین بوس هم کفایت نمیکنند شناعت این فعل اظهر من الشمس است منع شان کنید
و تاکید در منع نمائید اجتناب این قسم افعال از همه کس مطلوب است علی الخصوص شخصی که
باقتداء خلق خود را برآورده باشد اجتناب این قسم افعال او را از اشد ضروریات است
که مقلدان باعمال او اقتدا خواہند کرد و در بلا خواہند افتاد و ایضاً علوم این طائفه علوم
احوال است و احوال مواریث اعمال اند و کسی را از علوم احوال میراث بود که اعمال را
درست کرده باشد و بحق آن قیام نموده و اعمال را تصحیح وقتی میسر شود که اعمال را بشناسد
و کیفیت هر عمل بداند و آن علم احکام شرعی است از نماز و روزه و سائر فرائض و علم
معاملات و نکاح و طلاق و مبایعات و علم هر چیز که حق سبحانه و تعالیٰ بر و واجب ساخته است
او را بدان دعوت فرموده است و این علوم اکتسابیه است از آموختن آن هیچکس را چاره
نیست و علم میان دو مجاهده است یکے مجاهده در طلب آن قبل از حصول و مجاهدهٔ دوم
در استعمال آن بعد از حصول پس باید همچنانکه در مجلس شریف از کتب تصوف مذکور
میشود از کتب فقهیه نیز مذکور شود و کتب فقهیه بعبارات فارسی بسیار اند مثل مجموعه خانی و
عمدة الاسلام و کنز فارسی بلکه از کتب تصوف اگر مذکور نشود باک نیست که آن باحوال تعلق دارد

سلمه الله تعالیٰ

و در قال در نمی آید و از کتب فقهی مذکور ناشدن احتمال ضرر دارد و زیادت چه اطناب نماید اَلْقَلِیْلُ یَدُلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ ؎

اندکے پیشِ تو گفتم غمِ دل ترسیدم که دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

رَزَقَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَاِیَّاکُمْ کَمَالَ اِتِّبَاعِ حَبِیْبِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ

مکتوب (۳۰) سی ام

در بیان شہودِ آفاقی و انفسی و تفرقہ در میانِ شہودِ انفسی و تجلی صوری و در بیانِ علوِّ شانِ مقامِ عبدیّت و مطابقتِ علومِ آنمقام با علومِ شرعیّہ و ما یُناسِبُ ذٰلِکَ

ملا محمد صدیق کہ از جملۂ قدیم الخدمتانِ این درگاہ است میفرمودند کہ این مکتوب نیز بشیخ نظام تھانیسری صدور یافتہ است شَرَّفَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِکَمَالِ الْاِتِّبَاعِ الْمُحَمَّدِیِّ وَزَیَّنَکُمْ بِالزِّیِّ السَّنِیِّ الْمُصْطَفَوِیِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا نمیدانم چہ نویسم اگر سخن از جنابِ قدسِ مولائے خود تعالی و تقدس بر زبان می آرم محض کذب و افترا کردہ باشم جنابِ کبریائی او از ان بلند تر است کہ زبان زدۂ مثلِ من ہرزہ گوئی گردد چون از ہیچون چہ گوید محدث از قدیم چہ جوید مکانی در لامکانی تا چند پوید بیچارہ از بیرونِ خود چیزے ندارد و در ماورائے خود گزرے ندارد ؎

ذرہ گر بس نیک و ور بس بد بود گرچہ عمرے تنگ زند در خود بود

این معنی ہم در سیرِ انفسی کہ بنہایت کار میسّر شود میسّر است حضرت خواجۂ بزرگ خواجۂ نقشبند قدّس اللّٰہُ تعالٰی سِرَّہُ الْاَقْدَسَ فرمودہ اند اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ میبینند

درخود می بینند و هر چه می شناسند درخود می شناسند و حیرت ایشان در وجودِ خود است و فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ پیش ازین هر سیرے که هست داخلِ سیرِ آفاقی است که حاصلش بیحاصلی است اطلاق لفظِ بیحاصلی نسبت بحصولِ اصلِ مطلب است والّا آن نیز از جملهٔ شرائط و مُعِدّات است از شهودِ انفسی کسے در توهّم نیفتد و آنرا در رنگ شهودِ تجلّیِ صوری که در نفس متجلّی له است تخیّل نکند حاشا و کلّا تجلّیِ صوری هر قسم که باشد داخلِ سیرِ آفاقی است و در مرتبهٔ علم الیقین حاصل است و شهودِ انفسی در مرتبهٔ حق الیقین است که نهایتِ مراتبِ کمال است و اطلاق لفظِ شهود در ینمقام از تنگیِ میدانِ عبارت است والّا همچنانکه مطلبِ ایشان بیچون و بیچگونه است نسبتِ ایشان بآن مطلب نیز بیچون و بیچگونه است چون را به بیچون راه نیست۔ **مثنوی**

اقتضائے بے تکیّف بے قیاس — هست ربُّ الناس را با جانِ ناس
لیک گفتم ناس را نشناس نه — ناس غیر از جانِ جانِ اشناس نه

و منشاء توهّم اتحادِ شهودِ انفسی با شهودِ صوریِ مذکور حصولِ بقائے شخص است در هر دو مقام چه تجلّیِ صوری مُفْنِی نیست اگرچه فی الجملهٔ رفعِ قیودی از قیود می نماید اما تا حدِّ فنا نمیرساند پس بقیّهٔ وجودِ سالک دران تجلّی حاصل است و سیرِ انفسی خود بعد از فنائے اتمّ و بقائے اکمل است پس لاجرم از قلّتِ معرفت تفرقه درمیانِ این دو بقا نمی توانند کرد ناچار حکم باتحاد می نمایند اگر معلوم کنند که بقائے ثانی نزدِ ایشان معبّر به بقائے باللّٰه است و آن وجود را وجودِ مَوْهُوبِ حقّانی می گویند شاید ازین توهّم خلاص شوند اینجا کسے نگوید که بقائے باللّٰه عبارت از یافتنِ خود است عینِ حق تعالیٰ و تقدّس نه چنین است اگر اینمعنی از بعضے عباراتِ اینقوم مستفاد شود آنرا جواب گوئیم که این بقا در مقامِ جذبه بعضی را

بعد از استهلاک واضمحلال که شبیه به فنا است دست میدهد و اکابر نقشبندیه قدس الله تعالی اسرارهم تعبیر ازان بوجود و عدم می کنند و این پیش از فنا است این را زوالی متصور است بلکه واقع است گاهی اورا ازوی می ستانند و گاهی باز میدهند و بقائی که بعد از فنائی اتم است از زوال مصون و از خلل محفوظ است فنائی ایشان فنائی دائمی است در عین بقا فانی است و در عین فنا باقی فنا و بقا که زوال پذیر ند از جملهٔ احوال و تلوینات است و در ما نحن بصدده نه چنین است حضرت خواجهٔ نقشبند قدس الله تعالی سره فرموده اند وجود و عدم بوجود بشریّه عود میکند اما وجود فنا بوجود بشریّه عود نمیکند پس هر آئینه وقت ایشان دائمی باشد و حال ایشان سرمدی بل لا وقت لهم و لا حال کار ایشان با موقت اوقات است و معاملهٔ ایشان با محوّل احوال پس قبول زوال مخصوص بوقت و حال گشت و آنکه از حال و وقت گذشت از زوال محفوظ ماند ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم کسی گمان نکند که دوام وقت با عتبار بقائے اثر آن وقت از تعیّن و غیره اطلاق کرده اند لا بل الدوام لعین الوقت و الاستمرار للنفس الحال ان الظن لا یغنی من الحق شیئا بل نقول ان بعض الظن اثم سخن بتطویل انجامید بر سر اصل سخن آئیم گوئیم که چون مجال سخن در فضائے قدس ایزدی جل شانه نیست پس از مقام بندگی و ذل و انکسار خود سخن کنیم مقصود از خلقت انسانی اداء وظائف بندگی است و اگر در ابتداء و وسط عشق و محبت داده اند مقصود قطع تعلق اوست از ما دون جناب قدس جل سلطانه عشق و محبت هم از مقاصد نیستند از برائے حصول مقام عبودیت اند بندهٔ خدا جل شانه وقتی شود که از گرفتاری و بندگی غیر او تعالی بتمام خلاص شود و عشق و محبت وسیلهٔ انقطاع بیش نیستند

لہذا نہایت مراتب ولایت مقام عبدیت است در درجات ولایت فوق عبدیت
مقامی نیست درین مقام خود را با مولای خود هیچ مناسبت نمی یابد اِلّا الاِحتیاج
مِنْ جَانِبِہٖ وَالْاِسْتِغْنَاءُ الْاَتَمُّ ذَاتًا وَصِفَۃً مِنْ جَانِبِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی وَتَقَدَّس
نہ آنست کہ ذات خود را باذات او تعالیٰ وصفات خود را با صفات او عزّ سلطانہ و افعال
خود را با افعال او سبحانہ بہ ہیچ وجہ مناسب داند اطلاق ظلّیت ہم از جملہ مناسبات است
ازین ہم تنزّہ مینمایند او را سبحانہ خالق و خود را مخلوق میدانند بیش ازین بہیچ چیز جرأت
نمی نمایند توحید فعلی کہ جمعی زاہد در آشنا براہ دست میدہند و فاعل جز حق را سبحانہ نمی یابند
این بزرگواران میدانند کہ خالق این افعال یکیست نہ مباشر آن افعال کہ این سخن خود نزدیکست
کہ بزندقہ رساند این را بمثالی واضح گردانیم مثلاً شعبدہ باز در پردہ نشستہ صورتہائے
جماد چند را در حرکت می آرد و افعال غریبہ در انہا ایجاد مینماید جماعۂ کہ حدید البصر اند میدانند کہ
جاعل این افعال دران صورتہای جمادیہ آن شخص پردہ نشین است اما مباشر این افعال
ہمان صورانند لہذا نمیگویند کہ صورت متحرک است نمیگویند کہ شعبدہ باز متحرک است فی نفس الامر
درین حکم محق اند شرائع انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات ہمین حکم ناطق اند و حکم
بوحدت فعل از جملہ سکریات است بَلِ الْحَقُّ الصَّرِیْحُ اَنَّ الْفَاعِلَ مُتَعَدِّدٌ وَخَالِقَ
الْاَفْعَالِ وَاحِدٌ وہمچنین است کلامی کہ در توحید وجود گفتہ اند بمبنای آن سکر وقت و
غلبۂ حال است علامت درستی علوم لدنیہ مطابقت است با صریح علوم شرعیہ اگر
سرِ موئی تجاوز است از سکر است وَالْحَقُّ مَا حَقَّقَہُ الْعُلَمَاءُ مِنْ اَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ
وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ اِمَّا زَنْدَقَۃٌ وَاِلْحَادٌ اَوْ سُکْرُ وَقْتٍ وَغَلَبَۃُ حَالٍ وایں تمام
مطابقت در مقام عبدیت میسّر است در ماورائی این نوعی از سکر متحقق است

گر بگویم شرح این بیحد شود

شخصے از خواجۂ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس سوال کرد کہ مقصود از سلوک چیست فرمودند تا معرفتِ اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود تفرمودند تا معرفت زاید بر معارفِ شرعیہ حاصل کند اگرچہ در راہ امورِ زایدہ پیدا میشوند اما اگر بنہایت کار رسانند آن زواید ہبائاً منثوراً میگردند و ہمان معارفِ شرعیہ بروجہ تفصیل معلوم میگردند و از ضیق استدلال بہ فضائے اطلاق کشف می آیند یعنی ہمچنانکہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آن علوم را از وحی اخذ میکرد این بزرگواران بطریقِ الہام آن علوم را از اصل اخذ میکنند علماء این علوم را از شرائع اخذ کردہ بطریقِ اجمال آوردہ اند ہمان علوم چنانکہ انبیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات حاصل بود تفصیلاً و کشفاً ایشان را نیز بہمان نہج حاصل میشود اصالت و تبعیت درمیان است باین قسم کمال از اولیاء کُمّل بعضے ایشانرا بعد از قرونِ متطاولہ و ازمنۂ متباعدہ انتخاب می فرمایند بخاطر بود کہ یک مسئلۂ اجمالی استدلالی را مفصل بنویسیم اما کاغذ کوتاہی کرد شاید حکمتِ خداوندی جل سلطانہ درین بودہ باشد۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم (۳۱)

بہ شیخ صوفی صدر یافتہ در بیان حقیقتِ ظہور توحیدِ وجودی و قرب و معیتِ ذاتی او تعالیٰ و تقدس و گذشتن ازین مقام با بعضے اصولہ و اجوبہ کہ تعلق بتحقیق این مقام دارند ثبتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ و علی آلہ و علیہم و علی آلہم من الصلوٰت افضلہا و من التسلیمات اکملہا شخصے کہ در مجلس شریف ایشان بود

نقل کرد که یکے از درویشانِ بیان شیخ نظام تھانیسری در آن مجلس ازین فقیر مذکور ساخت و گفت که او انکار وحدت وجود مینماید آن شخص ناقل ازین فقیر التماس نمود که آنچه حقیقت است درین باب بخدام ایشان بنویس که مردم ازین نقل تا چه فرا بگیرند و در سوء ظن نیفتند که اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اجابةً لمسئوله بچند کلمه مصدع گشت

مخدوما مکرما مُعتقدِ فقیر از خوردی بارِ مشربِ اهلِ توحید بود والد فقیر قدس سرہ بظاهر برہمین مشرب بوده اند و برسبیلِ دوام بہمین طریق اشتغال داشته اند با وجودِ حصولِ نگرانی تمام در باطن که بجانب مرتبهٔ بقا کیفی داشته اند و بحکم ابن الفقیه نصف الفقیه فقیر را ازین مشرب از روئی علم حظّ وافر بود و لذتِ عظیم داشت تا آنکه حق سبحانه و تعالیٰ به محضِ کرم خویش بخدمت ارشاد پناهی حقائق و معارف آگاهی مؤیّد الدین الرضی شیخنا و مولانا و قبلتنا محمد الباقی قدّسنا الله تعالیٰ بسرّہٖ رسانید. و ایشان به فقیر طریقهٔ علیهٔ نقشبندیه تعلیم فرمودند و توجّه بلیغ بحالِ این مسکین مرعی داشتند بعد از ممارسته این طریقهٔ علیه در اندک مدت توحیدِ وجودی منکشف گشت و غلوّی درین کشف پیدا شد علوم و معارفِ این مقام فراوان ظاهر گشتند و کم دقیقه از دقائق این مرتبه ماندہ باشد که آنرا منکشف نه گردانیدند دقائقِ معارفِ شیخ محی الدین ابن العربی را کما ینبغی لائح ساختند و تجلی ذاتی که صاحب فصوص آنرا بیان فرموده است و نهایت عروج آن را نمی داند و در شانِ آن تجلی میگوید وَمَا بَعْدَ هٰذَا اِلَّا الْعَدَمُ الْمَحْضُ بان تجلی ذاتی مشرف گشت و علوم و معارفِ آن تجلی را که شیخ مخصوص بخاتم الولایه میداند نیز به تفصیل معلوم شدند و سُکرِ وقت و غلبهٔ حال درین توحید بحدّے رسید که در بعضی عریضها که بحضرت خواجه نوشته بود این دو بیت را که سراسر سُکر است نوشته بود. رباعی

اے دریغا کین شریعت ملّتِ اعمائی است ملّتِ ما کافری و ملّتِ ترسائی است

کفر و ایمان نسبت ورزی آن پری زیبائی است کفر و ایمان هر دو اندر راه ما یکتائی است

و این حال تا مدتِ مدید کشید و از شهور سنین انجامید ناگاه عنایتِ بیغایتِ حضرت اللہ جل سلطانہ از دریچۂ غیب در عرصۂ ظہور آمد و پردۂ روپوش بیچونی و بیچگونی را بر انداخت علوم سابق کہ مُنبئی از اتحاد و وحدتِ وجود بودہ اند رُو بزوال آوردند و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ دران مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتند و بہ یقین یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہائی مذکورہ ہیچ ثابت نیست احاطہ و قربِ او تعالیٰ علمی است چنانچہ مقررِ اہل حق است شکر اللہ تعالیٰ سعیہم و او سبحانہ با ہیچ چیز متحد نیست و او تعالیٰ و تقدس و عالم عالم او سبحانہ بیچون و بیچگونہ است و عالم سراسر بداغ چونی و چگونگی متسم بیچون را عینِ چون نتوان گفت و واجب تعالیٰ را عینِ ممکن نتوان خواند قدیم ہرگز عینِ حادث نشود و ممتنع العدم عینِ جائز العدم نگردد انقلابِ حقائق محالست عقلاً و نقلاً و صحتِ حمل یکے بر دیگرے ممتنع است اصلاً و رأساً عجب است کہ شیخ محی الدین و تابعان او ذاتِ واجب تعالیٰ را مجہولِ مطلق میگویند و محکوم علیہ بہیچ حکمی نمیدانند مع ذلک احاطہ ذاتی و قرب و معیتِ ذاتیہ اثبات مینمایند و ما ہو الا حکم علی الذات تعالیٰ و تقدس فالصواب ما قالہ العلماء من اہل السنۃ من القرب العلمی و الاحاطۃ العلمیۃ و در زمانِ حصولِ علوم و معارفِ منافی مشربِ توحیدِ وجودی این فقیر را اضطراب تمام بود کہ در ائی این توحید امرِ دیگر عالی تر نمیدانست و بتضرع و زاری دعا میکرد کہ این معرفت زائل نگردد تا آنکہ حُجُب بتمام از روئی کار زائل گشتند و حقیقت کما ینبغی منکشف شد و معلوم گشت کہ عالم ہر چند مرایائے کمالاتِ صفاتی است و مجالی ظہوراتِ اسمائی اما مظہرِ عینِ ظاہر نیست و ظلّ عینِ اصل نہ چنانکہ مذہب اہلِ توحیدِ وجودیست

---

۱ قولہ شہور یعنی سنین جمع شہر بمعنی سال ۱۲

۲ قولہ احاطہ یعنی محیط بودن حق سبحانہ و تعالیٰ کما ہو الظاہر ۱۲

۳ قولہ و سریان یعنی فی الاشیاء ۱۲

۴ قولہ و قرب یعنی بالکیف ۱۲

۵ قولہ متسم یعنی متصف ۱۲

۶ قولہ بیچون یعنی بلا کیف ۱۲

۷ قولہ ثبوت یکی مر دیگر را ۱۲

۸ قولہ ما ہو الا حکم یعنی لیس ۱۲

۹ قولہ فالصواب ما قالہ العلماء الخ یعنی ما قالہ العلماء من اہل السنۃ من القرب العلمی و الاحاطۃ العلمیۃ ۱۲

این مبحث بمثالے واضح گردد مثلاً عالمی ذوفنونے خواست کہ کمالاتِ متنوعۂ خود را در (گوناگون ۱۲)
عرصۂ ظہور جلوہ دہد وخفایائے مستحسنۂ خود را در معرض وضوح آرد ایجادِ حروف واصوات
(امور مخفیہ پسندیدہ ۱۲) (آوازہا ۱۲)
نمود ودر مرایائے آنہا آن کمالاتِ مخفیہ را ظاہر ساخت درینصورت نتوان گفت کہ
(در آئینہائے حروف واصوات ۱۲)
این حروف واصوات کہ مجالے ومرایائے آن کمالاتِ مخفیہ شدہ اند عینِ آن کمالات اند
یا محیطِ آن کمالات اند بالذات یا قریب اند بآنہا بالذات یا معیتِ ذاتیہ دارند بلکہ نسبت
دریمیانِ ایشان دالیت ومدلولیت است حروف واصوات دوال بیش نیستند
(دلالت کنندگان ۱۲)
بران کمالات وآن کمالات برصرافتِ اطلاقِ خود اند آن نسبتہا کہ پیدا شدہ است ازروئے
(یعنی عینیت واتحاد ومحاطہ وقرب ومعیت بالذات ۱۲) (بے قیدی ۱۲)
اوہام وخیالات است فی الحقیقۃ ازان نسبتہا ہیچ ثابت نیست لیکن چون دریمیانِ آن کمالات
واین حروف واصوات مناسبتِ ظاہریۃ ومظہریۃ ومدلولیۃ ودالیۃ متحقق است ہمین مناسبت
بعضے را بواسطۂ بعضے عوارض باعثِ حصولِ آن نسبتہائے وہمیہ میگردد ونفس الامر آن کمالات
(یعنی نسبت اتحاد وقرب معیت ذاتیہ واحاطہ ذاتی ۱۲ یعنے در واقع ۱۲)
از جمیعِ این نسب مبرا ومبرا است وما نحن فیہ نیز غیر از علاقۂ دالیۃ ومدلولیۃ وظاہریۃ ومظہریۃ
(بری کا ۱۲) (یعنے وآنچہ ما در صدد دریم ایم از نسبت فیما بین الحق والخلق ۱۲)
نیست عالم علم بر وجودِ صانع خود است تعالی وتقدس ومظہر است مر ظہورِ کمالاتِ اسمائی
(علامت ۱۲)
وصفاتِ او را سبحانہ وہمین علاقہ بعضے را بواسطہ بعضے عوارض باعثِ بعضی احکام وہمیہ
(یعنے علاقہ دالیت ومدلولیت وظاہریت ومظہریت ۱۲)
میگردد بعضے را کثرتِ مراقباتِ توحید برین احکام می آرد کہ صورتِ آن مراقبات
(تفصیل است مر عوارض را کہ باعث بعضے احکام گردیدہ اند ۱۲)
در متخیلہ نقش مے بندد وبعضے دیگر را علمِ توحید وتکرارِ آن بخوبی از ذوق بآن احکام
(قوت خیالیہ ۱۲) (نوعی ۱۲)
می بخشد واین ہر دو صورتِ توحید معلول اند وداخلِ دایرۂ علم بحال کاری ندارند وبعضی
(ضعیف اند ۱۲)
دیگر را منشأ این احکام غلبۂ محبت است کہ بواسطۂ استیلاءِ حبِ محبوب غیرِ محبوب از نظرِ
(غلبہ ۱۲)
محب می خیزد وجز محبوب ہیچ نمی بیند نہ آنکہ در نفس الامر غیرِ محبوب ہیچ نیست کہ آن
مخالفِ حس وعقل وشرع است وگاہے ہمین محبت باعثِ حکم باحاطہ وقربِ ذاتی میگردد
(چہ حس وعقل وشرع بوجود اشیا حکم میکنند ۱۲)

وقتِ اول
مکتوباتِ امام ربانی رح
حصہ اول

در بیانِ اسبابِ قولِ بوحدۃ الوجودی

و این قسم توحید اعلیٰ از دو قسم سابق است و داخل دائرهٔ حال هر چند مطابق نفس الامر و موافق شریعت نیست و تطبیق آن بشریعت و نفس الامر تکلف محض است در رنگ تکلفات مانند ۱۲ باردهٔ فلسفیه که اسلامیین اینها میخواهند که اصول فاسدهٔ خود را بقوانین شرعیه مطابق سازند ۱۲ کتاب اخوان الصفا و مثل آن ازین قبیل است غایة ما فی الباب خطائی کشفی حکم خطائے یعنے فلاسفہ اہل اسلام ۱۲ نہایت آنچہ اندرین باب است ۱۲ اجتہادی دارد که ملامت و عتاب ازان مرفوع است بلکه یک درجه از درجات صواب در حق او متحقق است این قدر تفاوت دارند که مقلدان مجتهد حکم مجتهد دارند و درجه از درجات صواب بر تقدیر خطا نیز میيابند بخلاف مقلدان اهل کشف که معذور نیستند و از درجهٔ صواب بر تقدیر خطا محروم اند چه الهام و کشف بر غیر حجت نیست و قول مجتهد بر غیر حجت است پس تقلید اول بر تقدیر احتمال خطا جائز نباشد و تقلید ثانی بر تقدیر احتمال خطا جائز است بلکه واجب و شهود بعضی از سالکان که در مرایائے تعینات کونیه است نیز از قبیلهٔ احکام سابقه است و این شهود را شهود وحدت در کثرت یا شهود احدیت در کثرت نامیده اند زیرا که واجب تعالیٰ و تقدس که بچون و بچگونه نه است هرگز در مرایائے چون نگنجد و در مجالی چندی نیاید. لامکانی در مکان گنجائیش ندارد و بچون را بیرون دائرهٔ چون باید جست لامکانی را ماورائے مکان باید طلبید آنچه در آفاق و انفس دیده میشود آیات اویند سبحانه و تعالیٰ و تقدس قطب دائرهٔ ولایت یعنی حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالیٰ سره الاقدس فرموده اند که هر چه دیده شد و شنیده شد و دانسته شد آن همه غیر است بحقیقة کلمهٔ لا النفی آن باید کرد بیت

در تنگنائے صورت معنی چگونه گنجد — در کلبهٔ گدایان سلطان چه کار دارد
صورت پرست غافل معنی چه داند آخر — کو با جمال جانان پنهان چه کار دارد

اگر گویند که در عبارات اکثر مشائخ چه نقشبندیه و چه غیر ایشان واقع شده است که صریح است

در وحدتِ وجود و احاطه و قرب و معیتِ ذاتیه و در شهودِ وحدت در کثرت و احدیّت در کثرت
جواب گوئیم که این احوال و شهود در توسّطِ احوال ایشانرا روئے داده باشد و بعد ازان
ازین مقام گزرانیده باشند چنانچه این فقیر از احوالِ خود در ماتقدم (ماقبل ۱۲) نوشته است جواب
دیگر آنست که جمعی را با وجود نگرانیِ تام در باطن بجانبِ احدیّتِ صرف ظاهرِ ایشانرا که کثرتِ
بین است بآن احکام و آن شهود مشرف میسازند و در باطن نگرانِ احدیّت اند و در ظاهر
مشاهدِ مطلوب اند در کثرت چنانچه از حالِ والدِ خود خبر داده است در اوائل این مکتوب (این فقیر ۱۲)
و تحقیقِ این جواب بتفصیل در رسالهٔ که در تحقیق مراتبِ وحدتِ وجود نوشته است نوشته شده
است (مبتدا ۱۲) (خبر ۱۲) این مقام تحمّلِ زیادتی بر انچه مذکور شد ندارد گفته نشود که چون در نفسِ امر وجوداتِ متعدده با
و قرب و احاطه ذاتیه نباشند و شهود وحدت در کثرت مطابقِ واقع نباشد پس حکمِ این بزرگواران
کاذب باشد چه غیرِ مطابقِ واقع و نفس الامر است زیرا که جواب گوئیم که این بزرگواران باندازهٔ
شهودِ خود این حکم کرده اند در رنگِ آنکه شخصے حکم کند بانکه صورتِ زید را در مرآت دیده ام (کذب ۱۲) (این عدم مطابقت است ۱۲) (آن حکم ۱۲)
این حکم نیز مطابقِ واقع نیست چه در مرآت آنصورت را ندیده است چه صورت در مرآت (مانند ۱۲) (آئینه ۱۲)
اصلا نیست تا دیده شود آن شخص را درین حکم عرفًا کاذب نگویند هر چند مطابقِ نفس الامر (چه عرف بارنام صورت در آئینه قائل و معتقد است ۱۲)
نباشد که او درین حکم معذور است و ملامت کذب ازوی مرفوع است کَمَا مَرَّ سَابِقًا (زیرا که شهود و اعتقادی خود را بیان نموده ۱۲) (زائل ۱۲) (چنانچه گذشت پیش ازین ۱۲)
مقصود از اظهارِ احوال که شایانِ استتار اند آنست تا دانسته شود که اگر قبولِ وحدتِ وجود (در پرده شدن ۱۲) (از فقیر ۱۲)
بوده است از کشف بوده است نه از روئے تقلید و اگر انکار است هم از الهام است (والهام ۱۲)
گنجائشِ انکار ندارد و هر چند بر غیر حجت نیست جواب دیگر از برائے دفع شبه کذب
آنست که افرادِ عالم با یکدیگر در بعضے امور اشتراک دارند و در بعضے دیگر امتیاز و همچنین
است اشتراک ممکن با واجب تعالیٰ و تقدس در بعضے امورِ عرضیه هر چند بالذات ممتاز اند (ممکن و واجب ۱۲)

(مانند موجودیت و شیئیت و عالمیت و معلومیت و جوهریت و غیرها)

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رح — دفتر اول — حصه اول

ملخص از عبارات مشائخ که دلالت بر تجدد وجودی دارد

(ملخص از عبارات مشائخ که دلالت بر تجدد وجودی دارد)

پس بر تقدیرِ غلبۂ محبت ما به الامتیاز از نظر مخفی میگردد و ما به الاشتراک در نظر می ماند پس (چیزیکه بیان هر دو مشترک است از امور عرضیه ۱۲) در نصورت اگر حکم بعینیتِ یک دیگر کنند مطابقِ واقع خواهد بود و کذب را اصلا مجال (باعتبار امور مشترکه ۱۲) نخواهد ماند و احاطۂ ذاتی و مثلِ آن را نیز بر همین قیاس باید کرد و السّلام ۶

مکتوبِ سی و دوم (۳۲)

به مرزا حسام الدین احمد صدور یافته در بیانِ کمال که مخصوص باصحاب کرام است رضوانُ اللهِ تعالی علیهم و از اولیاکم کسے بآن کمال مشرف شده است و در حضرتِ مهدی بروجهِ اتم ظهور خواهد یافت و آن کمال فوق نسبتِ جذبه و سلوک است (موعود ۱۲) و در بیانِ آنکه کمالِ صناعت تبلا حق افکار است و زیادتی آن به تتابعِ انظار نسبتِ پیر اگر بهمان صرافت بماند موجبِ نقصان است مرید رشید تواند که آنرا کامل سازد و مانا ذلک ۔ التفات نامهٔ گرامی ورود یافت لِلّهِ سُبْحَانَهٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ ۔ که دور افتادگان از یاد نرفته اند و به تقریبی مذکور میگردند ۔ ع

بارے بهیچ خاطرِ خود شاد میکنم

از عدمِ دریافتِ نسبتِ خاصهٔ پیر دستگیر عَلَیْهِ الرَّحْمَة نوشته بودند و سبب آنرا پرسیده مخدومی ما شرح امثالِ این سخنان بطریقِ تحریر بلکه تقریر هم مناسب نمی نماید تا در فهم کسے چه در آید و از انجا چه فرا گیرد حضور بشرطِ حسنِ ظن یا طولِ صحبت بهر نهج (بپیر طریقت ۱۲) که باشد در کار راست وَبِدُونِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ ۔ ع

(یعنی بغیر حضور و طول صحبت دست کشیدن ہمچو درخت خار دار و بیخ کشیدن و محنت برداشتن است ۱۲)

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

اما بحکم سوالے را جوابے باید اینقدر وامی نماید که هر مقامی را علوم و معارفِ دیگر است

ع فرہاد وزن سرا بسخنے پیش و نزدیک و دور و بالا دگاہے زاید مے آید ۱۲

واحوال ومواجید دیگر در مقامی مناسب ذکر وتوجه است ودر مقام دیگر تلاوت ونماز است مقامی
(یعنی خواندن کتاب لسه)
مخصوص بجذبه است ومقامی بسلوک ومقامی باین هر دو دولت ممتزج است ومقامی است
(سیر انفسی ۱۲) (سیر آفاقی ۱۲) (از ممتزاج یعنی اختلاط ۱۲)
که از هر دو جهتهٔ جذبه وسلوک جدا است نه جذبه را با وی مساسی ونه سلوک را بآن تعلقی این مقام
(سودگی یعنی علاقه ۱۲)
بس شگرف است اصحاب آن سرور علیه وعلی اله وعلیهم من الصلوات افضلها
(بکسر اول وفتح قاف فارسی زیبا ونیکو وعجیب ۱۲)
ومن التسلیمات اکملها باین مقام ممتاز اند وباین دولت عظمی مشرف صاحب این مقام را
(که جدا است از سلوک وجذبه ۱۲)
امتیاز تمام است از ارباب مقامات دیگر ومشابهتے بایکدیگر کمتر دارند بخلاف ارباب مقامات
(یعنی ارباب این مقام ۱۲)
دیگر که بایک دیگر مشابهتے دارند ولو بوجه دون وجه این نسبت از گزشت اصحاب
(یعنی از صحبت نامی است ۱۲) (یعنی از زمانه بعد زمانه ۱۲)
کرام وحضرت مهدی علیهم السلام بروجه اتم ظهور خواهد یافت انشاء الله تعالی از مشائخ
(موعود ۱۲)
طبقات رحمهم الله سبحانه کم کسے ازین مقام خبر داده است فکیف که از علوم ومعارف آن سخن
(تسلسل ۱۲)
کرده باشد ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم نهایة مافی الباب
اصحاب کرام را این نسبت عزیز الوجود در اول قدم بظهور می آمد وبمرور بکمال میرسید
(یعنی بعد از گذشتن مدتے ۱۲)
ودیگرے را اگر باین دولت مشرف می سازند وبر قدم نسبت اصحاب کرام تربیت میکنند
بعد از قطع منازل جذبه وسلوک وطی علوم ومعارف آنها باین دولت عظمی مستعد
(سعادتند ۱۲)
خواهد گشت ودر ابتدا ظهور این نسبت مخصوص ببرکت صحبت سید البشر است علیه وعلی
اله الصلوات والتحیات والبرکات والتسلیمات اما تواند بود که از متابعان او نیز کسے را
باین برکت مشرف سازند تا صحبت او نیز در ابتدا سبب ظهور این نسبت علیه گردد۔ ؎

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید دیگران هم بکنند آنچه مسیحا میکرد

درین وقت در بین نسبت هم اندراج النهایة فی البدایة متحقق شود چنانکه در صورت تقدم
جذبه بر سلوک متحقق است زیاده برین بیان گنجایش ندارد۔ **الشعر**

؎ این فضل حق است سبحانه عنایت میفرماید هر که را خواهد وحق سبحانه خداوند فضل عظیم است۔ واین کریمه است واقعه در سورهٔ جمعه وپارهٔ قد سمع ۱۲

وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا مَا يَدِقُّ وَصْفُهُ وَمَا كَتَمَهُ أَحْظَى لَدَيْهِ وَأَجْمَلُ

بعد ہذا اگر ملاقات واقع شد و از جانب مستمعان منطنهٔ حسن استماع دریافت ثمه ازین مقام انشاء الله تعالی در معرض ظهور خواهد آورد وَهُوَ سُبْحَانَهُ الْمُوَفِّقُ و در باب بعضی از یاران قلمی فرموده بودند این فقیر از زلات ایشان درگزرانید حق سبحانه و تعالی ارحم الراحمین است عفو فرماید اما یاران را نصیحت فرمایند که در حضور و غیبت در مقام آزار نباشند و تغیر اوضاع خود نکنند اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُوْنِهِ مِنْ وَّالٍ و در باب میان شیخ الهداد خصوصاً نوشته بودند فقیر را هیچ مضائقه نیست اما ندامت از تغیر وضع خود مشار الیه را در کار است که اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ استشفاع فرع ندامت است بهر تقدیر فقیر از جانب خود در مقام گزشت است جانب دیگر را ایشان دانند دیگر سر هند را منزل خود تصور فرمایند علاقهٔ محبت و نسبت هم پیرگی نه ازان قبیل است که بامور عار ضه گسسته گردد و زیاده چه نویسد والسلام مخدوم زادها و سائر اهل بیت بدعا مخصوص اند بعد از تسوید این رقیمه بخاطر رسید که سخن را در باب زلات یاران و عفو ازان واضح تر بنویسد که در اجمال ابهام است تا چه مفهوم شود و مخذو و ما عفو بر تقدیری مطلوب و متصور است که آنجماعه آن اوضاع را بد بدانند و در مقام ندامت باشند والا عفو گنجائش ندارد و نوشته بودند که پیر دستگیر قدس سره این مقام را بشهادت این جماعه بشیخ الهداد سپرده بودند این سخن بیانی می طلبد اگر سپردن باین معنی گفته اند که خدمت فقراء و آینده و رونده بکند و از آب و نان اینها خبر دار باشد مسلم است و اگر باین معنی گفته اند که تربیت جماعهٔ طالبان بکند و در مقام شیخیت بنشیند ممنوع است و در مرتبهٔ اخیر از ملاقات بفقیر حضرت ایشان فرموده بودند که شما تجویز بکنید که شیخ الهداد از جانب ما رفته به بعضی طالبان

پیر دستگیر حضرت خواجه عبد الباقی قدس سره ۱۲

مشغولی بگوید و احوالِ بعضی را بما رساند که ما را تاب حضور طلبیدن و مشغولی گفتن و احوال پرسیدن
نیست فقیر درین باب هم متوقف بود چون ضرورت شد فقیر هم آنقدر تجویز نمود این قسم تبلیغ از
جنسِ سفارتِ محض است علی الخصوص که مبتنی بر ضرورت باشد وَالضَّرُورَةُ تُقَدَّرُ بِقَدْرِهَا
پس آن سفارت هم مخصوص بزمانِ حیوةِ ایشان باشد بعد از ارتحال ایشان مشغولی گفتن
و حالِ طالبان پرسیدن داخلِ خیانت است نوشته بودند که نسبتِ پیر دستگیر باقی ماند
یعنی زیادتی و نقصان نه پذیرد مخدوم تکمیلِ صناعتِ تبلا حقِ افکار است نحوے که سیبویه
وضع کرده بود افکارِ متاخران آنرا ده چند زیاده ساخته اند بهمان صرافت ماندن خود عینِ
نقص است نسبتے که حضرتِ خواجه نقشبند داشتند در زمانِ حضرتِ خواجه عبد الخالق بود قدس
اللهُ تعالیٰ سرّهما و علیٰ هذا القیاس علی الخصوص که حضرتِ خواجه ما در صددِ تکمیلِ این
نسبت بوده اند و آنرا تمام نمیدانستند اگر حیوة وفا میکرد باراده خداوندی جل سلطانه
این نسبت را تا بکجا می بردند سعی کردن در عدمِ زیادتیِ آن مناسب نیست و فقیر نمیداند
که این نسبت چه طور باقی خواهد ماند شما خود نسبت علاحده دارید به نسبتِ ایشان قیاس
ندارد و این سخن مکرر در حضورِ ایشان مشخص شده بود شیخ الهداد فقیر نسبت را چه داند که چیست
نحوے از حضورِ قلبی داشت دیگر آنرا هم معلوم است که چه حالت است برپا دارندهٔ آن نسبت
کیست و نمایند تا فقیر هم ممد آنکس باشد واقعات را اعتبار نهند که خیالی اند صدقی ندارند
شیطان دشمنِ قویست از تسویلات او امن متعسر است اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ تعالیٰ و از سلب
نسبتهاے مکتسبه نوشته بودند مخدوما آن سلب کردن باختیار نبود چنانکه در حضور مذکور شده بود
الحال هم آن سلب بر حالِ خود است زائل نشده آنرا زائل تصور کردن خیال است آوازنکه
از دلِ شنوند بآن حالت کاری ندارد آخگری را که سرد میسازند و آتش ازوی زائل مے گردد

بعد از آب انداختن هم آوازے در وے بیماند نمی توان گفت که هنوز آتش در وی مکنونست وقائع را اعتبار نیست این سخن اگر امروز پوشیده است منتظر باشند فردا انشاء الله تعالیٰ ظهور خواهد یافت چون شما بمبالغه نوشته بودید بضرورت در جواب آن سخن گفته شد والا بے تقریب سخن کردن میسر نمی شود ❊

مکتوب (۳۳) سی و سیوم

به ملا حاجی محمد لاهوری صدور یافت در بیان مذمت علماء سوء که به محبت دنیا گرفتار اند و علم را وسیله حصول دنیا ساخته و در مدح علماء زهاد که از دنیا بے رغبت گشته اند علماء را محبت دنیا و رغبت دران کلف چهره جمال شانست خلایق را اگرچه ازیشان حصول فوائد است اما علم شان در حق ذاتهائے ایشان نافع نیامد هرچند تائید شریعت و تقویت ملت برایشان مترتب است اما گاه است که این تائید و تقویت از اهل فجور و ارباب فتور هم می آید چنانکه سید انبیاء علیه و علیهم و علی اله الصلوات و التسلیمات از تائید آن مرد فاجر خبر داده اند و فرموده اند ان الله لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر در رنگ سنگ پارس اند که از مس و آهن هر چه باو رسد زر گردد و او فی حد ذاته بر حجرتیه خود است و همچنین آتشی که در سنگ و نے موضوع است عالم را ازان آتش حصول منافع است اما آن سنگ و نے ازان آتش درونی بے نصیب اند بلکه گوئیم که این علم در حق ذوات ایشان مضر آمد که حجت را برایشان تمام ساخت ان اشد الناس عذابا یوم القیمة عالم لم ینفعه الله بعلمه چگونه مضر نباشد علمیکه نزد خدائے عزوجل عزیز است و اشرف موجودات آنرا وسیله دنیائے دنیه از مال و جاه و ریاست ساخته اند و حال آنکه دنیا نزد حق تعالیٰ ذلیل و خوار است

وبدترین مخلوقات پس عزیز خدا را عزوجل خوار ساختن وذلیل او را سبحانه عزت دادن بغایت مستقبح است وفی الحقیقت معارضه است بحق سبحانه وتعالی وتدریس وافتاء وقتی نافع آید که خالصاً لوجه الله سبحانه باشد واز شائبهٔ حب جاه وریاست وحصول مال ورفعت خالی باشد وعلامت این خلو زهد در دنیا است وبے رغبت بودن است از دنیا ومافیها علمائیکه باین بلا مبتلا اند وبه محبت این دنیه گرفتار از علماء دنیا اند ایشانند علماء سوء وشرار مردم وفصوص دین وحال آنکه ایشان خود را مقتدائی دین میدانند وبهترین خلائق می انگارند وحسبون انهم علی شیء الا انهم هم الکاذبون ۱۲ استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون عزیزے از شیطان لعین را دیدکه فارغ نشسته است واز تضلیل واغواء خلق جمع ساخته آنعزیز سر آنرا پرسید لعین گفت که علماء سوء این وقت درین کار با من خود مدد عظیم کردند ومرا ازین مهم فارغ ساختند والحق درین زمان هر سستے ومداهنتے که در امور شرعیه واقع شده است وهر فتورے که در ترویج ملت ودین ظاهر گشته است همه از شومی علماء سوء است وفساد نیات ایشان آرے علمائے که از دنیا بے رغبت اند واز حب جاه وریاست ومال ورفعت آزاد از علماء آخرت اند وورثهٔ انبیا اند علیهم الصلوات والتسلیمات وبهترین خلائق ایشانند که فردائے قیامت سیاهی ایشانرا بخون شهدائے فی سبیل الله وزن خواهند کرد وپلهٔ این سیاهی خواهد چربید ونوم العلماء عبادة درشان ایشان متحقق است ایشانند که جمال آخرت در نظر شان مستحسن آمده وقباحت دنیا وشناعت آن مشاهده گشته آنرا بنظر بقا ندیدند واین را بداغ زوال متسم یافتند لاجرم خود را بباقی سپردند واز فانی باز داشتند شهود عظمت آخرت ثمرهٔ شهود عظمت جلال لایزال است وذلیل داشتن دنیا ومافیها از لوازم

بهر سه حروف اول مفتوح بمعنے بزرگی وقدر ۱۲

شهوهٔ عظمت آخرت است لِاَنَّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدٰهُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی اگر دنیا عزیز است آخرت خوار است و اگر دنیا خوار است آخرت عزیز است جمع این دو امر از قبیل جمع اضداد است ۔ ع ما احسن الدین والدنیا لو اجتمعا آرے جمعی از مشائخ که از خود و بالیست خود بتمام برآمده اند بواسطهٔ بعضے بقیات حقانیه اختیار صورت اهل دنیا نموده اند و بظاهر راغب مینمایند فی الحقیقت هیچ تعلقے ندارند و از همه فارغ و آزاد اند رِجَالٌ لَا تُلْهِیهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تجارت و بیع ایشانرا مانع ذکر خدا نیست در عین تعلق باین امور بے تعلق اند حضرت خواجهٔ نقشبند فرموده اند قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰی سِرَّهُ الْاَقْدَسَ که در بازار منی تاجرے را دیدم که پنجاه هزار دینار کم و بیش را خرید و فروخت نمود و یک لحظه دل او از حق سبحانه غافل نگشت ✣

مکتوب (۳۴) سی و چهارم

نیز به ملا حاجی محمد لاهوری صدور یافته در بیان جواهر خمسهٔ عالم امر بطریق بسط و تفصیل مهما امکن نقد سعادت دارین وابسته باتباع سید کونین است عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِیمَاتِ اَکْمَلُهَا فلسفی که دیدهٔ بصیرت او بکحل متابعت صاحب شریعت عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّةُ تکحل نشده است از حقیقت عالم امر نابینا است فَضْلًا عَنْ اَنْ یَکُونَ لَهُ شُعُورٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الْوُجُوبِ تَعَالٰی وَتَقَدَّسَ نظر کوتاه او مقصور بر عالم خلق است و در آنجا نیز ناتمام است جواهر خمس که اثبات نموده اند همه در عالم خلق اند نفس و عقل را که از مجردات شمرده اند از نادانی است نفس ناطقهٔ خود همین نفس امّاره است که به تزکیه محتاج است و بالذات همّت او بدنات

البته

وپستی است بعالمِ امر او را چه نسبت و تجرّد را باو چه مناسبت و عقل خود ادراک نمیکند از معقولات
مگر اُمورے را که بمحسوسات مناسبت دارند بلکه حکم محسوسات پیدا کرده اند آنا امریکه بمحسوسات
مناسبت ندارد و شبه و مثالِ او در مشاہدات پیدا نیست در ادراکِ عقل نمی آید و بندِ او
بکلیدِ عقل نمیکشاید لہذا نظرِ او از احکامِ بیچونی کوتاه است و در غیبِ محض گمراه و این علامتِ
عالمِ خلق است عالمِ امر را رو به بیچونی است و توجه به بیچگونگی ابتداءِ عالمِ امر از مرتبهٔ قلب
است و فوقِ قلب روح است و فوقِ روح سرّ است و فوقِ سرّ خفی است و فوقِ خفی
اخفیٰ است پنجگانهٔ عالمِ امر را اگر جواہر خمسه گویند گنجائش دارد و از کوتهٔ نظری حذف ریزهٔ
چند را فراہم آورده جواہر انگاشته است ادراکِ این جواہر خمسهٔ عالمِ امر و اطلاع بر
حقائقِ اینہا نصیبِ کُلِّ تابعانِ محمدٌ رسول اللہ است صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَسَلَّمَ وچون در عالمِ صغیر که انسان است نمونه ایست از آنچه در عالمِ کبیر است در عالمِ
کبیر نیز اُصولِ این جواہرِ خمسه ثابت باشند عرشِ مجید مبدأ این جواہر عالمِ کبیر است در رنگِ
قلبِ انسان و باین مناسبت قلب را نیز عرش اللہ تعالیٰ گویند و باقی مراتب از جواہرِ
پنجگانه فوق العرش اند عرش برزخ است درمیانِ عالمِ خلق و عالمِ امر در عالمِ کبیر در رنگِ
قلبِ انسان که برزخ است درمیانِ عالمِ خلق و عالمِ امر در عالمِ صغیر قلب و عرش اگرچه
در عالمِ خلق ظاہر اند اما از عالمِ امر اند نصیبے از بیچونی و بیچگونگی دارند اطلاع بر حقیقتِ
این جواہرِ خمسه کُلِّ افرادِ اولیاء اللہ را مسلّم است که مراتبِ سلوک را به تفصیل گزرانیده
به نہایت النہایت رسیده اند

ہر گدائے مردِ میدان کے شود پشۂ آخر سلیمان کے شود

واگر به محضِ فضلِ ایزدی تعالیٰ شانہ نظرِ بصیرتِ صاحبِ دولتے را به تفصیلِ مرتبهٔ وجوب

علی حسب الامکان واکشایند مطالعۂ اُصولِ این جواہر را دران موطن نیز نماید واین جواہر صغیرہ وکبیرہ را در رنگِ ظلالِ آنجواہر حقیقیہ معلوم فرماید ع این کار دولتست کنون تا کرا رسد ۱۲ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ منع از اظہار حقائقِ عالمِ امر بوجہ اسئلہ وقتِ آنمعانی مکنونہ است تا ہر کوتہ نظرے از انجا چہ فراگیرد وراسخان در علوم کہ بشرفِ وَمَا أُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا مشرف اند ازین ما جرا آگاہ اند ع هَنِيئًا لِّأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا یعنی گوارا باد ارباب نعمت را نعمتہائے آن ۱۲ یعنے جنت ۱۲ ع مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ۔ ورنہ در مجلسِ رندان خبری نیست کہ نیست

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيمَاتِ اَتَمُّهَا وَاَدُومُهَا ثانیا بخاطر آمد کہ شمۂ از جواہرِ مقدسۂ علیا نیز بہ تحریر آورده شود یعنے ہمہ خبر یا بیش نظر انیشا نند ۱۲ اندکے از حال ۱۲ باید دانست کہ ابتداءِ آن جواہر از صفاتِ اضافیہ است کہ کالبرازخ اند بین الوجوب والامکان وفوقِ اینہا صفاتِ حقیقیہ کہ روح را از تجلیاتِ اینہا نصیب است وقلب را بصفاتِ اضافیہ تعلق است وبتجلیاتِ اینہا مشرف است وبقیۂ این جواہر علیا کہ فوقِ صفاتِ حقیقیہ اند داخلِ دائرۂ حضرتِ ذات اند تعالیٰ وتقدس لہذا تجلیاتِ این مراتبِ سہ گانہ را تجلیاتِ ذاتیہ میگویند سخن از انجا راندن مصلحت نیست ۔ ع

قلم اینجا رسید وسر بشکست

مکتوب سی و پنجم (۳۵)

نیز بہ بیان حاجی محمد لاہوری صدور یافت در بیانِ محبتِ ذاتی کہ الغام وایلام در انمقام برابر است نَجَّانَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَاِيَّاكُمْ عَنْ زَيْغِ الْبَصَرِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْبَشَرِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ مقصود از سیر وسلوک تزکیۂ نفسِ امارہ است

ه حق سبحانہ وتعالیٰ مایان را از میل کردن چشم بسوئے غیر خود نجات بخشد بطفیل سرور آدمیان علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲ المصحح سلمہ اللہ تعالیٰ

وتطهیر آن تا از عبادتِ آلهۂ باطله که ناشی است از وجودِ هوائی نفسانی نجاتے میسّر شود و
بحقیقت جز یک معبودِ برحق تعالیٰ وتقدس قبلۂ توجه نماند و هیچ مقصدے بروے نه گزیند
چه از مقاصدِ دینی وچه از مطالبِ دنیاوی مقاصدِ دینی هرچند از حسنات است امّا کارِ ابرار است
مقرّبین آنرا سیئه میدانند و جزیکی را مقصود نمی شمارند این دولت وابسته بحصولِ فناست
وتحقق محبتِ ذاتی که در آن موطن انعام وایلام متساوی است از تعذیبِ آنچنان التذاذ است
که از تنعیم اگر بهشت را خواهند برائے آن خواهند که محلِ رضائے اوست تعالیٰ وتقدس و
در طلبِ آن مرضیِ اوست عز سلطانه واز دوزخ پناه برائے آن جویند که مقامِ سخطِ مولیٰ است
تعالیٰ نه مقصود واز بهشت طلبِ حظِّ نفس است ونه فرار از دوزخ بواسطهٔ رنج ومحنت چه هر چه از محبوب
است نزدِ این بزرگواران مرغوب است وعینِ مطلوب کُلُّ ما یفعله المحبوبُ محبوبٌ حقیقتِ
اخلاص اینجا دست میدهد وخلاصی از آلهۂ باطله اینجا حاصل میشود وکلمۂ توحید این زمان
درست می آید ویدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ بے محبتِ ذاتی که بی ملاحظهٔ اسما وصفات وبی توسّلِ
انعام واکرامِ محبوب است کار دخلّ وقلّ است وفنائے مطلق بے این محبتِ شرکت سوز
دست نمیدهد **مثنوی** عشق آن شعله است کو چون برفروخت ؛ هر چه جز معشوق باقی جمله سوخت

تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند ؛ در نگر زان پس که بعدِ لا چه ماند
ماند الّا الله باقی جمله رفت ؛ شاد باش اے عشقِ شرکت سوز رفت

مکتوب (۳۶) سی و ششم

نیز به ملّا حاجی محمّد لاهوری صدور یافت در بیانِ آنکه شریعت متکفّلِ جمیعِ سعاداتِ دنیویه
واُخرویه است ومطلبی نیست که در حصولِ آن بما ورائے شریعت احتیاج افتد طریقت

لے فنا عبارت است از نسیان ماسوی الله سبحانه وتعالیٰ بوجهے از وجوه
لے یعنی بانده معارف وتحقق
لے یعنی حصول نجات مطلق وتحقق
لے یعنی بر دوام است
لے قول او
لے یعنی بکسر دل گرفتن وترسیدن
لے آن کارے که محبوب کند محبوب است
لے رخنه دری کار دونده نوردم
لے یعنی از عشق پاک شد
لے یعنی خوش خوش سوزد ما
لے یعنی علت ما
لے یعنی عشق اضطراب است
لے یعنی بعشق آرام گیرد
لے یعنی بعشق آرام گیرد

وحقیقت خادمانِ شریعت اند و مأیناسِبُ ذٰلِكَ حَقَّقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاِیَّاكُمْ بِحَقِیْقَةِ
الشَّرِیْعَةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّةُ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا
شریعت را سه جزو است علم و عمل و اخلاص تا این هر سه جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشود و چون
شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانه و تعالیٰ حاصل گشت که فوقِ جمیعِ سعاداتِ دُنیویّه و اُخرویّه
است وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ پس شریعت متکفّلِ جمیعِ سعاداتِ دُنیویّه و اُخرویّه آمد و مطلبی نماند
که بماورائے شریعت در آن مطلب احتیاج افتد طریقت و حقیقت که صوفیه بآن ممتاز گشته اند
هر دو خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ ثالث که اخلاص است پس مقصود از تحصیلِ آن هر دو تکمیلِ
شریعت است نه امرِ دیگر ورائے شریعت اَحوال و مَواجید و عُلوم و مَعارف که صوفیه را در آنجا راه
دست میدهند نه از مقاصِد اند بَلْ اَوْهَامٌ وَّخَیَالَاتٌ تُرَبِّیْ بِهَا اَطْفَالُ الطَّرِیْقَةِ از جمیعِ اینها گزشته
بمقامِ رضا باید رسید که نهایتِ مقاماتِ سلوک و جذبه است چه مقصود از طیِّ منازلِ طریقت و حقیقت
ماورائے تحصیلِ اخلاص نیست که مستلزمِ مقامِ رضا است از تجلیاتِ سه گانه و مُشاهداتِ
عارِفانه گزرانیده از هزاران یکے را بدولتِ اخلاص و مقامِ رضا میرسانند گوته اند اینجا آن احوال
و مواجید را از مقاصِد می شمرند و مُشاهدات و تجلّیات را از مطالب می انگارند لاجَرَم گرفتارِ زندانِ
وَهم و خیال میمانند و از کمالاتِ شریعت محروم میگردند كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ
اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ آرے حصولِ مقامِ اخلاص و وصول
برتبهٔ رضا منوط بطیِّ این احوال و مواجید است و مربوط به تحقق این عُلوم و معارف پس اینها
مُعِدّات مطلوب باشند و مُقدّماتِ مقصود حقیقتِ این معنے بصدقهٔ حبیب الله عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ برین فقیر بعد از ده سال کامل درین راه بوضوح انجامید و شاهدِ
شریعت کما ینبغی جلوه گر گشت هر چند از اول گرفتاری احوال و مواجید نداشت و غیر از تحقق

بحقیقتِ شریعت مطلبی در نظر نبود لیکن بعد از عشرهٔ کاملهٔ حقیقتِ امر کما ہو بظہور آمد الحمد للہ علی ذٰلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ قوتِ مغفرت پناہی میان شیخ جمال جمیعِ اہل اسلام را باعثِ حزن و تفرقہ است مخدوم زادہائے ایشان را از جانب فقیر تعزیہ نمودہ فاتحہ خوانند والسلام

مکتوب سی و ہفتم (۳۷)

بشیخ محمد خیری صدور یافتہ در تحریض بر اتباع سنتِ سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و در ترغیب بحصولِ نسبتِ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

مراسلۂ شریفہ و مکاتبۂ لطیفہ کہ از روئے کرم اصدار فرمودہ بودند بمطالعۂ آن مسرور و منتبہج گردید از استقامت و ثباتِ خود بریں طریقۂ علیۂ نقشبندیہ نوشتہ بودند الحمد للہ سبحانہ علی ذٰلک حضرتِ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ برکتِ اکابر این طریقۂ علیہ ترقیاتِ بے نہایات کرامت فرماید طریقِ ایشان کبریتِ احمر است و مبنی بر متابعتِ سنت علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ این فقیر از نقدِ وقتِ خود می نویسد کہ مدتہا از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگِ ابر نیسان ریختند و کاریکہ باید کرد بعنایت اللہ سبحانہ کردند و الحال آرزوئے نماندہ است الا آنکہ احیائے سنتے از سننِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات نمودہ آید و احوال و مواجید مرارباب ذوق را مسلّم باشد می باید کہ باطن را بہ نسبتِ خواجہا قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم معمور داشتہ ظاہر را بکلیت بمتابعتِ سننِ ظاہرہ متحلی و متزین دارند مصرعہ کار این است غیر این ہمہ ہیچ +

نمازِ خفتن را در وقتِ اول ادا نمایند الا عشاءِ زمستان کہ تا ثلثِ شب تاخیر دران مستحب است دریں امر فقیر بے اختیار است نمیخواہد کہ سرِ مو تاخیر را در ادائے صلوٰۃ گنجائش باشد و عجز بشریت مستثنیٰ است ؛

جواب سوال مقدر است فافہم

---

۵ لما رواہ الترمذی و احمد و ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ

۶ لما رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک مع کل وضوء

۷ لما رواہ الترمذی عن ابن مسعود قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لوقتہا

۸ لما رواہ الترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوقت الاول من الصلوٰۃ رضوان اللہ والوقت الآخر عفو اللہ

مکتوب (۳۸) سی و ششم

نیز بشیخ محمد چیتی صدور یافت در گرفتاری بذات بحت تعالی و تقدس که منزه است از اعتبار اسما و صفات و شیون و اعتبارات و در مذمت جماعهٔ نارسیدگان که چون را بچون تصور کرده بآن گرفتار مانده اند و در تفاوت اقدام اهل فنا که مترتب است بران تفاوت علوم و معارف و امثال آن مکتوب شریف رسید موجب فرحت گشت حق سبحانه و تعالی همواره باخود دارد و یک لحظه باغیر خود نگذارد هر چه ما دون ذات بحت است تعالی شانه معبر بغیر است اگرچه اسما و صفات باشد و آنکه متکلمین صفات را لا هو و لا غیره گفته اند معنی دیگر دارد و از غیر غیر مصطلح خواسته اند و بآن معنی نفی کرده اند نه بمعنی مطلق و نفی خاص مستلزم نفی عام نیست و ازان ذات عز سلطانه جز بسلوب تعبیر نمی توان کرد و دران مرتبه هر چه اثبات است الحاد است و بهترین تعبیرات و جامع ترین عبارات لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ است که بزبان فارسی ترجمهٔ آن بچون و بیچگونه است و علم و شهود و معرفت را باو سبحانه راه نیست هر چه می بینند و می دانند و می شناسند غیر اوست تعالی بآنها گرفتاری گرفتاری بغیر اوست پس نفی آن لازم باشد و در تحت کلمهٔ لا اله در آورده اثبات آن ذات بچون و بیچگونه را بکلمهٔ الا الله مے باید کرد و این اثبات اولاً به تقلید است و آخراً به تحقیق و بعضی ارباب سلوک به نهایت کار نارسیده چون را بچون تصور کرده اند و شهود و معرفت را باو راه داده اند ارباب تقلید بمراتب از ینها بهتر اند چه تقلید اینها مقتبس از مشکوة نور نبوت است علی صاحبها الصلوات و التسلیمات که سهو و خطا را باو راه نیست و مقتدائے آن جماعهٔ نارسیدگان کشف غیر صحیح است مصرعه

به بین تفاوت ره از کجاست تا بکجا

وفی الحقیقت آن جماعه منکرِ ذاتند که اگرچه اثباتِ شهودِ ذات میکنند اما نمیدانند که نفسِ اثبات عینِ انکار است امامِ مسلمین امامِ اعظم کوفی رضی الله تعالی عنه فرموده است سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَلٰكِنْ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ عدمِ ادائی حقِ عبادت خود ظاهر است لیکن حصولِ حقِ معرفت بنابر آنست که نهایتِ معرفت در ذاتِ تعالے شانه جز آن نیست که به بیچونی و بیچگونی بشناسند ساده دلی گمان نبرد که درین معرفت عام و خاص مبتدی و منتهی مستوی الاقدام اند گوئیم که او فرق نکرده است میانِ علم و معرفت مبتدی را علم است و منتهی را معرفت معرفت جز بفنا نمی باشد و این دولت جز فانی را میسّر نمی شود مولوی میفرماید **مثنوی**

هیچکس را تا نگردد او فنا — نیست ره در بارگاهِ کبریا

پس چون معرفت ورائی علم باشد باید دانست که امریست ورائی دانش متعارف که تعبیر ازان بمعرفت میکنند و ادراکِ بسیط نیز میگویند **شعر**

فریادِ حافظ اینهمه آخر بهر زه نیست — هم قصهٔ غریب و حدیثِ عجیب هست

مثنوی - اتصالے بے تکیف بیقیاس — هست ربّ الناس را با جانِ ناس

لیک گفتم ناس را ناس نه — ناسِ غیر از جانِ جانِ آشناس نه

و چون در فنا نیز اقدام متفاوت اند لاجرم منتهیان را نیز در معرفت تفاضل باشد کسیکه فنائی وی اتم است معرفتِ وی اکمل است و کسیکه دون او ست در فنا دون اوست در معرفت علی هذا القیاس سبحان الله سخن بکجا رفت بایستی از بیحاصلی و نامرادی و بے استقامتی و ناثباتی خودی نوشتم و از دوستان مددے و معونتے طلب میکردم مرا با مثالِ این سخنان چه مناسبت **بیت** آگه از خویشتن چونیست چنین ۔ چه خبر دارد از چنان و چنین

اما همت بلند پایه و طینت سرمایه نمیگزارد که بپائیهای دنیه و سرمائیهای سفلیه فرود آید بلکه التفات نماید اگر میگوید از و میگوید اگر چه هیچ نمیگوید و اگر میجوید او را میجوید اگر چه هیچ نمی یابد اگر حاصلے دارد او را دارد اگر چه هیچ ندارد و اگر واصل است او را واصل است اگر چه بیحاصل است و در عبارات بعضی اکابر قدس الله تعالی اسرارهم العلیة که شهود ذاتی واقع شده است معنی آن بر غیر ارباب کمال ظاهر نیست نارسیدگان را فهم آن معنی محال است

در نیابد حال پخته هیچ خام پس سخن کوتاه باید والسلام

عنوان نامه را بکلمه هو الظاهر هو الباطن مزین کرده بودند مخدوما هو الظاهر هو الباطن درست است اما چندگاه است که فقیر ازین عبارت معنی توحید نمی فهمد و بعلماء در فهم معنی آن موافق است و در دستی اینها فوق دستی ارباب توحید معلوم گشت کل میسر لما خلق له مصرعه ـ هر کسے را بهر کارے ساختند ـ آنچه برین کس است ولابد است و بآن مکلف امتثال اوامر و انتهاء از نواهی است ما آتاکم الرسول فخذوه و ما نهاکم عنه فانتهوا و اتقوا الله و چون مامور باخلاص است و آن بیفنا صورت نمی بندد و بی محبت ذاتیه متصور نمیشود لاجرم تحصیل مقدمات فنا که مقامات عشره است می باید کرد اگر چه فنا موهبت محض است اما مقدمات و مبادی آن بکسب تعلق دارد اگر چه بعضی باشند که بحقیقت فنا ایشان را مشرف سازند بے آنکه کسب مقدمات آن نمایند و بریاضات و مجاهدات حقیقت خود را مصفا سازند و رح حال او از دو صورت خالی نیست یا بموقف المواقف او را باز دارند یا بهر تکمیل ناقصان بعالم باز گردانند بر تقدیر اول سیر او در مقامات مذکوره واقع نمیشود و از تفاصیل تجلیات اسمائی و صفاتی بے خبر است و بر تقدیر ثانی چون او را بعالم باز گردانند سیر او بر تفصیل مقامات واقع میشود و بتجلیات بے نهایت او را مشرف میسازند

در وقت رجوع بعالم

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی — دفتر اول — حصه اول

صورتِ مجاہدہ دارد اما فی الحقیقۃ در کمالِ ذوق ولذت است بظاہر ریاضت است وبباطن تنعّم ولذا ذت مصرعہ این کار دولت است کنون تا کرا رسد پ گفتہ نشود کہ چون اخلاص از جملۂ مامورات واجبۃ الامتثال باشد وحقیقت آن بے فنا متحقق نمیشود پس علماء ابرار وصلحاء اخیار کہ بحقیقتِ فنا مشرف نشدہ اند بہ ترکِ اخلاص عاصی باشند زیرا کہ گوئیم کہ نفسِ اخلاص ایشانرا حاصل است اگرچہ در ضمنِ بعضے افرادِ اخلاص باشد وبعد از فنا کمالِ اخلاص متحقق میشود وجمیع افرادِ او را شامل مے باشد ولہذا گفتہ شدہ است حقیقتِ اخلاص بی فنا صورت نمی بندد ونہ گفت کہ نفسِ اخلاص بی فنا متحقق نمی شود۔

مکتوب سی وہفتم ۳۹

نیز بہ شیخ محمد چنڑی صدور یافت در بیانِ آنکہ مدارِ کار بر قلب است از مجرّدِ اعمالِ صوری وعباداتِ رسمی کارے نمی کشاید واشتغالِ آن حق سبحانہ وتعالیٰ از ماسوائے خود اعراضے وبہ جنابِ قدسِ خود اقبالے ارزانی فرماید بحرمتِ سیّدِ البشرِ المحرّرِ عن زیغِ البصرِ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات مدارِ کار بر قلب است اگر دل بغیرِ او سبحانہ گرفتار است خراب وابتر است از مجرّدِ اعمالِ صوری وعباداتِ رسمی کارے نمی کشاید سلامتیِ قلب از التفات بماسوائے او تعالیٰ واعمالِ صالحہ کہ ببدن تعلق دارند وشریعت بایتانِ آن امر فرمودہ ہر دو در کار است دعوی سلامتِ قلب بے ایتانِ اعمالِ صالحہ بدنیہ باطل است ہمچنانکہ درین نشاۃ روح بی بدن غیر متصوّر است احوالِ قلبی بی اعمالِ صالحہ بدنی محال است بسیارے از ملحدانِ این وقت باین قسم دعوی ادعا مینمایند نجّانا اللہ سبحانہ عن معتقداتہم السوء بصدقۃ حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ

مکتوب چهل و ششم

نیز بنشیخ محمد چتری صدور یافت در بیان تحصیل مقام اخلاص که جزویست از اجزائے ثلثهٔ شریعت و در تکمیل این جزو طریقت و حقیقت خادمان شریعت اند و امثال آنها

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّهٖ وَنُسَلِّمُ محمد و ما بعد از طی منازل سلوک و قطع مقامات جذبه معلوم شد که مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است که مربوط بفنائے آلههٔ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزویست از اجزائے شریعت چه شریعت راسته جزو است علم و عمل و اخلاص. پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو او که اخلاص است حقیقت کار این است اما فهم هر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب و خیال آرمیده اند و بجوز و مویز اکتفا نموده اند از کمالات شریعت چه دانند و به حقیقت طریقت و حقیقت چه وارسند شریعت را پوست خیال میکنند و حقیقت را مغز نمیدانند نمیدانند که حقیقت معامله چیست به ترهات صوفیه مغرور اند و به احوال و مقامات مفتون هداهم الله سبحانه سواء الطریق

والسلام علینا وعلی عباد الله الصالحین

قد تم القسم الاول من الدفتر الاول بعون الله تعالی وحسن توفیقه

ویلیه القسم الثانی انشاء الله تعالی

وصلی الله تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی اله وصحبه اجمعین ۰

وعلینا معهم برحمته وهو ارحم الراحمین ۰

بحمد الله تعالی و حسن توفیقه قسم اول از دفتر اول مکتوبات امام ربانی قدس سره تمام شد

بتاریخ ۲۶ جمادی الاولی ۱۲۸۳ھ

نقشها در نسخه نیست

اعلام

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد مخفی مباد کہ طالبان حق را جل وعلی قدیما وحدیثا بہ علم تصوف چہ دلبستگیہا است بنا بران مقبولان بارگاہ یزدانی ومحبوبان درگاہ سبحانی در تحصیل ذرائعش مساعی جمیلہ بکار بردہ اند ودر طی این مرصعب جان نثاریہا نمودہ اند وبمطالعہ وسیر کتب تصوف اوقات عزیز خود را صرف نمودہ اند علی الخصوص مکتوبات قدسی آیات حضرت غوث محققین قطب عارفین عارف ربانی عالم دقائق شناسی الشہیر بمجدد الف ثانی القاضی والادانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی الاویسی الرحمانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ وروح روحہ ونور ضریحہ **بیت** لَا یُدْرِکُ الْوَاصِفُ الْمُطْرِی خَصَائِصَہٗ ۔ وَاِنْ یَّلِکُ سَابِقًا فِیْ کُلِّ مَا وَصَفَا ۔ کہ ہریکے از انہا بلکہ ہر جملہ آنہا دُرِّ یتیم وجوہر یست ثمین واین از ضیق میدان عبارت است والا **مصرع** چہ نسبت خاک را با عالم پاک "سیرش سالکان بُویت بختہ را دلیلے است وافی وشیفتگان ذات حقہ را بادہ ایست کافی صد ہا اولیاء عظام از فہم مضامینش بہرہ یاب گشتند وہزارہا صلحائے عظام بمطالعش فائز المرام شدند ولیکن الی اللہ المشتکے از غارتگری نساخین کہ نسخہ را بجائے مسخ رسانیدند وفرق میان من والی ندانستند بسیارے از تصرفات را محزون واکثرے از تحریفات را معدن گشتہ بود واز دستبرد مطابع چہ غارتہا است کہ بر ونہ تاختہ واز لغزش قلمہا کدام تصرفہا است کہ بر وے عالم نیفراختہ بنا علیہ واعیہ تصحیح آن در سر این مسکین ہیچ در ہیچ بلکہ کم از ہیچ از حق سبحانہ وتعالیٰ پیدا شد وآنرا وسیلہ نجات اُخروی خود تصور کردہ بہ تفحص وسیع وتصفح بلیغ نسخہائے خطی کثیر التعداد از اطراف وجوانب فراہم آوردہ بکمال جد وجہد تمام جملہ وحرف حرفش را بارہا مقابلہ نمودہ بفضل اللہ وحسن توفیقہ باہتمام خود یک حصہ اش را بجلیہ طبع متحلی ومتزین گردانیدہ بدیہ ناظرین پرتمکین بر عنایت امور ذیل گذرانیدہ واز فضل حق سبحانہ تعالیٰ وتقدس امید واثق است کہ دیگر حصہا را ہمین وتیرہ بانجام خواہد رسانید۔

اول آنکہ متنش را بہ نسخہائے عدیدہ بکرات ومرات مقابلہ نمودہ شد کہ یکے را از انہا بہ نسخہائے خطی قدیم بعضے از فضلاء روزگار مقابلہ فرمودہ بودند ودیگرے بدست علماء ظاہر وباطن دستمال ماندہ وعلی ہذا القیاس۔ **دوم** آنکہ حتی الوسع در مواقع اختلاف ہیچ نسخہ فروگذاشتہ نشد **سوم** آنکہ حتی الوسع تخریج احادیث مندرجہ کتاب کردہ شد **چہارم** آنکہ حل الفاظ مشکلہ وربط عبارات مُبہمہ بالتزام تمام نوشتہ شد **پنجم** آنکہ فہرست جدیدہ کہ آنرا اجمال مکتوبات توان گفت ملحق کردہ شد **ششم** آنکہ بمکاتیبیکہ بعبارات عربی بودہ اند تراجم آنہا را بفارسی بالمقابل نوشتہ شد تسہیلا للطلاب وتیسیرا للنظار **ہفتم** آنکہ در بعضے جا ہا ولو اقل قلیل بدفع توہمات باطلہ وخیالات فاسدہ حسب الفہم تعرض نمودہ آمد **ہشتم** آنکہ غالب تراجم عبارات عربی وآیات قرآنی تعیین سورہ وجزو واحادیث نبوی بحاشیہ انگاشتہ شد **نہم** آنکہ عبارات عربی را مُعرب گردانیدہ شد ورعایت حرکات اضافیہ وتوصیفیہ خصوصا در مقامات مُبہمہ نمودہ شد **دہم** آنکہ حال بعضے از اکابر کہ اسمائے گرامی ایشان در کتاب جا بجا مذکور است از کتب قوم تلاش نمودہ بحاشیہ درج کردہ شد۔ علاوہ ازین دیگر خصوصیات کہ بملاحظہ ناظرین متعلق است مرعی داشتہ شد۔ والحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا طیبا مبارکا علیہ مبارکا فیہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ط پس حضرات کہ ارادۂ خریداری این گوہر آبدار دارند بعنوان ذیل طلب فرمایند:۔

امرتسر چوک فرید مسجد شیخ بڈھا مرحوم۔ خاکسار نور احمد عفی عنہ قیمت حصہ اول مع معارف متعلقہ مندرج ذیل است

درجہ	خاص کاغذ سفید ولائتی	عیا	التماس
درجہ	اول	عمر ۱۲	محصول ڈاک۔ فیس منی آرڈر وپیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار و
درجہ	دوم " " ومصری	عیم	تعمیل فرمائیش بذریعہ وی پی یا بصورت وصولی قیمت نقد خواہد شد
درجہ	سوم " بادامی	عیم ۱۲	

اللہم صل وسلم وبارک حبیبک کمان اللہ یعفی عنہ شوکت اوپلیڈی وارالمرتسر

إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آخر آمد پس پردۂ تقدیر پدید

اعنی

بہ فضل رحمانی و امداد یزدانی مابین نوی

حصہ دوم دفتر اول

مکتوبات امام ربانی

حضرت مجدد الف ثانی

الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ

باہتمام و تصحیح خاکسار نور احمد عفا اللہ عنہ ورپی ثم امرتسری

در مطبع مجددی نبی و امطبوع رید
در مطبع مجددی منشی بخش واقع مرکشر کرد

فہرست جدید کتاب مستطاب مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رح حصہ دوم از دفتر اول

صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب	نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲	مکتوب چہل و یکم در ترغیب بمتابعت سنت	۴	حدیث رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر	۹	این حقیر نیز چند گاہ مشرب توحید وجودی داشت
〃	و در بیان آنکہ طریقت و حقیقت متمان	〃	و در بیان جہاد اصغر و اکبر	〃	سفارش بعضے از احباب
〃	شریعت اند و میان علوم شرعیہ و صرفیہ	〃	باراده ترک اولی آن قدر ندمت و پشیمانی دست	۱۰	مکتوب چہل و چہارم در مدارج خیر البشر و
〃	و در مقام صدیقیت مخالفت نیست		میدہد کہ کار یک سالہ در یک ساعت میسر میشود		در بیان آنکہ مقصد و تمام شریعت او خیر الامم اند
۲	محمد رسول اللہ محبوب رب العالمین است	۴و۵	ہر چیز کہ اخلاق محبوب یافتہ مے شود		و مکذبان آن بدترین بنی آدم و در ترغیب بمتابعت
〃	ہر چیز کہ خوب و مرغوب است بمطلوب و محبوب		بتبعیت محبوب محبوب می گردد کریمہ فاتبعونی		سنت او علیہ الصلوۃ والسلام
〃	میدہند لہذا حق تعالی فرمودہ انک لعلی		یحببکم اللہ بیان این رمز است	〃	ذکر احادیث مدحیہ معہ ترجمہ
〃	خلق عظیم و ملت اور اصراط مستقیم	۵	سفارش بعضی از اہل علم کثیر العیال	۱۲	الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی
〃	خواندہ و ماسوے اور اداخل سبل گردانیدہ		**مکتوب چہل و دوم** در بیان آنکہ بہترین صیقلہا	〃	لولاہ لما خلق اللہ سبحانہ الخلق ولما اظہر
۳	آن سرور فرمودہ خیر الہدی ہدی		از برائے زدودن محبت غیر حق تعالی از قلب		الربوبیۃ۔
	محمد و نیز فرمودہ ادبنی ربی فاحسن		اتباع سنت است	۱۳	امروز قلیل عمل کہ مقرون بتصدیق حقیقت دین
	تادیبی	۵	آدمی نادانے کہ بتعلقات پراگندہ مشغول است		باشد بعمل کثیر میسر نمیدارند
۳	بیان معنی شریعت و طریقت و حقیقت		محروم است و مہجور الخ	〃	اصحاب کہف این ہمہ درجات بذریعہ یک حسنہ یعنی
	بایراد مثال	۵	سفارش بعضی از بزرگ زادگان		ہجرت یافتند
۳	در اشتہار راہ امور خلاف شریعت بنا بر سکر	۶	**مکتوب چہل و سوم** در بیان توحید شہودی و وجودی	۱۳	متابعان آن سرور بواسطہ متابعت بمرتبہ محبوبیت
	وقت ظاہری شود و چون ازان مقام		و عدم مخالفت توحید شہودی با عقل و شرع و فرو آوردن		میرسند
	گذرانند و بصحو آرند آن مخالفت زائل میشود		اقوال مشائخ بران بردن او بود مرتبہ عین الیقین	〃	اگر ہجرت ظاہری میسر نشود ہجرت باطنی را بکمال
〃	جمعی یا حاطہ ذاتی از سکر قائل گشتہ اند	〃	فرق میان توحید وجودی و شہودی و بیان		مرعی باید داشت با ایشان بے ایشان سے
	و علما با حاطہ علمی را سے علما بحجاب اقربیت		معنے ہر یکے ازان و ایضاح ہر دو بمثالے		باید بود
〃	الحق کہ ذات او تعالی بیچون و بیچگون	۷	معنی قول حسین بن منصور انا الحق و معنی قول	۱۴و۱۳	**مکتوب چہل و پنجم** در بیان آنکہ جامعیت انسان
	است ہیچ حکمے را بادی راہ نیست آنجا		ابی یزید بسطامی سبحانی		ہم سبب کمال اوست و ہم سبب نقصان او و در بیان
	حیرت است و ما دانی	〃	سوال و جواب		فضائل رمضان شریف
〃	تعین اول کہ معبر بوحدت است و جمیع	〃	درین زمان بسیاری ازین طائفہ کہ بزیے	۱۴	دوستان خدا با خدا اند
	ممکنات سایہ ایست		صوفیان خود را وامے نمایند توحید وجودی را	〃	تعلق بدن نحوے از موانع معیت حق است بعد از
〃	اینجا دقیقہ ایست باید دانست کہ ذات		شائع ساختہ اند و کمال را جز آن نمیدانند الخ		انفصال ازین پیکر قرب در قرب است و اتصال
	تعالی و تقدس نزد علما و اہل حق بیچون	۷و۸	اقوال مشائخ را کہ بتوحید وجودی ناطق اند حمل		در اتصال
	و بیچگون است و ماسوا او ہر چہ ہست		بران باید کرد کہ در ابتدا در مقام علم الیقین آن	۱۴	آدمی چنانکہ بجمعیت باطن محتاج است بجمعیت
	زائد است		کلمات تکلم فرمودہ اند		ظاہر نیز احتیاج دارد
۴	و در مقام صدیقیت کہ اعلاے مقام ولایت	۸	سوال و جواب	۱۵	بہترین خلایق انسان است و بدترین جمیع موجودات
	است موافقت علوم باطن با علوم شرعیہ	〃	صاحب توحید وجودی از مقام عین الیقین		ہم او
	بتمام و کمال متحقق است		بہرہ ندارد	〃	محمد علیہ الصلوۃ والسلام از نوع انسان است و ابوجہل
〃	مقام نبوت فوق مقام صدیقیت است	〃	ایضاح جواب بمثالے		لعین نیز
〃	فرق میان علوم نبی و صدیق بالہام	〃	اکثر ابنائے زمان دست بدامن توحید وجودی	۱۵و۱۶	فضائل ماہ مبارک رمضان
	و وحی است		زدہ اند بعضے بتقلید و بعضی بمجرد علم و بعضے	۱۶	**مکتوب چہل و ششم** در بیان آنکہ وجود باری تعالی
〃	در جمیع مقامات کہ از صدیقیت درگذشتہ		بعلم ممتزج بذوق و بعضی بالحاد و زندقہ		و وحدت او تعالی و نبوت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
	اند نوعے از سکر است	۹	طریقت و شریعت عین یکدیگر اند فرق اجمال		بلکہ جمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدیہی اند و لیکن
〃	فرق دیگر در میان علم نبی و صدیق بقطع		و تفصیل سست و استدلال و کشف		بر تقدیر بسلامتی مدرکہ از امراض معنوی
	و ظن است	〃	حضرت خواجہ ما چند گاہ مشرب توحید وجودی	۱۷	احتیاجے کہ منشاء آن وجود آفت است بداہت
〃	بیان فوائد و ارتفاع صفات نفس با وجود		داشتند آخر کار ازان گذشتند		جنگ ندارد۔
	اطمینان	۱۷	تصدیق این گزشت بنقل میان عبد الحق رح	〃	در تحصیل ایمان یقینی فکر زائد مرض قلبی نمودن ضروری آمد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۷	یقین را بدون تزکیہ حاصل نمودن دشوار است
〃	منکر این شریعت و ملت مانند منکر حلاوت نبات است
〃	مقصود از سیر و سلوک و تزکیہ و تصفیہ ازالۂ آفات معنویہ است و امراض قلبیہ
۱۸	باوجود آفات اگر ایمان است بحسب ظاہر است
〃	بعد از تزکیہ نفس و اطمینان آن حقیقت ایمان صورت دارد و دوجدانی مے گردد و از زوال محفوظ است
〃	**مکتوب چہل و ہفتم** در شکایت از قرن سابق کہ کفار استیلا پیدا کردہ بودند و اہل اسلام خوار و بی اعتبار و در ترغیب بر ترویج دین در ابتداء بادشاہت
〃	بادشاہ نسبت بعالم در رنگ دل است نسبت ببدن صلاح بادشاہ صلاح عالم است و فساد او فساد عالم
〃	شکایت از زبونی اسلام در قرن ماضی
۱۹	امروز کہ نوید زوال مانع دولت اسلام و بشارت جلوس بادشاہ اسلام بگوش خاص و عام رسیدہ اہل اسلام ہر خود لازم دانستند کہ ممد و معاون بادشاہ باشند
〃	سابق ترین مدوا تبیین مسائل شرعیہ است و اظہار عقائد کلامیہ
۱۹	این قسم امداد مخصوص بعلماء اہل حق است
〃	صحبت علماء دنیا زہر قاتل است و فساد البتہ فساد متعدی
〃	در قرن ماضی ہر بلاے کہ بسر آمد از شومی این جماعہ بود پادشاہان را از راہ مے بردند مقتدایان مقتدا دو دولت علماء سوء اند
〃	اکثر جہلائے صوفی نماے این زمانہ حکم علماء سوء دارند
۲۰	مثل خود را مثل آن زال سے انگارد کہ پسران چند تنبدہ خود را در سلک خریداران حضرت یوسف ساختہ بود
〃	برانگیختن مکتوب الیہ را بر ترویج شریعت
〃	**مکتوب چہل و ہشتم** در ترغیب بر تعلیم علماء و طلبہ علوم
〃	ذکر تقدیم طالب العلمان بر صوفیان در نظر ہمت بسیار زیبا آمد
〃	در تقدیم طالب العلمان ترویج شریعت ہست
۲۱	فرواے قیامت از شریعت خواہند پرسید از تصوف نخواہند پرسید

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۱	دخول جنت و تجنب از نار وابستہ باتیان شریعت است
〃	انبیا علیہم السلام بشرائع دعوت کردہ اند
〃	بزرگترین خیرات سعی در ترویج شریعت ہست و احیاے حکمے از احکام آن
〃	کرورہا در راہ خدا خرچ کردن برابر آن نیست کہ مسئلہ از مسائل شرعیہ را رواج دادن
〃	انفاق اموال راکہ برائے تائید شریعت باشد درجہ علیا است و انفاق جیتلے باین نیت برابر خرچ لکھا است
〃	ترجیح طالب العلم گرفتار بہ صوفی وارستہ و استدلال بران
〃	صوفی مرجوع الی الخلق از برائے دعوت از مقام نبوت نصیبے دارد و داخل علماے شریعت ہست
۲۲	**مکتوب چہل و نہم** در ترغیب بر جمع کردن دو دولت یعنی ظاہر را باحکام شرعیہ متحلی ساختن و باطن را از گرفتاری ماسوا دون حق سبحانہ آزاد کردن
۲۳	**مکتوب پنجاہم** در مذمت دنیاے دنیہ
〃	دنیا بظاہر شیرین است و بصورت طراوت دارد الخ
۲۲	اگر وصیت کردہ کہ مال مر العاقل زمانہ بدہند بزاہدے باید داد
〃	سفارش در باب بعضی از مشایخ
〃	**مکتوب پنجاہ و یکم** در ترغیب بر ترویج شریعت
۲۴	**مکتوب پنجاہ و دوم** در مذمت نفس امارہ و بیان مرض ذاتی او و علاج ازالۂ آن
〃	بیان وجوہے الوہیت و شرکت از نفس امارہ و عدم رضاے آن بے سعادت بشرکت نیز
〃	حدیث قدسی عادیفسك الخ
〃	تربیت نفس در حقیقت امداد کردن است بدشمن خدا تعالی
۲۴ و ۲۵	حدیث قدسی الکبریاء الخ
〃	ستر ملعون بودن دنیاے دنیہ
〃	فقر فخر محمدی گشت زیرا کہ الخ
〃	مقصود از بعثت انبیا حکمت و تکلیفات شرعیہ تجہیز و تخریب نفس امارہ است
〃	اتیان یک حکم از احکام شرعیہ و ازالۂ ہواے نفسانی بہتر است از ریاضات و مجاہدات ہزار سالہ کہ از نزد خود کردہ شود
〃	برہمنان و جوگیان در مجاہدہ تقصیر نکردہ اند

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	اما سود مند نگشتہ
۲۵	یک دام در اداے زکوۃ بامر شریعت در تخریب نفس سود مند تر است از ہزار دینار کہ از پیش خود صرف کند
〃	طعام خوردن و عید بنظر بحکم شریعت نافع تر است از روزہ سالہا کہ از نزد خود باشد
〃	دو رکعت نماز با جماعت بہتر است از آنکہ تمام شب بصلوۃ نافلہ قیام نماید و نماز با جماعت ادا نکند
〃	تا نفس مزکی نشود و از ماخولیاے مہتری پاک نگردد نجات محال است
〃	کلمہ طیبہ در تزکیہ نفس انفع است
۲۵ و ۲۶	چون نفس در مقام سرکشی درآید تکرار این کلمہ تجدید ایمان باید نمود
۲۶	حدیث در فضیلت کلمہ طیبہ
〃	**مکتوب پنجاہ و سیوم** در بیان آنکہ اختلاف علماء سوء موجب فساد عالم است
〃	علماء دیندار کہ از جب جاہ خالی باشند و مطلبی غیر از ترویج شریعت ندارند خود اقل قلیل اند
〃	در قرن سابق اختلاف علماء عالم را در بلا انداخت
۲۷	ہمچنانکہ خلاصی خلایق وابستہ بوجود علما است خسران عالم نیز بایشان مربوط است
〃	بزرگے ابلیس را فارغ دید سرش پرسید گفت علماء این وقت کار ما میکنند
〃	**مکتوب پنجاہ و چہارم** در بیان آنکہ اجتناب از صحبت مبتدع لازم است و بدترین فرق مبتدعہ شیعہ شنیعہ اند
〃	ہر کہ شکر آدمی بجا نیاورد شکر خدا بجا نیاورد
۲۸	فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است
〃	بدترین جمیع فرق مبتدعان جماعہ اند کہ با اصحاب پیغمبر بغض دارند
〃	مبغضان اصحاب پیغمبر را اللہ تعالی در قرآن مجید کفار مے نامد
〃	طعن در اصحاب طعن در قرآن و شریعت است
〃	مخالف حضرت امیر بر خطا بود اما این خطا خطاء اجتہادی بود سخطے را کہ درجہ از ثواب است
〃	یزید بے دولت از اصحاب نیست و در بدبختی او کراہتی است
〃	رجعہ توقف در لعن یزید
۲۸ و ۲۹	تحریض بر مطالعہ نمودن کتب قطب زمان بندگی مخدوم جہانیان

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۲۹	درین ایام این طائفہ بداندیش یعنی شیعہ بسیار غلو کردہ اند
〃	**مکتوب پنجاہ و پنجم** در اظہار محبت نسبت بہ بعضی از اصحاب خود
〃	حدیث من احب اخاہ فلیعلم ایاہ
〃	باین محبت کہ بقرباے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا شدہ است رشتہ امیدواری تمام بدست آوردہ است
〃	**مکتوب پنجاہ و ششم** در سفارش سبزے
۳۰	**مکتوب پنجاہ و ہفتم** در نصیحت
〃	حقیقت و طریقت عبارت از حقیقت شریعت است و طریقت آن حقیقت
〃	سفارش بعضی از اصحاب
۳۱	**مکتوب پنجاہ و ہشتم** در بیان آنکہ این راہ ہمگی ہفت گام است و مشائخ نقشبندیہ ابتدا از عالم امر اختیار نمودہ اند و طریق این بزرگواران طریق اصحاب کرام است
۳۰	این راہ ہمگی ہفت گام است بعد و ہفت لطیفہ انسانی و دو قدم در عالم خلق و پنج در عالم امر
〃	در ہر گامے از گامہاے ہفتگانہ دہ ہزار حجب خرق می نمایند
〃	بگام اول تجلی افعال روی دہد و بگام دوم تجلی صفات و بگام سوم شروع در تجلیات ذاتیہ افتد
〃	نہایت دیگران در بدایت ایشان منتہی است
۳۱ و ۳۲	اصحاب کرام رضی اللہ عنہم در اول صحبت خیر البشر آن میسری شد کہ کمل اولیا در نہایت ہم کم دست دہد
〃	از ابن مبارک پرسیدند معاویہ افضل است یا ابن عبد العزیز گفت غبار بینی اسپ معاویہ ہمراہ پیغمبر صلعم بہ از تو ابن عبد العزیز
〃	قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور از خ
۳۲	**مکتوب پنجاہ و نہم** در بیان آنکہ آدمی را از براے نجات ابدی از سہ چیز چارہ نیست و نجات بے اتباع اہل سنت متصور نہ و علم و عمل منتفع و از شریعت اند و اخلاص متوسط بسلوک طریق صوفیہ است و اخلاص مر اولیا را در جمیع حرکات و سکنات است
۳۳	آدمی را از علم و عمل و اخلاص چارہ نیست و علم دو قسم است
〃	اگر از اتباع اہل سنت سر مو مخالفت است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	خطر در خطر است
۳۳	مخالفان اہل سنت منکر اند از رویت و شفاعت و فضیلت صحبت بہ ایشان مخفی رفتہ و محروم اند از محبت اہل بیت رسول
۳۳ و ۳۴	اتفاق نمودن صحابہ بر افضلیت ابو بکر رضی اللہ عنہ و نیافتن ایشان زیر سقف آسمان شخصے بہتر را از ابو بکر رضی اللہ عنہ
۳۴	اہلبیت در رنگ کشتی نوح اند و صحابہ در رنگ نجوم و بیان سر آن
〃	انکار از بعض اصحاب انکار است مر جمیع را
۳۵	فضیلت صحبت پیغمبر بالاتر است از جمیع فضائل
〃	اویس قرنی بمرتبہ اذناے صحابی نرسیدہ
〃	ایمان صحابہ مشہودی بود
〃	منازعات و مشاجرات صحابہ بر محامل صحیحہ محمول اند و خطا را ایشان خطا با اجتہادی بود
〃	طریق اہل سنت خالی ست از افراط و تفریط
۳۶	علم و عمل مستفاد است از شرع و تحصیل اخلاص کہ ہمچو روح ہست مر ہر دو را و السنہ بطریق صوفیہ است
۳۶	بے تتبع سیر اولیاء اللہ و بے تحقق بسیر فی اللہ از حقیقت اخلاص دور است یعنے اخلاص در جمیع اعمال و اقوال
〃	اولیاء اللہ ہر چہ می کنند برائے حق جل علاکنند
〃	فرق میان مخلص و مخلص
〃	بیان نبذے از علوم صوفیہ
۳۷	**مکتوب شصتم** در بیان نفی خواطر و دفع وساوس
〃	دفع وساوس در طریق حضرات نقشبندیہ بر وجہ اتم حاصل است
〃	بعضے از مشائخ چلہ دفع خواطر کشیدہ اند
〃	بیان ملو از خواطر از کلام خواجہ احرار قدس سرہ
〃	درویشی از مخلصان این سلسلہ از حال خود خبر میدہد کہ اگر فرضاً عمر نوح یابد ہرگز خاطرے بر قلب عبور نہ کند بلکہ در اثنیان خاطر اگر سالہا تکلف نمایند میسر نشود
〃	بر تقدیر منع خواطر بہ تکلف کہ موقت است بطریق دوام بطریق مطلوب محال است
〃	دوام نگرانی کہ مبتدیان این سلسلہ را دست مبدہ ہر امری دیگر است
۳۷ و ۳۸	دوام توجہ کہ ما در صدد آنیم عبارت از یاد داشت است کہ نہایت مرتبہ کمال است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۳۸	**مکتوب شصت و یکم** در صحبت شیخ کامل و اجتناب از صحبت ناقص
〃	طلب مبشر حصول مطلوب است
〃	اگر خواستے داد مدادی خواست
〃	دولت طلب با نعمت عظمیٰ آشتہ از ہر چہ مخالف اوست احتراز باید نمود
〃	اگر حقیقت التجا میسر نیاید صورتش از دست نباید داد
۳۹	بعد از وصول بشیخ کامل تفویض مرادات خود است و در رنگ میت
〃	فناے اول فناے فی الشیخ است
〃	ابتداءً طالب در کمال خست و دنائت است مناسبت بجناب خداوندی ندارد بزرگے نو جہتین باید و آن شیخ کامل مکمل است
〃	قوی ترین اسباب فتور در طلب رجوع نمودن ہست بشیخ ناقص کہ بسلوک و جذبہ کار را تمام ناکردہ بمسند شیخے خود را کشیدہ است صحبت او سم قاتل است و ایضاح این بہ مثالی
〃	مدار طریق این بزرگواران بر صحبت است گفت و شنود کارے نمی کشاید
۴۰	**مکتوب شصت و دوم** در بیان آنکہ جذبہ کہ پیش از سلوک است از مقاصد نیست و جذبہ کہ بعد از سلوک است از مقاصد است
۴۰	بیان مراد از اندراج نہایت در بدایت
۴۱	**مکتوب شصت و سوم** در بیان آنکہ انبیاء علیہم السلام در اصول متفقند و در بیان بعضے از کلمات متفقہ این بزرگواران
〃	انبیا حمنہا اند اگر وجود شریف شان نمی بود حق سبحانہ عالم را از ذات و صفات خود خبر نمی داد
〃	این بزرگواران در ذات و صفات حق تعالیٰ و حشر و نشر و ارسال رسل و نزول ملک و جنت و دوزخ متفقند و در بعض فروع مختلف
〃	نسخ و تبدیل در احکام شرعیہ از حکم و مصالح حق است
۴۱ و ۴۲	بیان کلمات متفقہ این حضرات
۴۲	فرق میان انبیا علیہم السلام و ریئسان کفار بدکردار
۴۳	**مکتوب شصت و چہارم** در بیان لذت و الم جسمانی و روحانی و تحریض بر تحمل مصائب و آلام جسمانی
〃	لذت و الم دنیا بر دو قسم است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۴۳	ہر چیز کہ جسم را در ان لذت است روح را ازان الم است و بالعکس
〃	درین نشاۃ روح نیز حکم جسم پیدا کردہ در عوام کالانعام
〃	وائے ہزار وائے اگر روح ازین گرفتاری خلاص نشود بوطن اصلی خود رجوع نہ نماید
۴۴	از بیماری روح است کہ الم خود را لذت و لذت خود را الم مے انگارد و در رنگ صفرائی
۴۴	اگر در دنیا درد الم و مصیبت نمے بود بجوے نمے ارزید
〃	تلخی حوادث در رنگ تلخی دارو ئے نافع است
〃	در دعوتہائے عامہ کہ طعام بے خلوص مے چرند بسبب شکوی جماعت از طعام خوران شکستگی دل صاحب طعام حاصل میگردد ہمین شکستگی ظلمت طعام را ازالہ مے نماید و در معرض قبول مے آرد
〃	عبادت عبارت از تذلل و انکسار است
〃	مقصود از خلقت انسانی خواری اوست علی الخصوص مسلمانان کہ دنیا سجن ایشان است
〃	آدمی را از عشق محنت کشی چارہ نبود
۴۵	**مکتوب شصت و پنجم** در تاسف بر ضعف اسلام و تحریض بر تقویت اہل اسلام و اجراء احکام
〃	حدیث الاسلام بدء غریبا الخ
〃	غربت اسلام بحدے رسیدہ کہ کفار بر ملا طعن اسلام مے نمایند و مسلمانان از اجراء احکام اسلام ممنوع اند
〃	و خبر است لن یؤمن احدکم حتی یقال اعبوق
〃	از اصحاب کہف غیر از حیرت علی دیگر نمایان نیست
〃	جہاد قولی
۴۶	قول خواجہ احرار کہ اگر من شانیخے کنم ہیچ شیخے در عالم مرید نیاید امر اکار دیگر فرمودہ اند و آن ترویج شریعت است
〃	حدیث من احب اخاہ فلیعلم ایاہ
۴۷	**مکتوب شصت و ششم** در مداحی طریقہ نقشبندیہ و بیان افضلیت بر دیگران
〃	طریق حضرت خواجگان مبنی بر اندراج نہایت در بدایت است
〃	این طریق بعینہ طریق اصحاب کرام است
〃	اصحاب کرام در اول صحبت خیر البشر ان میسر شد
۴۸	کہ اولیاء امت را در نہایۃ النہایت ثمرہ ازان دست میدہد
۴۷	فضائل حضرت حمزہ بسبب شرف صحبت از اویس قرنی افضل است
〃	بہترین قرن قرن اصحاب است
〃	عنبا دینی اسپ معاویہ رض از عمر بن عبد العزیز بمراتب بہتر است
〃	سلسلہ حضرات خواجگان سلسلۃ الذہب است
〃	مزیت این طریق بر طرق دیگران در رنگ مزیت قرن اصحاب است بر سائر قرون
۴۸	حضرت خواجہ نقشبند میفرمودند کہ ما فضلیانیم
〃	**مکتوب شصت و ہفتم** در سفارش مخالجی
〃	در اظہار حق نوعے از مرارت است اگرچہ بحسب شدت و ضعف متفاوت باشد
〃	خیلے سعادتمندی مے باید کہ مرارت اظہار حق را در رنگ شہد بیاشامد
〃	تلوینات احوال از لوازم امکان است
〃	بیچارہ ممکن گاہے مغلوب جلال است و گاہے محکوم جمال
〃	تلاقی المومن باین اصبعین من اصابع الرحمن الخ
۴۹	**مکتوب شصت و ہشتم** در بیان آنکہ تواضع از ارباب غنا مے باید و استغنا از ارباب فقر
〃	انکار نمودن بر مکتوب الیہ لفظ نمودہ مے آید را
〃	اتقیاء امت از تکلف بری اند
〃	التکبر مع التکبر صدقۃ
〃	خواجہ نقشبند را شخصے گفت کہ متکبر است فرمودند کہ تکبر من از کبریای اوست
〃	حدیث رب اشعث الخ
〃	مقصود از آشنای فقر اطلاع بر عیوب نفس نہ است و ظہور رذائل مخزونہ
۵۰	**مکتوب شصت و نہم** در بیان تواضع کہ موجب رفعت است و در بیان آنکہ نجات وابستہ بمتابعت اہل سنت است
۵۱	**مکتوب ہفتادم** در بیان آنکہ آدمی را جامعیت او سبب بعد او ست چنان کہ سبب قرب اوست
〃	جامعیت سبب قرب است بواسطہ تمامیت مرات و قابلیت ظہور مر جمیع اسماء و صفات را

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۵۱	حدیث لا یسعنی ارضی ولا سمائی
〃	جامعیت انسان سبب بعد است سبب احتیاج او بہر جزئی از جزئیات عالم
〃	بہترین ہمہ موجودات انسان است و بدترین ہمہ کائنات ہم او
۵۲	بیان او انمودن آنکہ در اموال نامیہ و انعام سائمہ آفات و اسباب عدم گرفتاری باموال و انعام دانستن
〃	طعام لذیذ بسجہ نیت باید خورد و لباس نفیس بکرام قصد باید پوشید
〃	خذوا زینتکم عند کل مسجد
〃	اگر حقیقت نیت میسر نشود خود را بہ تکلف برین نیت باید آورد
〃	حدیث فان لم تبکوا فتباکوا
〃	در جمیع امور بمقتضاے فتوی علماء و بہ شعار زندگانی باید کرد
〃	**مکتوب ہفتاد و یکم** در بیان آنکہ شکر منعم بر منعم علیہ واجب است
۵۲	بر اغنیا نسبت بہ فقرا چند در چند شکر واجب است
〃	فقرا این امت پیش از اغنیا بہ پانصد سال در بہشت خواہند در آمد
۵۲و۵۳	شکر منعم تعالی اولاً بتصحیح عقاید است موافق آرای اہل سنت و ثانیا باتیان احکام علمیہ و ثالثا بتزکیہ بر طبق سلوک صوفیہ
۵۳	وجوب رکن اخیر استحسانی است بخلاف رکنین اولین
〃	علے کہ مخالف این ارکان ثلاثہ است داخل معصیت است و نافرمانی
〃	ریاضات براہمہ ہند و فلاسفہ یونان چون بر رفق شرائع انبیا واقع نشدہ اند از اعتبار ساقط اند
〃	**مکتوب ہفتاد و دوم** در بیان آنکہ جمع ساختن دین با دنیا دشوار است اگر ترک حقیقی میسر نشود از ترک حکمی چارہ نیست
〃	مراد از ترک حکمی
〃	کسے را اگر این قسم ترک حکمی ہم میسر نشود آن کس حکم منافق دارد و صورت ایمان در آخرت سودمند نخواہد گشت
۵۴	سفارش در تخلیص بعضے از زندان
〃	**مکتوب ہفتاد و سیوم** در مذمت دنیا و ابنائے آن و در نکوہش تحصیل علوم غیر نافع و اجتناب از فضول مباحات و تحریض بر خیرات
〃	ای فرزند دنیا محل ابتلا است ظاہر او را بانواع

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	مزخرفات مزین ساختہ اند الخ
۵۴ و ۵۵	و دنیا فی الحقیقت جیفہ است عطر اندودہ و مزبلہ است پر از ذباب دودودہ الخ
۵۵	حدیث ما الدنیا والآخرۃ الا ضرتان الخ
〃	ای فرزند ہیچ میدانی کہ دنیا چیست الخ
〃	علو میکہ با آخرت کار نیابید ہم از دنیا اند
〃	حکم تحصیل نجوم و منطق و فلسفہ و ما یناسب ذلک
۵۶	از فضول مباحات اجتناب باید نمود و از مباحات بقدر ضرورت اکتفا باید کرد
〃	اکابر نقشبندیہ عمل بعزیمت اختیار کردہ اند و از رخصت اجتناب
〃	پا از دائرہ مباحات بیرون نباید نہاد و بمحرمات و مشتبہات نباید رفت
〃	دائرہ تنعمات بامور مباحہ را پر وسیع ساختہ اند
〃	کدام عیش برابر آن است کہ مولای این کس از کردار شش راضی باشد و کدام حجاب برابر است کہ آقای او از اعمال او در سخط باشد
〃	این کس بندہ است محکوم او را بسر خود ساختہ اند نگذارد کہ فردا غیر از ندامت نخواہد بود الخ
۵۷	وجود والدین از جملہ انعامات حق است
〃	بکدام عذر امروز را بہ فردا باید انداخت آرے اگر کارہائے دنیا را بر فردا انداز ندیس مستحسن است
〃	در وقت جوانی اندک عمل را آن قدر اعتبار است کہ در وقت پیری چند در چند آنرا اعتبار نیست
〃	مقصود از خلقت انسانی لہو و لعب نیست بلکہ ادائے وظائف بندگیست الخ
〃	عبادتے کہ شرع محمدی بآن ناطق است و مقصود از آن منافع عباد است و بحق تعالی ہیچ از آن عائد نشود بجان مے باید او را کرد الخ
۵۷ و ۵۸	اگر ابنائے دنیا کسی از متعلقان زیر دست خود را سجدہ متے مامور سازد و حکم او را آن زیر دست چہ بلا عزیز مے دارد چہ بلاشد عظمت خداوندی و عظمت آن شخص در نظر کمتر می آید شرم مے باید کرد الخ
۵۸	ای فرزند اگر شخصے کہ کذب او را بارہا تجربہ کردہ اند بگوید کہ اعدا بر فلان قوم شب خون خواہند ریخت عقلاء آن قوم پے محافظت خود میشوند
	مخبر صادق علیہ السلام از عذاب اخروی خبر داد
	ساختہ است متاثر نمیشوند چہ ایمان است الخ
۵۸	از سر نو تجدید ایمان باید کرد
〃	حدیث جددوا ایمانکم الخ
۵۹	طریقے سہل از برائے ادائے زکوٰۃ
〃	نفس بالذات بسیار بخیل است
〃	در ادائے حقوق عباد سعی بلیغ مبذول دارند
〃	احکام شرعیہ را از علماء آخرت باید استفسار کرد
〃	از علماء دنیا کہ علم را وسیلہ مال و جاہ ساختہ اند دور باید بود مگر آنکہ علماء متقی پیدا نشود بقدر ضرورت
〃	بایشان باید پرداخت
〃	ما را با ابنائے دنیا چہ مناسبت
۶۰	مقصود علم است نہ مجرد علم ہمچو علم طبیبے کہ علم مدارد مرض خود دارد تا نخورد صحت نیابد
〃	حدیث ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ
〃	اثبات سابق بسبب قلت صحت اگرچہ ثمرہ نداده باشد اما امید کہ حق تعالی ببرکت آن در آخر بتوفیق مرضیات خود موفق گرداند
〃	رشتہ محبت این طائفہ از دست نباید داد و التجاد و تضرع باین قوم شعار خود باید ساخت کہ حق سبحانہ الخ
	عشق آن شعلہ است کہ چون برافروخت الخ
۶۰	**مکتوب ہفتاد و چہارم** در تحریض بر محبت فقراء بصحبت باتباع شریعت
〃	محبت فقراء و توجہ بایشان سرمایہ سعادت است
۶۱	لانہم جلساء اللہ وہم قوم لا یشقی جلیسہم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح بصعالیک المہاجرین وقال صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث مدفوع بالابواب الخ
〃	خدا یونشائین نسبتیست مخصوص بحق جل و علا
	حق تعالی روز قیامت ندا در دہد لمن الملک الیوم الخ
〃	ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الخ
〃	دران روز نکرہ فعل پسندد و قول الخ
〃	تتمہ نصیحت اتباع صاحب شریعت الخ
〃	دنیا منبوذہ حق است و مقدر و بیان بیوفائی دنیا

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۶۲	**مکتوب ہفتاد و پنجم** در تحریض بر متابعت سید کونین اولا بتصحیح عقائد و ثانیا بدانستن احکام فقہیہ و در بیان آنکہ از حق سبحانہ حق را تعالے و تقدس باید طلبید
〃	نقد سعادت منوط بمتابعت پیغمبر ما است بر نہجیکہ اہل سنت فرموده اند اولا بتصحیح عقائد موافق آرائے ایشان باید کرد ثانیا علم حلال و حرام و فرض و واجب و سنت حاصل باید نمود تا بعد ازان طی این علم قدرے بیسر آید
〃	دنیائے دنی کرائے آن نمیکند کہ آن را از مطالب شمرند
〃	قبلہ توجہ را متعدد نباید ساخت کہ ہر کہ بکجا ہمہ جا دہر کہ ہمہ جا ہیچ جا نیست
۶۳	**مکتوب ہفتاد و ششم** در بیان آنکہ ترقی وابستہ بتقوی است و در تحریض بر ترک فضول مباحات و در بیان آنکہ اجتناب از محرم دو قسم است
〃	مدار نجات بر دو جزو آمد امتثال اوامر و انتہا از نواہی معظم ترین این دو اخیر است
〃	حدیث ذکر رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبادۃ الخ
۶۳	حدیث ہلاک دینکم الورع
۶۳	فضیلت انسان بر ملک از جزو اخیر است و ترقی بر مدارج قرب ہم ازین جزو ثابت چہ ملائکہ در جزو اول شریک اند
〃	ارخاء عنان در مباحات بہ مشتبہ میرساند و مشتبہ بمحرم
	حدیث من حام حول الحمی الخ
۶۳ و ۶۴	پس در حصول کمال ورع و تقوی اکتفاء از مباحات بقدر ضرورت لابد آمد و آن ہم مشروط بہ نیت ادائے وظائف بندگی ورنہ آن قدر ہم وبال است
۶۴	اجتناب از محرمات لازم ساختہ دائرہ فضول مباحات را تنگ تر باید ساخت و درین از نکاب نیز ناد م باید بود المطیعین انکسار العاصین احب الی من صولۃ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
٦٤	اجتناب از محرم و قسم است قسمی بحقوق اللہ تعالے تعلق دارد و قسمی بحقوق عباد و رعایت قسم ثانی اہم تر است
〃	حدیث من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء الخ
٦٥	مدح بلدہ لاہور و بودن آن بمنزلہ قطب ارشاد نسبت بسائر بلاد ہندوستان
〃	حدیث لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین الخ
〃	سفارش بعضی از احباب
〃	**مکتوب ہفتاد و ہفتم** در بیان آنکہ عبادات خدائے بیچون و بیچگون کے میسر شود
٦٦	عبادت خدائے بیچگون وقتے میسر شود کہ از رقیت تمام ماسوائے آزاد شد و قبلہ توجہ جز ذات احدیت ہیچ نماند دلیل بر صدق این توجہ استواء انعام و ایلام است
〃	عبادتے کہ بر غبت و رہبت تعلق دارد فی الحقیقت آن عبادت عبادتِ خود است۔ حصول این دولت الخ
〃	در ولایت رو بحق است و چون بہ نبوت فرود می آرند بہان نور آرند و ہمان کمال را با توجہ خلق جمع مے کند
〃	از ینجا بعضے گفتہ اند کہ ولایت نبی افضل است از نبوت او۔
〃	شریعت ہر پیغمبر مناسب ولایتِ او باشد
٦٦و٦٧	سوال و جواب
〃	**مکتوب ہفتاد و ہشتم** در بیان سفر در وطن و سیر آفاقی و انفسی و در بیان آنکہ حصول این دولت وابستہ باتباع صاحب شریعت
٦٧	است۔ حب الوطن من الایمان نقد وقت است
〃	سفر در وطن از اصول نقشبندیہ است چہ شغلے این درین طریق ابتدائے میسر نے گردد
٦٨	جمعے را اگر خواہند مجذوب سالک گردانند در سیر بیرونی می اندازند و بعد از تمام آن در سیر انفسی۔

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
٦٨	وصول باین دولت عظمیٰ وابستہ باتباع سید اولین و آخرین است تا تمام خود را در شریعت گم نسازد و بوئے ازین دولت نیابد
〃	با وجود مخالفت شریعت اگرچہ برابر سر موئے باشد بالفرض اگر احوال و مواجید است داخل استدراج است
〃	حیوٰۃ چند روزہ را در مرضیات حق تعالے باید صرف نمود ورنہ چہ زندگانی است و کدام عیش
〃	با وجود علم حضور حق چہ بلا شد ہیچ باک نمیکنند
〃	بحکم حدیث جددوا ایمانکم الخ و ہر آنے تجدید ایمان باید کرد۔
〃	حدیث ہلک المسوفون
〃	فرصت را غنیمت باید شمرد
٦٩	از درویشانے کہ در شریعت قدم راسخ دارند و از عالم حقیقت نیک شناسا اند ہمتے باید طلبید و مددے بایدست تا عنایت حق از دریچۂ شان ظاہر شدہ بجانب خود کشد
〃	تا سر موئے راہ مخالفت شریعت کشادہ است محل خطر است تمام راہائے مخالفت را مسدود باید ساخت
〃	اعتراض بر اہل اللہ خصوصاً کہ اہم پیری و مریدی در میان باشد نباید کرد و از اہم قاتل باید شمرد
〃	سفارش بعضی از احباب
٦٩	**مکتوب ہفتاد و نہم** در بیان آنکہ این شریعت جامع شرائع ماتقدم است
〃	محمد صلے اللہ علیہ وآلہ جامع جمیع کمالات اسمائے و صفاتی است
٧٠	قرآن مجید خلاصہ جمیع کتب سماوی است
٧٠	شریعت آن سرور زبدۂ جمیع شرائع ماتقدم است
〃	و اعمال آن منتخب از اعمال شرائع سابقہ و اعمال ملائکہ
〃	تصدیق باین شریعت و اتیان باعمال آن تصدیق جمیع شرائع است و اتیان باعمال آن شرائع و ہمین است وجہ خیریت این امت
〃	تکذیب این شریعت و عدم اتیان باعمال آن تکذیب است مر جمیع شرائع را و عدم اتیان

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	است بمقتضائے آنہا
٧٠	انکار آن سرور انکار است از جمیع کمالات و تصدیق او تصدیق است بجمیع آنہا
〃	منکر آن سرور بدترین امم است
〃	الاعراب اشد کفرا و نفاقا الخ
〃	سفارش بعضے از احباب
٧١	**مکتوب ہشتادم** در بیان آنکہ فرقہ ناجیہ از ہفتاد و سہ فرقہ فرقہ اہلسنت است
〃	ہر فرقہ از ہفتاد و سہ مدعی اتباع شریعت است و جازم نجات خود
٧١	و لیکن کہ پیغمبر علیہ السلام بر تمیز فرقہ واحدہ ناجیہ فرمودہ است آنست الذین ہم علی ما انا علیہ و اصحابی
〃	ذکر اصحاب با وجود کفایت بذکر صاحب شریعت برائے آنست کہ بدانند کہ طریق من ہمان طریق اصحاب است و نجات منوط باتباع ایشان و بس
〃	اطاعت رسول عین اطاعت حق است و معصیت رسول عین معصیت حق
〃	جماعہ کہ اطاعت خدا را خلاف اطاعت رسول تصور کردہ اند در حق شان وارد است یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ الخ
٧٢	دعوی اتباع آن سرور نمودن بخلاف اتباع اصحاب دعوی باطل است
〃	و یحسبون انہم علی شیء الا انہم ہم الکاذبون مطابق حال ایشان است
〃	شک نیست فرقہ کہ ملتزم اتباع اصحاب اند اہلسنت اند
〃	شیعہ و خوارج از اتباع اصحاب محروم اند
〃	معتزلہ مذہب محدث دارند
〃	طعن کردن در اصحاب طعن کردن است بر پیغمبر علیہ السلام
〃	شرائع کہ از راہ قرآن و حدیث بما رسیدہ است بتوسط نقل اصحاب است ہرگاہ ایشان مطعون باشند نقل ایشان نیز مطعون بود
〃	سوال از جانب طاعنان اصحاب و جواب آن
٧٣	احتمال تفقیہ در مادہ اسد اللہ از بسکی عقل

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	است عقل صحیح هرگز تجویز نمیکند الخ
۷۳	از توقیرے که حضرت پیغمبر علیه الصلوة والسلام خلفائے ثلثه را میکردند چه جواب خواهند داد
۷۳	تنقیح جواب سوال سابق
۷۴	باآنکه گوئیم که قران جمع حضرت عثمان است الخ
〃	سوال نمودن شخصی از مجتهد شیعه و جواب آن
〃	در روز رحلت آن سرور علیه الصلوة والسلام سی وسه هزار اصحاب حاضر بودند بطوع و رغبت بحضرت صدیق بیعت کردند الخ
〃	وجه توقف حضرت امیر در ابتدا
۷۴ و ۷۵	اختلافاتے که میان اصحاب واقع شده از هوائے نفسانی نه بود بلکه مبنی بر اجتهاد است
۷۵	قول امام شافعی رحمه الله تعالی
〃	سفارش بعضے از احباب
〃	**مکتوب هشتاد و یکم** در تحریض بر ترویج اسلام و بیان ضعف و زبونی اسلام و مسلمانان
〃	نزدیک بیک قرن است که زبونی اسلام به نهجی قرار یافته که اهل کفر میخواهند که احکام اسلام بالکلیه زائل گردند الخ
〃	ذبح بقره در هندوستان از اعظم شعار اسلام است
۷۶	در ابتدا ر پادشاهت اگر مسلمانی رواج یافت فبها و نه کار بر مسلمانان بسیار مشکل خواهد شد
〃	**مکتوب هشتاد و دوم** در بیان آنکه سلامتی قلب بے نسیان ماسوائے حق جل وعلا متصور نیست
〃	**مکتوب هشتاد و سوم** در تحریض بر جمع کردن جمعیت ظاهر و باطن را بشریعت و حقیقت
۷۷	هرچه جز عشق خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است
〃	ظاهر را بطاهر شریعت و باطن را بمواره باحق جل وعلا داشتن کار عظیم است بلکه استقامت بر ظاهر شریعت نیز عزیز الوجود است
۷۷	**مکتوب هشتاد و چهارم** در بیان آنکه شریعت و حقیقت عین یکدیگرند و علامت وصول بحق الیقین مطابقت علوم آن مقام است با علوم شریعت

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۷۷	هرچند هرچه گفته شود از دوست نه سخن و لیکن چون آن سخن را بنحوے از مناسبت الخ
۷۷	المقصود شریعت و حقیقت از یکدیگر جدا نیستند فرق اجمال و تفصیل است و استدلال و کشف
۷۸	احکام و علوم که بموجب شریعت معلوم شده اند بعد از تحقق بحقیقت حق الیقین بتفصیل منکشف میگردند و تکلف عمل از میان بر می خیزد
〃	علامت وصول بحقیقت حق الیقین مطابقت علوم آن مقام است بعلوم شریعت تا سر مو مخالفت است دلیل است بر عدم وصول
〃	هر خلاف که شبه شریعت در علم و عمل از هر که واقع شده است مبنی بر سکر وقت است که در اثنار راه باشد منتهیان را صحو است
〃	در عبارت بعضی از مشایخ واقع است شریعت پوست حقیقت است و حقیقت مغز شریعت این عبارت هرچند از بی استقامتی متکلم خبر میدهد لیکن تواند بود که مراد ش آن باشد که مجمل الخ
〃	سائلی از حضرت خواجه سوال کرد که مقصود از سیر و سلوک چیست فرمودند الخ
〃	سفارش بعضے از احباب
۷۹	**مکتوب هشتاد و پنجم** در ترغیب برانیان اعمال صالحه
〃	آدمی را همچنانکه از درستی اعتقادات چاره نیست از انیان اعمال صالحه نیز چاره نیست
〃	جامع ترین عبادات نماز است
〃	الصلوة عماد الدین الخ
〃	کسے را که بر مواظبت نماز موفق سازند از فحشا و منکر باز دارند الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر ورنه صورت صلوة است نه حقیقت
〃	کار آن است که با وجود مخاطره کرده شود
〃	بیان سبب اعتبار صلاح جوانان
〃	حدیث عبادة فی الهرج کهجرة الی
〃	صحبت اهل غنا و تنعم سم قاتل است
۸۰	حدیث من تواضع لغنی لغناه ذهب ثلثا دینه

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۸۰	**مکتوب هشتاد و ششم** در بیان سلامتی قلب از ما دون حق سبحانه و تعالی
〃	آنچه بها و شما لازم است سلامتی قلب است اگر گفتاری ما دون حق و این بر تقدیرے است که غیر او را بر دل گذرے نبود اگرچه هزار سال حیات یابد
۸۰	سفارش بعضی از احباب
〃	**مکتوب هشتاد و هفتم** در بیان آنکه چه سعادتست که دوستان حق کسی را قبول فرمایند
۸۱	هم قومٌ لا یشقی جلیسهم بالجمله صحبت ایشان را غنیمت شمرند
۸۱	**مکتوب هشتاد و هشتم** در بیان آنکه چه نعمتے است که کسی با ایمان و صلاح موئی سیاه خود را سفید کرده باشد و در جوانی خوف غالب یابد و در پیری رجا
〃	حدیث من شاب شیبة فی الاسلام فهو له
〃	**مکتوب هشتاد و نهم** در عزا پرسی
〃	آدمی را بحکم کل نفس ذائقة الموت از مرگ چاره نیست - بموت مشتاقان را تسلی میدهند و او را وسیله وصول دوست بدوست میگردانند
〃	حدیث المیت کالغریق المتغوث الخ
۸۲	از مرگ دیگران عبرت باید گرفت
〃	نعمتهای دنیوی را اگر اندک اعتباری بودے برابر سر موی بر کفار بدکردار تجویز نمی فرمودند
〃	**مکتوب نودم** در ترغیب بر آنکه بکلیت متوجه حق سبحانه باید بود امروز حصول این دولت وابسته بتوجه این طبقه علیه نقشبندیه است
〃	نصیحتے که بجان و مخلصان کرده شود همه آن است که اقبالی بجناب قدس خداوندی عز شانه میسر گردد و اعراضے از ما دون او تعالی حاصل آید
〃	در طریق این بزرگواران اندراج نهایت است در بدایت
〃	در اول صحبت آن بخشند که منتهیان را در نهایت بدست می افتد طریق ایشان طریق اصحاب کرام است

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۸۳	**مکتوب نود و یکم** در بیان آنکہ تصحیح عقائد و اتیان اعمال صالحہ ہر دو جناح اند از برائے طیران عالم قدس و مقصود از اعمال تزکیۂ نفس است
〃	تا نفس مزکے نشود ایمان حقیقی میسر نہ شود سلمنا قلب وقتی میسر آید کہ فرضاً اگر ہزار سال گذرد غیر را در دل گذرے نبود
〃	**مکتوب نود و دوم** در بیان آنکہ اطمینان دل بذکر است نہ باستدلال
۸۴	پائے استدلالیان چوبین بود
〃	پائے چوبین سخت بے تمکین بود
〃	در ذکر کسب مناسبت است با آنجناب ہر چند ہیچ مناسبت نیست لیکن یک قسم علاقہ در میان ذاکر و مذکور پیدا می شود
〃	ذکر گو ذکر تا ترا جان است پاکی دل ز ذکر رحمان است
〃	**مکتوب نود و سیوم** در بیان آنکہ در جمیع اوقات بذکر الٰہی باید پرداخت
〃	**مکتوب نود و چہارم** در بیان آنکہ آدمی را از تصحیح عقائد و اتیان اعمال چارہ نیست تا باین دو جناح طیران عالم قدس نماید
۸۵	**مکتوب نود و پنجم** در بیان آنکہ آدمی نسخہ ایست جامع و قلب او نیز بر صفت جامعیت مخلوق است و اقوال بعضی از مشائخ کہ در مرتبہ سکر و وسعت قلب واقع شدہ است محمول بر توجیہات اند و آنکہ صحو افضل است از سکر۔ حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ
〃	قول بعضی از مشائخ اگر عرش و مافیہ در زاویہ قلب عارف اندازند ہیچ محسوس نشود زیرا کہ الخ
۸۶	اما ارباب صحو از مشائخ میدانند کہ این حکم مبنی بر سکر است الخ
〃	بیان منشاء غلطی اہل سکر در بیان وسعت قلب۔ و نیز از غلبہ سکر است
〃	قول بعضی کہ جمع محمدی اجمع است از جمع الٰہی
〃	اگر فرق می کردند در میان حقیقت وجوب و صورت وجوب چنین حکم نمیکردند
〃	باید دانست ہر چہ از احکام شرکیہ است از مقام

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	ولایت است و ہر چہ از صحو از مقام نبوت است
۸۷	بسطامیہ سکر را بر صحو تفضیل میدہند شیخ بسطام گوید لوائی اذا فرمن لوائی محمد
	و بیان منشاء این قول
〃	نزد این فقیر امثال این سخنان دور از کار مینمایند
〃	لاجرم نبوت افضل باشد از ولایت اگرچہ ولایت نبی باشد۔ پس صحو افضل است از سکر۔
〃	صحو تنہا کہ عوام الناس را است از مبحث خارج است صحوے کہ متضمن سکر است البتہ افضل است از سکر
〃	علوم شرعیہ سراسر صحو است و مخالف آن علوم ہر چہ باشد از سکر است
〃	معنی حدیث لایسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن
۸۸	**مکتوب نود و ششم** در منع و زجر بر تسویف و تاخیر و در تحریض بر متابعت شریعت
〃	بہترین اوقات را کہ عنفوان جوانی است
	در بہترین اعمال کہ طاعت مولی است باید صرف نمود
〃	از محرمات و شبہات اجتناب باید کرد و ادائے زکوٰۃ بر تقدیر نصاب نیز لازم است
〃	حق تعالیٰ از کمال کرم خویش در تمام روز شب پنج وقت از برائے عبادت معین ساخت و زکوٰۃ ربع عشر مقرر فرمود
〃	خیلے بے انصافی است کہ در نصف گھڑی
	دو گھڑی صرف طاعت نشود و از چہل سہم یک سہم بہ فقرا ادا نیابد
〃	در جوانی قلیل را بہ کثیر می برد ارند فردا کہ بار ذل عمر رسانند غیر ندامت محصل نخواہد بود و بسا است کہ تا فردا نگذارند
۸۹	امروز شیطان بغرور کرم و عفو خداوندی در مداہنت و مساہلے اندازد
〃	دار دنیا محل آزمایش است دشمن و دوست مخلوط اند روز قیامت دشمن را از دوست جدا خواہند نمود و قرعہ رحمت بنام دوستان خواہند انداخت
〃	ظلمات معاصی و عدم مبالات باحکام شرعیہ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	نور ایمان را سلامت نگذارد
۸۹	اصرار بر صغیرہ بکبیرہ میرساند و اصرار بر کبیرہ بہ کفر۔
۹۰	**مکتوب نود و ہفتم** در بیان آنکہ مقصود از عبادات مامور بہ تحصیل یقین است
۹۰	ہمچنانکہ مقصود از خلقت انسانی ادای عبادات است مقصود از عبادات تحصیل یقین است کہ حقیقت ایمان است گویا ایمانے کہ قبل از ادائے عبادت است صورت ایمان است نہ حقیقت آن
۹۰	مقصود از فنا و بقا ہمین یقین است و بس اگر از فنا فی اللہ و البقا باللہ معنی دیگر خواہند کہ بحلول تعلق دارد الحاد است
〃	قول ابراہیم بن شیبان در بیان معنی فنا و بقا
〃	فنا فی اللہ عبارت از فنا در مرضیات او سبحانہ
91	**مکتوب نود و ہشتم** در ترغیب بر رفق و ترک عنف بایراد ہژدہ احادیث شریفہ
۹۶	بقائے دنیا اندک است و عذاب آخرت شدید و دوائی عقل در اندیشہ را کار باید فرمودہ الخ
〃	مخبر صادق ہر چہ فرمودہ است مطابق نفس الامر است ہزل و ہذیان نیست
〃	خواب خرگوش تا چند خواہد بود افحسبتم انما خلقناکم الخ
۹۶ و ۹۷	**مکتوب نود و نہم** در جواب استفسارے از کیفیت دوام آگاہی و جمع آن با حالت نوم
۹۷	تمہید مقدمہ برائے جواب این اشکال
〃	روح انسانی را پیش از تعلق باین جسم راہ ترقی مسدود بود و لیکن استعداد عروج در نہاد او موجود بود
〃	حق سبحانہ و تعالیٰ آن جوہر نورانی را باین پیکر ظلمانی جمع فرمودہ و از برائے تحقق این انتظام میان ہر دو نسبت تعشق داد
〃	پس روح بواسطہ این نسبت جبی خود را فراموش ساخت اللہ تعالیٰ انبیاء را مبعوث فرمود و بتوسل شان بخود دعوت نمود و فمن رجع فقد فاز و من لم یرفع رأسہ فقد ضل
۹۸	جواب آن اشکال بعد تمہید مقدمہ

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۹۸	تا زمانیکہ اجتماع روح و نفس بر پاست غفلت
	ظاہر عین غفلت باطن است و چون این
	انتظام خلل پذیرد غفلت ظاہر در حضور باطن
	تاثیر نکند۔ و این را بمثالے واضح نمودہ اند
//	فرق درمیان منتہی مرجوع للدعوۃ و مبتدی
	باآنکہ ہر دو متوجہ بخلق اند بچہار وجہ بیان نمودہ
۹۹	اند۔ اقوال مشائخ در تعیین مقام دعوت
//	حدیث تنام عینای ولا ینام قلبی
//	حدیث لی مع اللہ وقت الخ
۱۰۰	**مکتوب صدم** در جواب سوال از قول
	شیخ عبد الکبیر یمنی کہ خدا عالم بغیب نیست
//	فقیر را تاب استماع امثال این سخنان اصلا
	نیست قائل اینہا ہر کہ باشد
//	ما را کلام محمد عربی در کار است نہ کلام محی الدین
	عربی، را بفص کار است نہ بفص الخ
//	نفی علم غیب کردن از و سبحانہ فی الحقیقت تکذیب
	است مر حق را تعالی و تقدس
//	غیب را معنی دیگر گفتن از شناعت نے برارد
	منصور اگر انا الحق گوید و بسطامی سبحانی
	معذور اند در غلبات احوال
//	اگر متکلم این کلام ملامت خلق و نفرت
	اینہا مراد داشتہ باشد نیز قبیح است از برائے
//	ملامت راہہا بسیار است و چون در تاویل
	این کلام سخن کردہ اند و استفسار نمودہ بحکم
	سوالے را جوابے باید الخ
۱۰۱	توجیہ اول مر قول شیخ عبد الکبیر یمنی را آنکہ
//	گفتہ اند الخ۔ توجیہ دیگر و ایراد دو اشکال بر آن
//	توجیہ ثالث و اعتراض بر آن
۱۰۲	**مکتوب صد و یکم** در رد بر جماعہ کہ کاملان
	را ناقص تصور کردہ زبان اعتراض دراز
//	می نمایند۔ ہر اعتراضیکہ بر نفس ورزمان
	امارگی دارند مسلم است اما بعد از حصول
	اطمینان مجال اعتراض نیست الخ
//	بسا است کہ جاہلان نفس مطمئنہ را آمارہ تصور
	کردہ احکام امارگی اجرا می نمایند
//	کفار انبیا را در رنگ سایر البشر دانستہ از
	کمالات نبوت انکار نمودہ اند
//	**مکتوب صد و دوم** در بیان آنکہ حرام

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۰	در قرض بسود مجموع است نہ زیادت فقط
۱۰۳	بعد از رجوع بہ کتب فقہ ظاہر گشت کہ در شرع
	ہر عقد یکہ در و فضل است نیز ربا است
//	حرمت ربا بنص قطعی ثابت شدہ است
	شامل است محتاج و غیر محتاج را
//	بسیارے از روایات قنیہ اعتماد را شایان
	نیست و مخالف است بروایات کتب معتبرہ
//	و اگر از محتاج عامتر گرفتہ شود پس موردے
	برائے حکم حرمت ربا پیدا نشود
//	و بر تقدیر تسلیم عموم احتیاج گوئیم الخ
۱۰۳ و ۱۰۴	و نزد کمیت احتیاج میت مقصور بر کفن
	ساختہ اند و طعامے بر و حانیت پختن داخل
	احتیاج ندانستہ اند
۱۰۴	طعام بر و حانیت پختن از قرض بسود و خوردن
	و خوردن آن حرام است
//	چرا کسے بخت یار کند کہ آخر بار تکاب ممنوع مبتلا
	باید شد۔ و درین زمان بے شبہ پیدا نشود
//	حلال را حلال دانستن و حرام را حرام دانستن
	در حلال و حرام قطعی است کہ انکار آن بکفر
//	مے کشد۔ اہل ورع بر خصت امر نمی کنند
	و بعزیمت دلالت می نمایند
۱۰۴ و ۱۰۵	مفتیان لاہور حسیاج را داخل دادہ حکم بحلیت
	کردہ اند الخ
//	بہر حال روایت قنیہ مجوز استقراض بسود است
	مر محتاج را نہ دیگران را
//	اگر کسے گوید کہ محتاج این طعام را شاید بہ نیت الخ
.	گوئیم اگر بہ نیت اطعام الخ
۱۰۵	اگر اقسام احتیاج ازین قبیل دیگر ہم پیدا شود
	بہ برکت تقوائے مندفع شود
//	**مکتوب صد و سیوم** در بیان معنے عافیت
	و طلب کردن قاضی از برائے سر ہند
//	معنی عافیت سوائے معنے متبادر
۱۰۵ و ۱۰۶	**مکتوب صد و چہارم** در عزا یعنی ماتم
	پرسی۔ ہر چند مصیبتی کہ رسیدہ شدید است
	اما بند گیست غیر از رضی بودن از فعل مولے
	چارہ نیست
۱۰۶	از برائے بودن نیاوردہ اند از برائے کار کردن
	آوردہ اند کار باید کرد

نمبر صفحہ	
۱۰۶	اگر کار کردہ رفت با دشاہ است
//	الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب
//	موتی را بدعا و استغفار و تصدق امداد نمایند
//	حدیث ما المیت فی القبر الا کالغریق الخ
//	**مکتوب صد و پنجم** در بیان آنکہ مریض تا از
	مرض بہ نشود ہیچ غذائے او را سود مند نیست
//	آدمی تا بمرض قلبی مبتلا است ہیچ عبادتی او را
	نافع نیست بلکہ مضر است
۱۰۷	حدیث رب تال للقرآن الخ
//	حدیث رب صائم لیس لہ من صیامہ الخ
//	مرض قلبی عبارت از گرفتاری بغیر حق است
//	ہر کسے ہر چیز را کہ میخواہد برائے خود میخواہد پس
	فی الحقیقت معبود او ہوائے اوست
//	بر علما و حکما ازالہ این مرض لازم است
//	**مکتوب صد و ششم** در بیان آنکہ محبت
	این طائفہ کہ متفرع بر معرفت ایشان است
	از اجل نعم خداوندیست
//	شیخ الاسلام ہروی میفرماید الٰہی چیست کہ
	دوستان خود را کردی الخ
//	بغض این طائفہ سم قاتل است
//	شیخ الاسلام فرمود الٰہی ہر کرا خواہی بر اندازی
	اورا با ما در اندازی
//	بے عنایات حق و خاصان حق
	گر ملک باشد سیاہ ہتش ورق
۱۰۸	**مکتوب صد و ہفتم** در جواب ہا و سوالہا
//	سوال اول سبب چیست کہ از اولیا از متقدمین
	کرامات و خوارق بسیار ظہور میکرد و بخلاف
	بزرگان این زمان
//	جواب اگر مقصود از این سوال الخ آن
//	خوارق نہ از ارکان ولایت اند و نہ از شرائط
//	کثرت خوارق بر افضلیت دلالت نمیکند
//	تواند کہ از ولی اقرب ظہور خوارق اقل باشد
	و ادا بعد اکثر
//	خوارقے کہ از اولیائے امت بظہور آمدہ
	از اصحاب کرام صدم حصہ بظہور نیامدہ
//	نظر بر ظہور خوارق از کوتہ نظری است و دلیل
	بر قصور استعداد و تقلیدی
۱۰۹	شایان فیض نبوت و ولایت جماعہ اند کہ استعداد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
	تقلیدی در ایشان غالب باشد بر قوت نظری
۱۰۹	ظہور خوارق از اکثر متقدمین در طول عمر زیادہ از پنج و شش نقل نکردہ اند
//	حق تعالیٰ از حال کلیم خود چنین خبر دادہ ولقد اٰتینا موسیٰ تسع اٰیات بینات
//	اولیاء اللہ را چہ متقدم و چہ متاخر در ہر ساعت ظہور خوارق است
//	سوال دوم در کشف القاء شیطان را دخل باشد یا نہ اگر ہست وضوح کشف شیطانی چگونہ است و اگر نیست سبب غلط ہا در الہامات چیست
//	جواب سوال دوم بتفصیل
//	ہیچکس از القاء شیطانی محفوظ نیست ولیکن انبیاء را بران القا متنبہ می سازند و اولیاء را این لازم نیست
//	ولی ہر چہ مخالف نبی خواہد یافت رد خواہد کرد
۱۱۰	باید دانست کہ غلط کشف منحصر بر القاء شیطانی نیست گاہے در متخیلہ احکام غیر صادقہ صورتے پیدا کنند شیطان را در آنجا مدخلے نباشد
//	مختار علماء عدم تمثل شیطان است بصورت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام
//	سوال سیوم چون تصرف کرامات و تاثیرات استدراج در نمایش برابر اند مبتدی چگونہ شناسد کہ این ولی است و این مدعی
//	جواب این سوال بتفصیل تمام
۱۱۱ و ۱۱۱	معنے تخلق باخلاق اللہ بتفصیل و ایضاح آن بایراد مسئلہ منقولہ از خواجہ محمد پارسا قدس سرہ
۱۱۱	خوارق منحصر در احیاء اموات نیست علوم و معارف الہامیہ از اعظم آیات است
۱۱۲	علامت صحت علوم الہامیہ
//	نقل قول حضرت خواجہ باقی باللہ در حق علوم حضرت مجدد کہ علوم شما ہمہ صحیح است
//	ہیچ زشتی نیست کو را خوبی ہمراہ نیست
//	بگفتا فلانے چہ بد میکند نہ با من کہ با نفس خود میکند
//	مکتوب صد و ہشتم در بیان آنکہ نبوت افضل از ولایت است برعکس آنچہ گفتہ اند

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۱۳	مکتوب صد و نہم در بیان سلامتی قلب از نسیان او مر ماسوای حق را بجانہ
//	اہل اللہ اطباء امراض قلبیہ اند ازالہ علل باطنیہ منوط بتوجہ ایشان است
//	ہم قوم لا یشقی جلیسہم
//	ہم جلساء اللہ
//	بہم یمطرون وبہم یرزقون
//	راس امراض باطنیہ گرفتاری قلب است بماسوای حق
//	نہایت بیحیائی است محبت غیر حق را غالب ساختن و محبت حق را مغلوب بلکہ معدوم گردانیدن
//	مراد از الحیاء شعبۃ من الایمان
۱۱۳ و ۱۱۴	علامت عدم گرفتاری قلب ذہول او است از اشیاء جملۃ و این حالت معبر بفنا است و قدم اول است درین راہ
۱۱۴	مکتوب صد و دہم در بیان آنکہ مقصود از خلقت انسانی ادائے وظائف بندگیست
//	از عبادت غیر وقتی نجات یابد کہ غیر از خدائے مقصودے نماند اگرچہ از مقاصد اخروی باشد
//	الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ الخ
۱۱۵	مکتوب صد و یازدہم در بیان آنکہ توحید عبارت از تخلیص قلب است از ماسوای حق سبحانہ
//	تا زمانیکہ دل را گرفتاری بماسوی متحقق است
//	از اہل توحید نیست و احد گفتن و دانستن نزد اہل حصول از فضول است
//	واحد دانستن کہ در ایمان معتبر است بمعنی دیگر است
//	فرق میان تصدیق ایمانی و وجدانی
//	جمعے از مشائخ کہ در ین باب سخن رانندہ اند از دو حالت خالی نیست
۱۱۶	مکتوب صد و دوازدہم در بیان آنکہ کار آنست کہ بعقائد اہل سنت متحقق گردیم باین اگر حال و وجد عطا فرمایند منت دایم داریم این را کافی میدانیم
//	احوال و مواجید بی تحقق بحقیقت معتقدات اہل سنت جز استدراج ہیچ نمیدانیم

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۱۶	از بعضی مشائخ در غلبہ حال بعضی از علوم متضادہ آراء اہل سنت بظہور مے آیند ایشان معذور اند حکم مجتہد مخطی دارند حق بجانب علماء اہل حق است
//	علامت صحت کشف و الہام مطابقت است با علوم علماء اہلسنت اگر سر مو مخالفت است از دائرہ صواب بیرون است
۱۱۷	مکتوب صد و سیزدہم در بیان فرق میان جذبہ مبتدی و منتہی و در بیان آنکہ مشہود مجذوب در ابتدا نیست الا روح و شہود روح را شہود الٰہی خیال میکنند
//	ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ
//	شہود حق بے حصول فنائے مطلق متصور نیست
//	فرق میان شہودین
۱۱۸	مکتوب صد و چہاردہم در تحریض بر متابعت سید المرسلین
//	فضیلت منوط بمتابعت سنت است و اتیان شریعت مثلاً خواب نیمروزی الخ
//	امیر المومنین عمر رضہ بعد فراغ از نماز صبح در اصحاب خود نگاہ کردے الخ
//	اہل ضلالت مجاہدات بسیار کردہ اند بسبب عدم موافقت شریعت بے اعتبار اند
//	مثل اہل ضلالت و اہل ہدایت
۱۱۹	مکتوب صد و پانزدہم در بیان آنکہ این راہ ہمگی ہفت گام است و در عالم خلق و پنج در عالم امر و تفصیل این گامہا و نتائج اینہا
۱۱۹ و ۱۲۰	مکتوب صد و شانزدہم در بیان آنکہ سلامتی قلب موقوف بر نسیان ماسوی است و در منع از کثرت اشتغال بامور دنیوی
۱۲۰	بیان حد نسیان ماسوی
//	کناسی در فقر بمراتب بہتر است از صدر نشینی در غنا
//	ہمگی ہمت آن باشد کہ بہ فقر و نامرادی زندگانی چند روزہ را بسر برد و خود
//	مکتوب صد و ہفدہم در بیان آنکہ در ابتدا قلب تابع حس است
//	من لم یملک عینہ فلیس القلب عندہ
//	در نہایت کار قلب را تبعیتی بحس نماند

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۲۰	مشائخ طریقت مبتدی و متوسط را امر فارقت از صحبت شیخ کامل تجویز نہ فرمودہ اند
۱۲۱	از صحبت ناجنس بوجہ ابلغ اجتناب نمایند
〃	صحبت میان مزل را خبیث شمرند
〃	مکتوب صد و ہیزدہم در بیان خسارت جماعہ کہ بر اہل اسداعتراض کنند
〃	خواجہ عبید انصاری میفرمایند الٰہی ہر کرا خواہی بر اندازی بما در انداز
〃	مکتوب صد و نوزدہم در ترغیب بر صحبت شیخ مقتدا و در بیان آنکہ گاہ است کہ کاملان بعضی از مریدان ناقص را بواسطہ بعضے نیابت اجازت تعلیم طریقت می نمایند
〃	این راہ دیوانگی مے خواہد

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۲۱	حدیث لن یؤمن احدکم حتی یقال انہ مجنون
〃	چون جنون آمد از تدبیر زن و فرزند فارغ گشت
۱۲۲	جمعیت این طائفہ در ماورای جمعیت خلق است
〃	اگر فرضاً در جمعیت خلائق این طائفہ را جمعیت بخشند از ان جمعیت باید ترسید
〃	مشائخ طریقت پیش از تمامی کار بعضی مریدان را اجازت تعلیم طریقت داوہ اند
〃	محمد صدیق وضع فقر اگذاشتہ نوکری اختیار کردہ افسوس ہزار افسوس اگر در نوکری جمعیت دہند بر و اگر ندہند بدتر
۱۲۲ و ۱۲۳	مکتوب صد و بستم در ترغیب بر صحبت ارباب جمعیت
۱۲۳	فرصت بسیار در صحبت ارباب جمعیت صرف باید نمود

نمبر صفحہ	مضمون کتاب
۱۲۳	بیان فضیلت صحبت
〃	مکتوب صد و بست و یکم در بیان آنکہ این ماہ ہمگی ہفت گام است
۱۲۴	مکتوب صد و بست و دوم در ترغیب بر بلند ہمتی و عدم التفات بہرچہ در دست افتد
〃	واقعات را چندان اعتبار نہ نہند کہ مجال تاویل را میدان وسیع است
۱۲۴	زنہار بخواب و خیال کول نشوند

وصلے اللہ تعالیٰ علی سید نا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

ہذا بصائر للناس

(بصیرت اول) حضرت امام ربانی قدس سرہ در آخر مکتوب میفرمایند۔ باید دانست کہ منشا تفاوت علوم و معارف و رسائل کہ از زبان و بوالش بلکہ از ہر سالک کہ صادر شدہ است ہمین تفاوت حصول مقامات متفاوتہ است ہر مقام را علوم و معارف جدا است و ہر حال را اقال علیحدہ پس فی الحقیقت تدافع و تناقض در علوم نباشد و در رنگ نسخ احکام شرعیہ است فلا تکن من الممترین۔ انتہی۔ و حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی در رسالہ ششم از سبعہ سیارہ نوشتہ اند۔ بدانکہ در کلام الٰہی سبحانہ و کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سخنہا است کہ بی تاویل فہم در آن قاصر است و ہمچنین در کلام اولیا سخنہا است کہ انجا تاویل باید نمود تا گمان نیک کہ مامور بہ است از دست نرود و ہر تاویلے کہ در کلام اولیای کرام نمایند از غلبہ سکر و تحدیث نعمت یا ترغیب طالبان یا عدم مساعدت الفاظ لمعانی آن در کلام حضرت مجدد نیز جاری است۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وسلم حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ در شرح فارسی فتوح الغیب کہ کتابیست نافع در سلوک و لابد طالبان از تصنیفات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند۔ گاہ اسرار دقیقہ و علوم غامضہ بر قلوب عرفا وارد می شود و عبارت آن کفایت نمی کند پس تسلیم و تفویض آن لعلیم حضرت علیم مطلق سبحانہ باید نمود و زبان انکار نباید کشود۔ انتہی کلامہ الشریف۔

(بصیرت دوم) حضرت مجدد قدس سرہ در رسالہ مبداء معاد فرمودہ اند۔ این درویش روزے در حلقہ یاران خود نشستہ بود و نظر بر خبر ایہائے خود و ہمت و این نظر غالب آمد بر کیفیتے کہ خود را بے مناسبت تام باین وضع می یافت در ین اثنا بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ این دور افتادہ را از خاک مذلت برداشتند و این ندا در سر او در دادند کہ غفرت لک ولمن توسل بک الیّ بخشیدم ترا و کسی را کہ بوسیلت تو در آید بسویم

بواسطۃٍ او بغیر واسطۃٍ الی یوم القیامۃ وتکرار باین معنی نواختند بحدیکہ گنجایش ریب نماند۔ والحمد للہ سبحانہ علی ذلک حمداً
کثیراً طیباً مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ کما یجری بعد ازان بانشای
این واقعہ ماموریاختند ؎ اگر پادشہ بردر پیرزن ۔ بیاید تو ای خواجہ سہلت مکن ۔ ان ربک واسع المغفرۃ۔ انتہی

منقول از رسالہ سبحہ سیارہ ۱۲

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ بعد تحریر مناقب حضرت مجدد قدس سرہ نوشتہ اند لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ
الا منافق۔ وخواجہ محمد ہاشم کشمی در برکات احمدیہ نوشتہ وقتیکہ حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب خود را
بجہت استفادہ از حضرت ایشان ترغیب نمود پسر ہند فرستادہ اند یکی از امتثال امر شریف ابا نمود۔ در خواب می بیند
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ در مدح ایشان میخواندند میفرمایند کہ مقبول میان احمد مقبول ماست ومردود میان احمد مردود
ماست در ملفوظات مولانا حضرت میرزا مظہر جان جانان علیہ الرضوان نوشتہ یکبار بجمال جہان آرائے سرور کائنات
علیہ افضل الصلوات والتحیات مشرف شدم گویا در کنار آنحضرت برابر دراز کشیدہ ام وراحت نفس مبارک بمن میرسید
درین اثنا من تشنہ شدم وپیرزادگان سہرندی در انجا حاضر اند آنحضرت یکی را با آوردن آب امر نمودند بندہ عرض کردم
یارسول اللہ آنہا پیرزادہائے من اند فرمودند امتثال امر ما نمایند پس عزیزے از انہا آب آورد من سیر خوردم۔ عرض کردم
یارسول اللہ حضرت در حق مجدد الف ثانی چہ میفرمایند۔ فرمودند مثل ایشان در امت من دیگر کیست عرض کردم یارسول
اللہ مکتوبات ایشان بنظر مبارک گذشتہ است فرمودند اگر چیزے یاد است بخوانید بندہ این عبارت بعضی مکتوب ایشان
انہ تعالیٰ وراء الوراء ثم وراء الوراء خواندم بسیار پسند نمودند وحظہا فرمودند۔ فرمودند باز بخوانید باز این عبارت
عرض نمودم زیادہ تر تحسین نمودند واین حالت امتداد کشید۔ انتہیٰ۔ وایضاً۔ جائیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قدم گذاشتہ است حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در انجا سر نہادہ وحضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جائیکہ
قدم گذاشتہ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ در انجا سر نہادہ انتہیٰ۔

خاکسار نور احمد عفی عنہ پسر وری ثم امرتسری چوک فرید مسجد شیخ بڈھا مرحوم

حسب قانون بستم ۱۸۶۷ء رجسٹری کنانیدہ شد بلا اجازت محشی ہذا ے قصد طبع نہ فرمایند وہر قدر نسخجات کہ مطلوب باشند نشان بالا طلب فرمایند

عین نشیر هما عباد الله نفیر وها نفیر

به امداد یزدانی و فضل رحمانی

حصهٔ دوم از

دفتر اول مکتوبات

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

سنه ۱۳۲۸ هـ

در مطبع مجددی امرتسر سنه ۱۳۲۸ مطبوع گردید

بشیخ درویش صدور یافتہ در ترغیب بمتابعت سنت سنیہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و در بیان آنکہ طریقت و حقیقت متممان شریعت اند و در میان علوم شرعیہ و علوم صوفیہ کہ در مقام صدیقیت کہ اعلای مراتب ولایت است فائض میگردند اصلا مخالفت نیست و ما یناسب ذلک حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر و باطن را بمتابعت سنت سنیہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ متحلی و متزین گرداناد و بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰت والتسلیمات (بالفتح مع امجد یعنی بزرگان ۱۲ تفسیر ۱۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم محبوب رب العالمین

است ہر چیز کہ خوب و مرغوب است از برائی مطلوب و محبوب ست لہذا حق سبحانہ و تعالیٰ در کلام مجید خود میفرماید (انک لعلیٰ خلق عظیم) و نیز می فرماید تعالیٰ و تقدس انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم و نیز فرمودہ تعالیٰ و تقدس ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل (ملت اورا در کریمہ ثانیہ ۱۲) علیہ الصلوٰۃ والسلام صراط مستقیم خواندہ و ماسوای اورا داخل سبل گردانیدہ و از اتباع آن منع فرمودہ

لہ عزیز عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا ابدا کتاب اللہ و سنۃ نبیہ رواہ الترمذی و الدارمی و غیرہما من دواوین الحدیث علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی اگر چیزے بشما میگذارم کہ اگر بآں چنگ زنید ہرگز گمراہ نشوید کتاب خدا و سنت پیغمبر او صلی اللہ علیہ وسلم و در حدیث دیگر از اعلام نبوت کہ گذشت فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر کہ از امت من بمیرد و سنت مرا زندہ کند او با من در بہشت باشد و در حدیث دیگر فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر کہ سنت مرا زندہ کند محبت مرا زندہ کردہ است و ہر کہ محبت مرا زندہ کرد با من در بہشت باشد و در حدیث دیگر فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر کہ سنت مرا دوست دارد مرا دوست دارد و ہر کہ مرا دوست دارد با من در بہشت باشد و در حدیث دیگر فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر کہ سنت مرا دوست دارد مرا دوست دارد و ہر کہ مرا دوست دارد با من در بہشت باشد و در حدیث دیگر فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ہر کہ سنت مرا دوست دارد مرا دوست دارد و ہر کہ مرا دوست دارد با من در بہشت باشد

وآن سرور فرموده علیه الصلوٰة والسلام اظهاراً للشکر واعلاماً للخلق وهدایة لهم (خیر الهدی هدی محمد) ونیز فرموده علیه الصلوٰة والسلام (ادبنی ربی فاحسن تادیبی) وباطن متمم ظاهر است ومکمل آن سر موی بایک دیگر مخالفت ندارد مثلاً دروغ بزبان ناگفتن شریعت است واز دل نفی خاطر کذب نمودن طریقت وحقیقت است اگر این نفی بی تکلف وتعمل است طریقت است واگر بی تکلف میسر است حقیقت پس فی الحقیقت باطن که طریقت وحقیقت است متمم ومکمل ظاهر آمد که شریعت است پس سالکان سبل طریقت وحقیقت را اگر در اثنای راه امور یکه بظاهر بامر شریعت در جنگ اند ظاهر شوند وظاهر سازند مبنی بر سکر وقت وغلبهٔ حال است اگر از ان مقام گذرانند وبصحو آرند آن منافات بالکلیه مرتفع میشود وآن علوم متضاده به تمام هباء منثور میگردند مثلاً جمعے از سکر باحاطهٔ ذاتی قائل گشته اند وبالذات حق را تعالی وتقدس محیط عالم میدانند این حکم مخالف آرائی علمائی اهل حق است ایشان باحاطهٔ علمی قائل اند فی الحقیقت آرائے علما بصواب اقرب است هرگاه همین صوفیه قائل باشند بانکه ذات حق تعالیٰ وتقدس بهیچ حکمے محکوم نمیگردد وبهیچ علمے معلوم نمیشود پس حکم دروے باحاطه وسریان نمودن مخالف آن قولست والحق که ذات او تعالی بیچون وبیچگونست هیچ حکمے را بوے راه نیست آنجا حیرت ونادانی است ودران موطن جهل صرف ست وسرگردانی محض احاطه وسریان را درآنجناب قدس چه یارا مگر آنکه از جانب صوفیه که قائل باین احکام اند اعتذار نموده شود که مراد ایشان از ذات تعین اول است وچون آنرا زائد بر متعین نمیدانند آن تعین را عین ذات میگویند وآن تعین اول که معبر بوحدتست در جمیع ممکنات ساریست پس حکم باحاطهٔ ذاتی درست آمد اینجا دقیقه ایست باید دانست که ذات تعالیٰ وتقدس نزد علماء اهل حق بیچون وبیچگونه است وماسوائے او هرچه هست بروے زائدست آن تعین هم اگر نزد ایشان ثابت شود نیز زائد خواهد بود واز دائرهٔ حضرت ذات بیچون بیرون خواهند داشت پس احاطهٔ او را احاطهٔ ذاتی نخواهند گفت پس نظر علماء از نظر آن صوفیه بلند آمد

وذاتیکه نزد آن صوفیه است نزد این علماء داخل ماسواست وهمین قیاس است قرب ومعیت ذاتی ومواقفت معارف باطن با علوم شرعیه ظاهر بتمام وکمال بحدیکه در حقیر ونقیر مجال مخالفت نماند در مقام صدیقیت است که بالاتر مقامات ولایت است وفوق مقام صدیقیت مقام نبوتست علومیکه نبی را علیه الصلوٰة والسلام بطریق وحی آمده است صدیق را بطریق الهام منکشف گشته است درمیان این دو علم غیر از فرق وحی والهام نیست پس مخالفت را چه مجال باشد ودر ما دون مقام صدیقیت هر مقامیکه باشد نحوی از سکر متحقق است صحو تام در مقام صدیقیت است وبس وفرق دیگر درمیان این دو علوم آنست که در وحی قطع است ودر الهام ظن زیرا که وحی بتوسط ملک است والائکه معصوم اند احتمال خطا در ایشان نیست والهام اگرچه محل عالی دارد وآن قلب است وقلب از عالم امر است اما قلب را با عقل ونفس نحوی از تعلق متحقق است ونفس هرچند بتزکیه مطمئنه گشته است اما بیت هرچند که مطمئنه گردد ٭ هرگز ز صفات خود نه گردد پس خطا را در ان موطن مجال پیدا شد باید دانست که در ابقاء صفات نفس با وجود اطمینان او فوائد ومنافع است اگر نفس بالکل از ظهور صفات خود ممنوع باشد راه ترقی مسدود میگردد روح را حکم ملک پیدا میشود ومحبوس در مقام خود میگردد ترقی او بواسطه مخالفت نفس است اگر در نفس مخالفت نماند ترقی از کجا شود سر در کائنات (علیه من التحیات اتمها ومن التسلیمات اکملها) وقتیکه از جهاد کفار مراجعت می فرمودند می فرمودند رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر جهاد نفس را جهاد اکبر فرمودند ومخالفت نفس درین موطن بترک عزیمت واولی نیست بلکه بارادة آن ترک است (مهما امکن بتحقق ترک هم متصور نیست وبهمان ارادة آن قدر ندامت وپشیمانی والتجا وتضرع بجناب قدس خداوندی جل سلطانه دست می دهد که کار یکساله مثلاً در یکساعت میسر میشود برسر اصل سخن رویم مقرر است در هر چیزیکه اخلاق وشمائل محبوب یافته میشود آن چیز نیز بتبعیت محبوب محبوب میگردد وبیان این رمز است در کریمه

مکتوبات امام ربانی

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس در متابعۃ او علیہ الصلوٰۃ والسلام کوشیدن منجر بمقام محبوبیت آمد فعلی کل عاقل ذی لب السعی لکمال اتباع حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہرا وباطنا سخن بتطویل انجامید معذور فرمایند جمال سخن چون از جمیل مطلق است ہر چند دراز تر میگردد زیبا تر می آید لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا سخن بجاے دیگر باید برد حامل رقیمہ دعا مولانا محمد حافظ اہل علم است وکثیر العیال از قلت اسباب معیشت متوجہ عسکر گشتہ اگر توجہ فرمودہ از سر کار نصرت آثار سیادت ونقابت دستگاہے شیخ جیو وظیفہ یا امدادی از برائے مشار الیہ حاصل کنند عین کرم خواہد بود زیادہ تصدیع ننمود

مکتوب چہل ودوم ۴۲

نیز بشیخ درویش صدور یافتہ در بیان آنکہ بہترین مصقلہا از برائی زدودن زنگ محبت ماسوی حق سبحانہ از حقیقت جامعہ قلبیہ متابعت سنت است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سلمکم اللّٰہ تعالیٰ وسبحانہ وابقاکم آدمی تا زمانیکہ بدنس تعلقات پراگندہ متلوث است محروم ومہجور است تصقیل مرآت حقیقت جامع از زنگ محبت ماسوی او عز وجل لابد است وبہترین مصقلہا در ازالۂ آن زنگ اتباع سنت سنیہ مصطفویہ است علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کہ مدار این بر رفع عادات نفسانی ودفع رسوم ظلمانی است فطوبیٰ لمن شرف بہذہ النعمۃ العظمیٰ وویل لمن حرم من ہذہ الدولۃ القصویٰ بقیۃ المرام آنکہ جناب اخوی اعزی میان مظفر ولد مرحومی شیخ گہورن از مردم اعیان وبزرگ زادہ اند جمع کثیر با ایشان وابستہ اند محل ترحم است زیادہ چہ تصدیع نماید والسلام علیکم وعلی من اتبع الہدے

مکتوب ۴۳ چهل وسیوم

بسیادت پناه نقابت دستگاه شیخ فرید بخاری صدور یافته در بیانِ آنکه توحید دو قسم است شهودی و وجودی و آنچه لابد است توحیدِ شهودی است که فنا بآن مربوط است و توحید شهودی باعقل و شرع مخالفت ندارد بخلافِ توحیدِ وجودی و اقوالِ مشائخ که ناظر بتوحید اند بتوحید شهودی باید فرود آورد تا مخالفت را گنجایش نباشد و توحید شهودی در مرتبه عین الیقین است که مقام حیرت است وچون ازان مقام میگذرند بحق الیقین میرسند از امثال این احوال تخاشی مینمایند و مناسب ذلک من الاسولة والاجوبة والتمثیلات الموضحة سلمکم الله تعالی وسبحانه عصمکم عما یصمکم وصانکم عما شانکم توحید یکه در اثنار راه این طایفه علیه را دست می دهد دو قسم است توحید شهودی و توحید وجودی توحید شهودی یکے دیدنست یعنی مشهودِ سالک جز یکے نباشد و توحیدِ وجودی یک موجود دانستن است وغیر او را معدوم انگاشتن و باوجودِ عدمیت مجالے و مظاہر آن یکے پنداشتن پس توحیدِ وجودی از قبیلِ علم الیقین آمد و شهودی از قسم عین الیقین توحید شهودی از ضروریات این راه است چه فنا بے این توحید متحقق نمیشود و عین الیقین بے آن میسر نمیشود زیرا که رویتِ یکے باستیلاءِ او مستلزمِ عدمِ رویتِ ماسوائے اوست بخلاف توحیدِ وجودی که نه چنین است یعنی ضروری نیست چه علم الیقین بے آن معرفت حاصل است چه علم الیقین مستلزم نفی ماسوائے او نیست غایة ما فی الباب مستلزمِ نفیِ علمِ ماسوائے اوست در وقتِ غلبه و استیلائے علم آن یکے مثلاً شخصے که یقینی بوجودِ آفتاب پیدا کرد استیلائے این یقین مستلزمِ آن نیست که ستاره ها را در آنوقت منتفی و معدوم داند اما وقتی که آفتاب رفت البته ستاره ها را نخواهد دید و مشهودِ او جز آفتاب نخواهد بود و درین زمان که ستاره ها را نمی بیند میداند که ستاره ها معدوم نیستند بلکه میداند که هستند اما مستورند

پوشیده ۱۲۵

---

۱ یعنی در بیان آنچه بدو از سوی الله وحی میشود و ابلاغ آن بخلق

۲ مناسبت امر دوم با امر اول ظاهر است

۳ مقصود از واضح تایید ۱۲

۴ تمنای مجاز و فنا بآن استحسان ۱۲ از مقامات نظام بر

۵ دلیلیت باطن سلامت و از امور ولایت باب

۶ دریابی نیک ما عصمت مختار و در امور دین

۷ دریشی و عیب یعنی تقصیر و معصیت نگاه دارد و از ما بد

۸ در کریمه ۱۲ یعنی تقصیر یکه موجب عتاب است

۹ یعنی باوجود وحدت وجود و مشهود حقیقی

۱۰ یعنی بر احوال مرتبه عین الیقین

۱۱ یعنی در بیان توحید شهودی و وجودی

۱ یعنی بدانکه معنی علم الیقین را بالتفصیل و معنی عین الیقین و حق الیقین را بالاجمال حضرت مجدد علیه الرحمة در مکتوب چهارم از جلد ثانی بیان نموده اند ۱۲

از قاموس است الشعشع والشعشاع والشعشعان والشعشعانی الطویل والشعشاع الخفیف والحسن المتفرق والظل غیر الکثیف قال والمراد ههنا الاخیر ۱۲

و در شعشعانِ نورِ آفتاب مغلوبند و این شخص باجماعه که نفیِ وجودِ ستارها در آنوقت کنند در مقامِ انکار است و میداند که آن معرفت غیرِ واقعست پس توحید وجودی که نفیِ ماسوائی یک ذات است تعالی وتقدس با عقل و شرع و در جنابِ حق است بخلافِ شهودی که در یکے دیدن هیچ مخالفت نیست مثلاً در وقتِ طلوعِ آفتاب ستارها را نفی کردن و معدوم دانستن مخالفِ واقع است اما ستارها را در آن وقت نادیدن هیچ مخالفت نیست بلکه آن نادیدن بواسطهٔ غلبهٔ ظهورِ نورِ آفتابست و ضعفِ بصر رائی اگر بصر رائی بنورِ همان آفتاب مکتحل شود و قوت پیدا کند ستارها را از آفتاب جدا بیند و این دید و حق الیقین است پس اقوال بعضے از مشایخ که بظاهر شریعتِ حقه مخالف می نمایند و بتوحیدِ وجودی بعضے مردم آنها را فرود مے آرند مثل قولِ ابن منصور الحلاج انا الحق و ابی یزید البسطامی سبحانی و امثال اینها اولی و انسب آنست که بتوحید شهودی فرود باید آورد و مخالفت را دور باید ساخت هرگاه ماسوائی حق سبحانه از نظرشان مختفی شد و غلبهٔ آن حال باین الفاظ تکلم فرمودند و غیر از حق سبحانه اثبات ننمودند معنی انا الحق آنست که حق است نه من چون خود را نمی بیند اثبات نمیکند نه آنکه خود را می بیند و آن را حق میگوید این خود کفر است اینجا کسی نه گوید که اثبات ناکردن نفی می کند و آن بعینه توحیدِ وجودیست زیرا که گوئیم که از عدمِ اثباتِ نفی لازم نمی آید بلکه در آن موطن چیزست احکام تمامها ساقط شده اند و در سبحانی نیز تنزیه حق است نه تنزیهِ خود که او بتمامه از نظر او مرتفع شده است حکمی با و تعلق نمیگیرد و امثالِ این سخنان در مقامِ عین الیقین که مقامِ حیرت است بعضی را رو میدهد و چون ازین مقام میگذرانند و به حق الیقین میرسانند از امثالِ این کلمات تحاشی مینمایند و از حدِ اعتدال تجاوز نمی فرمایند و درین زمان بسیارے ازین طائفه که بزیِ صوفیان خود را وا می نمایند توحیدِ وجودی را شائع ساخته اند و کمال را جز آن نمی دانند و بعلم از عین باز مانده اند و آن اقوالِ مشایخ را معانی متخیله خود فرود آورده مقتدائے روزگارِ خود ساخته اند و بازارِ کاسدِ خود را باین تخیلات رائج داشته اند و اگر بالفرض در عباراتِ بعضے از مشایخ ما تقدم الفاظی که تصریح

بکسرین بمعنی رواج یعنی متاع و نقدے که از اثر باعث نقصان آن کسے بر غبت نستاند ۱۲

بتوحیدِ وجودی دارند واقع شده اند تحمل بر آن باید کرد که در ابتدا در مقامِ علم الیقین باین کلمات تکلم فرموده اند و در آخر کار ایشان را ازان مقام گزرانیده اند و از علم بعین[1] برده اند اینجا کسی نگوید که ارباب توحید وجودی نیز همچنانکه یکے می بینند یکے می دانند پس از عین الیقین نیز نصیبے دارند زیرا که در جواب گوئیم که ارباب این توحید صورتِ مثالی توحید شهودی را دیده اند نه آنکه بآن توحید متحقق شده اند[2] توحیدِ شهودی را باین صورتِ مثالی او فی الحقیقت هیچ مناسبت نیست زیرا که در وقتِ حصولِ آن توحید حیرتست حکم بامری دران موطن نیست و صاحبِ توحیدِ وجودی باوجودِ شهودِ صورتِ مثالی آن توحید شهودی از اربابِ علم است چه نفیِ وجودِ ماسوا میکند و نفی حکمی است از احکام از مقولهٔ علم حیرت و علم با یکدیگر جمع نمیشوند پس ثابت شد که صاحبِ توحیدِ وجودی از مقامِ عین الیقین بهره ندارد و آری صاحبِ توحید شهودی را بعد از مقامِ حیرت اگر ترقی واقع شود بمقامِ معرفت که حق الیقین است میرسانند و دران موطن علم و حیرت جمع میشوند و علمی که بے حیرتست و پیش از حیرتست علم الیقین است اینجواب بمثالی واضح گردد مثلاً شخصے در خواب بواسطهٔ مناسبتے که بمقام پادشاهت دارد خود را پادشاه دید و لوازمِ پادشاهت در خود یافت و معلوم است که آن شخص پادشاه نشده است بلکه صورتِ مثالی پادشاهت را در خود دیده است و فی الحقیقت پادشاهت را بآن صورتِ مثالی هیچ مناسبت نیست آری آن شهود اگرچه بصورت مثالی باشد اما از استعداد آن شخص به متحقق شدن بحقیقتِ آن صورت خبر میدهد اگر جانے نگذارد و عنایتِ خداوندی جل سلطانه شاملِ حالِ او شود بآن مقام برسد از قوت تا فعل فرقِ بسیار است بسا آهن که قابلیتِ مرآتیت داشته باشد تا مرآت نشود بدست پادشاهان نرسد و از حصولِ جمالِ شان بهره نیابد کجا افتادم مگر گویم که سبب تحریرِ این علوم غامضه آن باشد که اکثرِ ابنائے این وقت بعضی بتقلید و بعضے بمجردِ علم و بعضی دیگر بعلمِ ممتزج بذوق و لوفی الجمله و بعضی بالحاد و زندقه دست بدامنِ این توحیدِ وجودی زده اند و همه را از حق میدانند بلکه حق میدانند و گرد منهائے خود را از ربقهٔ تکلیفِ شرعی باین حیله

می کشایند و مُدَاہنات در احکامِ شرعیہ مینمایند و باین معاملہ خوشوقت و خورسند اند و اتیانِ
اوامرِ شرعیہ را اگر اعتراف دارند طُفیلی میدانند مقصودِ اصلی و رائی شریعت خیال میکنند
حاشا وکلّا ثُمّ حاشا وکلّا نعوذُ باللہِ سُبحانہٗ مِن ھٰذا الاعتقادِ السّوءِ طریقت و شریعت عینِ یکدیگراند
سرِ موے از مخالفت درمیان ایشان واقع نیست فرقِ اجمال و تفصیل است و استدلال و
کشف ہرچہ مخالفِ شریعت است مردود است کُلُّ حقیقۃٍ رَدَّتہُ الشَّریعۃُ فَھُوَ زندقۃٌ
شریعت را برجا داشتہ طلبِ حقیقت نمودن کارِ مردانست رَزَقَنَا اللہُ سُبحانہٗ وَاِیَّاکُم الاستقامۃَ
عَلیٰ مُتابعۃِ سَیِّدِ البَشَرِ عَلَیہِ وَعَلیٰ اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسلیماتُ وَالتَّحِیّاتُ ظاھِرًا وَباطِنًا معرفت
پناہی قبلہ گاہی حضرت خواجہ ماقدس اللہ تعالیٰ سرّہٗ چند گاہ مشربِ توحید وجودی داشتند و در
رسائل و مکتوباتِ خود آنرا اظہار میفرمودند آما آخرِ کار حق سبحانہ و تعالیٰ بکمالِ عنایتِ خویش از آنمقام
ترقی ارزانی فرمودہ بشاہراہ انداختہ از ضیقِ این معرفت خلاصی داد میان عبد الحق کہ یکے
از مخلصان ایشانند نقل کردند کہ پیش از مرضِ موت ایشان بیک ہفتہ فرمودہ اند کہ مرا بعین
الیقین معلوم شد کہ توحید کوچہ ایست تنگ شاہراہ دیگر است پیش ازین ہم میدانستم اما اکنون
یقینی دیگر حاصل گشت و این حقیر نیز چند گاہ در خدمتِ حضرتِ ایشان این مشربِ توحید
داشت و مقدماتِ کشفیہ در تائیدِ این طریق بسیار لائح گشتہ بودند اما عنایتِ خداوندی جلّ
سلطانہٗ ازان مقام گزرانیدہ بمقامی کہ خواست مشرّف گردانید زیادہ برین موجبِ اطناب
است میان شیخ زکریا از پرگنہ خود مکرر مینویسند و نسبتِ نیازمندی بآستانۂ علیۂ ایشان وا مینمایند
از معاملہ کریہ گری ہراسانند التجا و اعتصام در عالمِ حکمت بجنابِ قدسِ ایشان دارند بظاہر
ملاذی و ملجائی غیر از توجہ عالی ندارند امیدوارند کہ ہمچنانکہ ایشان را نواختہ اند تا آخر دستگیری
فرمایند و از گزرگانِ حوادث محفوظ دارند از کمالِ ادب عرضداشت جرات نمی نمایند بہ فقیر رجوع نمودہ

۵ قاصر اند الا اقل قلیل از خواص و اخص الخواص کہ راسخ اند در علم را متیاز تام دارند در فہم ۱۲ المصححہ سلمہ اللہ تعالیٰ ۱۲

اظہارِ احوالِ خود می خواہند امید است کہ مسئولِ ایشان باجابت مقرون گردد ۔

مکتوب چہل و چہارم ۴۴

نیز بسیادت و نقابت پناہی شیخ فرید صدور یافت در مدّاحی خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام و در بیانِ آنکہ مصدّقانِ شریعتِ او خیر الامم اند و مکذّبانِ آن بدترین بنی آدم ۔

و در ترغیب بمتابعتِ سنّتِ سنیّہ او علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام مرحمت نامہ گرامی سامی در اعزّ از منہ شرف ورود یافت بمطالعہ آن مشرّف گشت للہ الحمد سبحانہ والمنّۃ کہ میراثی از فقرِ محمدی علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتحیات بدست آوردہ اند کہ محبّتِ فقرا و ارتباط بایشان نتیجۂ آنست نمیداند کہ این مقصّرِ بے سر و برگ در جوابِ آن چہ نویسد مگر آنکہ فقرہ چند بعبارتِ عربی ماثور در فضائل جدّ بزرگوارِ ایشان کہ خیر العرب است بنویسد علیہ وعلی آلہ من الصلوٰت اتمّہا و من التحیات اکملہا و آن سعادت نامہ را وسیلۂ نجاتِ اخروی خود سازد نہ آنکہ مدّاحی او

اصل	ترجمہ از مصحح
علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نماید بلکہ مقولہ خود بآن شاید	

شعر مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

شعر ۔ بہ سخن نہ من ستودم ذاتِ محمدی را
لٰکن باسمِ احمد بستودہ ام سخن را

فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ سُبْحَانَہُ الْعِصْمَۃُ وَالتَّوْفِیْقُ
اِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ
وَاَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَکْرَمُ
الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَلَی اللّٰہِ وَاَوَّلُ مَنْ
یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

پس میگویم و از خدای پاک عصمت میخواہم و توفیق میجویم کہ ہر اینہ محمد رسول اللہ بہتر و مہتر و بزرگترین فرزندانِ آدم است و بیشترین مردم است از روی تابعان روز قیامت و بزرگترین پیشینان و پسینان است نزد خدای

وَاَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ
لَهٗ وَحَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَهُوَ الَّذِيْ
قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ
وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَاَنَا قَائِدُ
الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ
النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ
خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ
هِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فَرِيْقَيْنِ
فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ
فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ
قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ
قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ
بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ
بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا

تعالیٰ و نخستین کسی است که شگافته گردد ازوی
قبر و نخستین شفاعت کننده است و نخستین
کسی است که قبول کرده شود شفاعت وے
و نخستین کسی است که کوبد در بهشت را پس کشاید
حق تعالیٰ برای وے و او است بردارندهٔ علم
ستایش حق جل و علا روز قیامت زیر علم وے است
آدم و هر که جز او است و او است علیه الصلوٰة والسلام
که فرموده است ما ایم پسینیان و ما ایم پیشینیان
روز قیامت و من گوینده ام گفتارے را بیفخر
و منم محبوب حق تعالیٰ و منم گشنده مرسلان و نیست
فخر و منم ختم کننده پیغامبران و نیست فخر و منم
محمد پسر عبد الله پسر عبد المطلب بدرستیکه خدا تعالیٰ
پیدا کرد خلق را پس گردانید مرا در بهترین ایشان
پستر گردانید ایشان را دو گروه پس گردانید مرا در فرقه
که بهترین ایشانست پستر گردانید ایشان را
قبیله قبیله پس گردانید مرا در بهترین قبائل پستر
گردانید ایشان را خانه خانه پس گردانید مرا در
بهترین خانهاے ایشان پس منم بهترین ایشان
از روے ذات و بهترین ایشان از روی خانه

عنه زرد نا حبیب الله
متعلق القول و
منفصل من حدیث
طویل معروف
علی ما قبله من
قوله ابراهیم خلیل
الله و موسیٰ صفی
الله انتهٰی

وَأَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفَعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا يَئِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَا أَظْهَرَ الرُّبُوبِيَّةَ وَكَانَ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ۔

وَمنم نخستین مردم از روئے بیرون آمدن وقتیکہ برانگیختہ شوند ومنم کشندۂ مردم وقتیکہ بیائید بدرگاہ خدائتعالی ومنم خطبہ خوانندۂ ایشان وقتیکہ خاموش شوند ومنم کہ طلب کردہ شوم از من شفاعت وقتیکہ حبس کردہ شوند ومنم بشارت دہندۂ ایشانرا وقتیکہ نومید شوند بزرگی دادن وکلیدہا آن روز بدست من است ورایت ثنا حق تعالی دران روز بدست من است ومنم گرامیترین فرزندان آدم نزد پروردگار خود گرد من گردند ہزار خدمتگار گویا آنان بیضہا مکنون اند وچون باشد روز قیامت باشم امام پیغامبران وخطیب ایشان وخداوند شفاعت میان ایشان بغیر فخر واگر نمی بودی آنسر وربدرستی نیافریدی خدائے پاک خلق را وہرآئینہ ظاہر نساختے ربوبیت خود را وبود وے علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغامبر درحالیکہ آدم میان آب وگل بود۔

شعر۔ نماند بعصیان کسے درگرو ٭ کہ دارد چنین سید پیشرو ٭ پس ناچار مصدق ایں چنین پیغمبر سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر الامم باشند کنتم خیر امۃ اخرجت نقد وقت ایشانست ومکذبان او علیہ الصلوٰۃ والسلام بدترین بنی آدم الاعراب اشد کفرا ونفاقا نشان حال ایشان است تا کدام صاحب دولت را باتباع

سنتِ سنیّہ او بنوازند و بمتابعتِ شریعتِ رضیّہ او سرفراز سازند آمروز عملِ قلیل را کہ مقرون بتصدیقِ حقّیتِ دین اوست علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بعملِ کثیر بر میدارند اصحاب کہف این ہمہ درجات کہ یافتند بواسطۂ یک حسنہ است و آن ہجرت بود از دشمنانِ حق سبحانہ و تعالیٰ بنورِ یقینِ ایمانی در وقتِ استیلاءِ معاندان مثلاً سپاہیان در وقتِ غلبۂ دشمنان و استیلاءِ مخالفان اگر اندک تردد می کنند آن قدر نمایان می شود و اعتبار میگیرد کہ در وقتِ امنِ اضعافِ آن در حیز اعتبار نمی آید و ایضاً چون آن سرورِ محبوبِ رب العالمین است متابعان او بواسطۂ متابعت بمرتبۂ محبوبیت میرسند چہ محب در ہر کہ از شمائل و اخلاقِ محبوبِ خود می بیند آنکس را محبوب خود میدارد مخالفان را ازینجا قیاس باید کرد شعر محمدِ عربی کابروی ہر دو سراست کسی کہ خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او ۞ اگر ہجرتِ ظاہری میسر نشود ہجرتِ باطنی ذی الجمال مرعی میباید داشت با ایشان بے ایشان می باید بود لعلّ اللہ یحدث بعد ذلک امراً موسم نوروز رسیدہ است و معلوم است کہ آن ایام اہالی آن معاملہ را در تفرقہ میدارد و بعد از مضیِّ آن ہنگامہ اگر ارادۂ خداوندی جلّ سلطانہ مساعدت نمود امیدوار است کہ شرفِ ملاقات گرامی میسّر شود زیادہ اطناب موجبِ املال است ثبتکم اللہ سبحانہ علی جادّۃ آبائکم الکرام السّلام علیکم و علیہم الی یوم القیام

مکتوب چہل و پنجم

نیز بسیادت و نقابت پناہی شیخ فرید صدور یافت این مکتوب بعد از ارتحالِ پیر دستگیرِ خود ازین عالمِ فانی نوشتہ بودند و چون تقویتِ ظاہری فقراءِ خانقاہ منسوب بجنابِ سیادت پناہی بود اظہارِ شکر آن نمودہ و وجہِ جامعیّتِ انسان کہ ہم سببِ کمالِ اوست و ہم سببِ

نقصانِ او نیز مذکور کرده اند باذکرِ فضائلِ شهرِ مبارک رمضان وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ ثَبَّتَکُمُ اللّٰہُ
سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَادَّۃِ اٰبَائِکُمُ الْکِرَامِ وَسَلَّمَکُمْ عَنْ مُوْجِبَاتِ التَّلَہُّفِ وَالتَّاَسُّفِ بِمُرُوْرِ
الشُّہُوْرِ وَالْاَیَّامِ دوستانِ خدائے عزوجل بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ باخدا اند تعالیٰ وتقدس
تعلق بہ بدن نحوی از موانعِ آن معیت واتصال است بعد از انفصال ازین پیکرِ ہیولانی
ومفارقت ازین ہیکلِ ظلمانی ہمہ قرب ورقرب واتصال در اتصال است اَلْمَوْتُ جِسْرٌ
یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ بیان این معنی است وکریمہ مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ
اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ کہ تسلیہ است مر مشتاقان را رمزے ازین بیان میفرماید لیکن حالِ ما پسماندگان
بدولتِ حضورِ بزرگان خراب وابتر است واستفاضہ از روحانیاتِ اکابر قدس اللہ تعالیٰ
اسرارہم مشروط بشرائط است کہ ہر کسی را در ایقائے آن مجال نیست اَمَّا الْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْاِنْعَامِ
وَالْمِنَّۃِ کہ باوجود این حادثہ ہائلہ واین واقعہ متوحشہ این فقرا بے سروپا را مُرَبِّی ومُعِیْن ہم
از اہلبیتِ آن سرورِ دنیا ودین بود علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات کہ سببِ انتظامِ
این سلسلہ علیہ ووسطہ جمعیتِ نسبتِ نقشبندیہ گشت آرے این نسبتِ علیہ کہ درین دیارِ
بسیار غریب است واہلِ آن درین ممالک اقلِ قلیل چون نسبتِ اہلبیت است مُرَبِّی آن ہم از
اہلِ بیت مناسب است وشایانِ تقویتِ آن ہم از اہالیِ آن اَوْلیٰ تا تکمیلِ آن دولتِ
عظمیٰ بغیر لازم نیاید ہمچنانکہ شکرِ این نعمتِ قصویٰ بر فقر لازم است شکرِ این دولت بر ذمۂ
ایشان نیز لازم است آدمی ہمچنانکہ بہ جمعیتِ باطن محتاج است بہ جمعیتِ ظاہر نیز احتیاج دارد
بلکہ این احتیاج مقدم است بلکہ محتاج ترینِ خلائقِ انسان است واین شدتِ احتیاج او را
بواسطۂ جامعیتِ او آمدہ است وآنچہ ہمہ را درکار است او را تنہا درکار است وبہرچہ محتاج
است تعلق دارد پس تعلقاتِ او از ہمہ بیش آمد وہر تعلق مستلزمِ اعراض است از جنابِ قدس

بعونہ تعالیٰ

خداوندی جل سلطانہ پس محروم ترین جمیع خلائق ازین راہ انسان گشت ؎
پایہ آخر آدمست و آدمی ٭ گشت محروم از مقام محرمی ٭ گر نہ گردد باز مسکین زین سفر ٭
نیست ازوی ہیچکس محروم تر ٭ و حالانکہ سبب افضلیت او از جمیع خلائق ہم ہمین وجہ
جامعیت است ازین راہ آئینہ او اتم آمد و آنچہ در مرایائی جمیع خلائق ظاہر است در یک
مرآت اولائح است پس بہترین خلائق ازین جہت انسان گشت و بدترین جمیع موجودات
از آنجہت ہم او اذ کان منہ محمد علیہ و علی الہ الصلوات و التسلیمات و ابو جہل
علیہ اللعنۃ و شک نیست کہ بتوفیق خداوندی عز و جل کفیل جمعیت ظاہری این فقرا
ایشانند و در جمعیت باطنی نیز بحکم الولد سر لابیہ امیدواری تمام است و چون عنایۃ
نامۂ سامی و صحیفۂ گرامی در ماہ مبارک رمضان شرف ورود یافت بخاطر فاتر گذشت کہ شمہ از
فضائل این شہر عظیم القدر بنویسد باید دانست کہ ماہ رمضان بزرگست عبادت
نافلہ از نماز و ذکر و صدقہ و امثال آنہا کہ درین ماہ صادر شود برابر آداے فرض از ایام دیگر است و ادائے
فرض درین ماہ برابر ادائے ہفتاد فرائض است در ماہہائے دیگر کسی کہ افطار بخاند صائمے
را درین ماہ او را بخشند و رقبہ او را از آتش دوزخ آزاد سازند و مر او را مثل اجر آن صائم عطا
فرمایند بے آنکہ از اجر آن صائم نقصان کنند و ہمچنین کسیکہ در خدمت مملوک تخفیف نماید حق
سبحانہ و تعالیٰ او را بخشد و آزاد گرداند از آتش دوزخ و در ماہ رمضان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
و التحیۃ رہا میکردند ہر اسیر را و ہر کسی ہر چہ از ایشان سوال میکرد میدادند اگر کسی درین ماہ
بخیرات و اعمال صالحہ موفق شد در تمام سال او را بتوفیق رفیق گردانند و اگر بتفرقہ گذشت در تمام
سال در تفرقہ است فہما امکن ہر قدر کہ میسر شود بہ جمعیت باید کوشید و این ماہ را غنیمت
می باید شمرد و در ہر شبی از شبہای این ماہ چندین ہزار کس را کہ لایق دوزخ اند آزاد می سازند

و درین ماه درهای بهشت را میکشایند و درهای دوزخ را می بندند و شیاطین را زنجیر میکنند و درهای رحمت میکشایند و تعجیل افطار و تاخیر تسحر از سنن است و درین باب آن سرور علیه الصلوٰة والسلام مبالغه میفرمودند و ما تا که در تاخیر تسحر و تعجیل افطار اظهار عجز و احتیاج خود است که مناسب مقام بندگیست و بجز ما افطار کردن سنت است و در وقت افطار این دعا می خواندند ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ادای تراویح و ختم قرآن درین ماه از سنن مؤکده است و مثمر نتایج کثیره وَفَّقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِحُرْمَةِ حَبِیْبِهٖ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ بقیة التصدیع آنکه عنایت نامه در عین ماه رمضان رسید والا در امتثال امر خود را معاف نمیداشت سخن از بعد ماه مذکور گفتن حکم بغیب کردنست و مبنی از طول امل بالجمله در آنچه مرضی ایشان خواهد بود به هیچ وجه خود را معاف نخواهد داشت که حقوق ظاهری و باطنی ایشان بر ذمهای ما فقرا ثابت است حضرت قبله گاهی قدس الله تعالیٰ سره میفرمودند که حقوق شیخ جیو بر همه شما ثابت و مقرر است باعث این جمعیت ایشانند حق سبحانه و تعالیٰ همواره بتوفیق اعمال مرضیه موفق گرداناد بحرمة النبی و اٰله الامجاد علیه و علیهم الصلوٰت والتسلیمات زیاده برین تصدیع تمام است

مکتوب چهل و ششم

نیز بسیادت و نقابت پناهی میان شیخ فرید صدور یافت در بیان آنکه وجود باری تعالیٰ و تقدس و همچنین وحدت او تعالیٰ بلکه نبوت محمد رسول الله صلی الله علیه و اٰله وسلم بلکه جمیع ما جاء به من عند الله بدیهی اند و محتاج بهیچ فکر و دلیل نیستند و در ایضاح این مقدمات

بسیار مذکور ساخته اند ثبتکم اللہ سبحانہ علی جادۃ ابائکم الکرام علی اولہم و افضلہم اولا و علی بواقیہم ثانیا الصلوٰۃ والسلام وجود باری تعالیٰ و تقدس و همچنین وحدت او سبحانہ بلکہ نبوت محمد رسول اللہ نیز صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم بلکہ جمیع ما جاء بہ من عند اللہ بدیہی اند بر تقدیر سلامتی مدرکہ از آفات ردیہ و امراض معنویہ محتاج بہیچ فکر و دلیل نیستند نظر و فکر در آنہا تا زمان وجود علت و ثبوت آفت است اما بعد از سنجات از مرض قلبی و رفع غشاوہ بصری غیر از بداہت ہیچ نیست مثلاً صفرائی تا زمانی کہ بعلت صفرا گرفتار است شیرینی قند و نبات نزد او محتاج بدلیل است لیکن بعد از خلاصی ازان علت ہیچ احتیاج بدلیل ندارد و احتیاجی کہ منشا آن وجود آفت است ببداہت جنگ ندارد بیچارہ اخول کہ شخص واحد را اثنین می بیند و حکم بعدم وحدت آن شخص میکند معذور است و وجود آفت در اخول و حدت شخص را از بداہت نمی برارد و بنظریت نمی کشد و محقق است کہ جولانگاہ استدلال بسیار تنگ است و یقینی کہ از راہ دلیل پیدا شود بسی متعذر است پس در تحصیل ایمان یقینی فکر در ازالہ مرض قلبی نمودن ضروری آمد صفرائی را از ازالہ علت صفرا نمودن در تحصیل یقینی بشیرینی نبات ضروری تر آمد از انکہ دلیل بر یقین حلاوت نبات اقامت نماید از دلیل چہ طور یقینی حاصل شود کہ وجدان او بسبب علت صفرا بہ تلخی نبات حاکم است ہمچنین در ما نحن فیہ نفس امارہ بالذات منکر احکام شرعیہ است و بالطبع بمقتضت آن حاکم پس تحصیل یقین باین احکام صادقہ بدلیل با وجود انکار وجدان مستدل بسی دشوار است پس نفس را از مرض کبر ساختن ضروری آمد یقین را بدون تزکیہ حاصل نمودن دشوار نمود قد افلح من زکّٰہا و قد خاب من دسّٰہا پس مقرر شد کہ منکر این شریعت باہرہ و این ملت ظاہرہ و طاہرہ در رنگ منکر حلاوت نبات است مصرعہ خورشید نہ مجرم ار کسی بینا نیست پس مقصود از سیر و سلوک و تزکیہ نفس و تصفیہ قلب ازالہ آفات معنویہ است و امراض قلبیہ

۱۲ بخلاف احکام شرعیہ حکم کنندہ

که کریمهٔ فِی قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مُشعِر از آنست تا حقیقتِ ایمان متحقق شود و باوجود این آفات اگر ایمان است بحسب ظاهر است وبس چه وِجدانِ اَمّاره بخلافِ آن حاکم است و بر حقیقتِ کفر خود مُصر است مثل این ایمان و تصدیقِ صوری ایمانِ صفرائی است بحلاوتِ قند و نبات که وِجدانِ او بخلافِ آن شاهد است یقینِ حقیقی بحلاوت شکر بعد از زوالِ مرض صفرا صورت بندد پس بعد از تزکیهٔ نفس و اطمینان آن حقیقت ایمان صورت دارد و وجدانی میگردد و این قسم ایمان از زوال محفوظ است کریمهٔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ در شانِ ایشان صادق است شَرَّفَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِشَرَفِ هٰذَا الْاِیْمَانِ الْکَامِلِ الْحَقِیْقِیِّ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُهَا

مکتوب چهل و هفتم

نیز بسیادت پناهی شیخ فرید صدور یافت در شکایت از قرنِ سابق که کفار حیلا پیدا کرده بودند و اهل اسلام خوار و بی اعتبار گشته و در ترغیب آنکه در ابتداءِ بادشاهت اگر ترویجِ دین میسّر شود بهتر است مبادا ضالّی و مُضِلّی درمیان آمده خلل در کارخانهٔ اهل اسلام اندازد و در رنگِ قرنِ سابق سازد ثَبَّتَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰی جَادَّةِ اٰبَائِکُمُ الْکِرَامِ عَلٰی اَفْضَلِهِمْ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ اَوَّلًا وَعَلٰی بَوَاقِیْهِمْ ثَانِیًا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّةُ بادشاه نسبت بعالم در رنگِ دل است نسبت ببدن که اگر دل صالح است بدن صالح است و اگر فاسد است فاسد صلاحِ بادشاه صلاحِ عالم است و فسادِ او فسادِ عالم میدانند که در قرنِ ماضی بر سرِ اهل اسلام چها گزشته است ز بوالی اهل اسلام باوجود کمال غربت در قرون سابقه ازین نگزشته بود که مسلمانان بر دینِ خود باشند و کفار بر کیشِ خود کریمهٔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ بیان این معنی است

یعنی قبیل ازین ۱۲

دور قرنِ ماضی کفار بر ملا بطریق استیلا اجراءِ احکامِ کفر در دارِ اسلام میکردند و مسلمانان از اظہارِ احکامِ اسلام عاجز بودند و اگر میکردند بقتل میرسیدند وَاوَیلَا وَامُصِیبَتَا وَاحَسرَتَا وَاحُزنَا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ محبوبِ ربّ العالمین است مُصدّقانِ او ذلیل و خوار بودند و منکرانِ او بعزّت و اعتبار مسلمانان با دلہای ریش در تعزیتِ اسلام بودند و مُعاذان بسخریہ و استہزا بر جراحتہائی ایشان نمک می پاشیدند آفتابِ ہدایت در تنقیبِ ضلالت مستور شدہ بود و نورِ حق در حُجبِ باطل منزوی و معزول امروز کہ نوید زوالِ مانعِ دولتِ اسلام و بشارتِ جلوسِ بادشاہِ اسلام بگوشِ خاص و عام رسیدہ اہلِ اسلام بر خود لازم دانستند کہ مُمِدّ و مُعاونِ بادشاہ باشند و بر ترویجِ شریعت و تقویتِ ملّت دلالت نمایند این امداد و تقویت خواہ بزبان میسر شود خواہ بدست سابق ترینِ دولتِ مَدد و ہا تبیینِ مسائلِ شرعیہ است و اظہارِ عقائدِ کلامیہ بر طبقِ کتاب و سُنّت و اجماعِ امت تا مبتدعی و ضالی درمیان آمدہ از راہ نبرد و کار بفساد نہ انجامد این قسم امداد مخصوص بعلماءِ اہلِ حق است کہ رُو بآخرت دارند علماءِ دنیا کہ ہمت ایشان دُنیای دنیہ است صحبت ایشان زہرِ قاتل است و فسادِ ایشان فسادِ متعدی عالِم کہ کامرانی و تن پروری کند ؛ او خویشتن گم است کرا رہبری کند ؛ در قرنِ ماضی ہر بلائی کہ بر سر آمد از شومی این جماعہ بود پادشاہان را ایشان از راہ میبرند ہفتاد و دو ملّت کہ راہِ ضلالت اختیار کردہ اند مقتدایان اینہا علماءِ سوء بودند غیر از علما ہر کہ بضلالت رفت کم است کہ ضلالتِ او بدیگرے تعدّی کند و اکثرِ جُہلائے صوفی نما این زمانہ حکمِ علماءِ سوء دارند فسادِ اینہا نیز فسادِ متعدی است و ظاہرا اگر کسے باوجودِ استطاعتِ امداد ہر قسم مدد کہ باشد تقصیر نماید و در کارخانۂ اسلام فتورے واقع شود آن مُقصّر معاتب گردد و بناءً علیٰ ذلک این حقیرِ قلیل البضاعت نیز می خواہد کہ خود را در جرگۂ مُمدانِ دولتِ اسلام اندازد و درین باب

بکسر سرمایہ کہ بدان تجارت کنند ۱۲ — جرگہ بالفتح و کاف فارسی یعنی صف کشیدن و انبوہ مردم یعنی گروہ و جماعہ ۱۲

عہ کہ ضررش بدیگران نیز میرسد و برذوات شان مقصور نمیماند ۱۲

دست وپائی بزند بحکم مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یحتمل کہ این بے استطاعت را داخل آنجماعۂ کرام سازند مثل خود را مثل آن زال می انگارد کہ ریسمان چند تنیدۂ خود را در سلک خریداران حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ساختہ بود امید است کہ درین نزدیکی اِنْشَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بشرف حضور مشرف گردد ومتوقع از جناب شرف ایشان آنست کہ چون استطاعت وقرب بادشاہ بروجہ اتم ایشان را حق سبحانہ وتعالیٰ میسر ساختہ است در خلا وملا در ترویج شریعت محمدی علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوٰت افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کوشند ومسلمانان را از غربت برآرند حامل رقیمۂ نیاز مولانا حامد از سرکار اقبال آثار وظیفۂ مقررہ دارد پارسال ظاہرا از حضور یافتہ بود امسال نیز امیدوار آمدہ است دولت حقیقی ومجازی میسر باد

مکتوب چہل وہشتم

نیز بسیادت ونقابت ودستگاہ شیخ فرید بخاری صدور یافتہ در ترغیب بر تعظیم علما وطلبۂ علوم کہ حاملان شریعت اند نصرکم اللّٰہ سبحانہ علی الاعداء بحرمۃ سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰت والتسلیمات والتحیات مرحمت نامۂ گرامی کہ فقرا را بآن نواختہ بودند بمطالعۂ آن مشرف گشت در کتابت مولانا محمد فلیح موفق مرقوم فرمودہ بودند جزوی خرچے برائے طالبعلمان وصوفیان فرستادہ شد ذکر تقدیم طالبعلمان بر صوفیان در نظر ہمت بسیار زیبا در آمد بحکم الظاہر عنوان الباطن امید است کہ در باطن شریف نیز این جماعۂ کرام تقدیم پیدا کردہ باشند کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ع از کوزہ برون ہمان تراود کہ در وست ؛ ودر تقدیم طالب علمان ترویج شریعت است حاملان شریعت ایشانند

ف ۱ قولہ من کثر سواد قوم فہو منہم یحتمل کہ این بے استطاعت را داخل آنجماعۂ کرام سازند مثل خود را مثل آن زال می انگارد کہ ریسمان چند تنیدۂ خود را در سلک خریداران حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ساختہ بود امید است کہ درین نزدیکی اِنْشَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بشرف حضور مشرف گردد ومتوقع از جناب شرف ایشان آنست کہ چون استطاعت وقرب بادشاہ بروجہ اتم ایشان را حق سبحانہ وتعالیٰ میسر ساختہ است در خلا وملا در ترویج شریعت محمدی علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوٰت افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کوشند ومسلمانان را از غربت برآرند حامل رقیمۂ نیاز مولانا حامد از سرکار اقبال آثار وظیفۂ مقررہ دارد پارسال ظاہرا از حضور یافتہ بود امسال نیز امیدوار آمدہ است دولت حقیقی ومجازی میسر باد

ف ۲ یعنی ظاہر دیباچہ باطن است ۱۲

ف ۳ ہمان بروں از کوزہ ہمان تراود کہ در وست

وملّتِ مصطفویه علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات بایشان برپاست فردای قیامت از شریعت خواهند پرسید از تصوّف نخواهند پرسید دخولِ جنّت وتجنّب از نار وابسته باتیانِ شریعت است انبیا صلوات الله تعالی وتسلیماته علیهم که بهترین کائنات اند بشرائع دعوت کرده اند ومدارِ نجات برآن مانده ومقصود از بعثتِ این اکابر تبلیغ شرائع است پس بزرگترین خیرات سعی در ترویجِ شریعت است واحیائی حکمی از احکامِ آن علی الخصوص در زمانیکه شعائرِ اسلام منهدم شده باشند کرورها در راهِ خدای عزوجل وعلا خرچ کردن برابرِ آن نیست که مسئله از مسائلِ شرعیه را رواج دادن چه درین فعل اقتدا بانبیاست که بزرگترین مخلوقات اند علیهم الصلوات والتسلیمات ومشارکت است بآن اکابر ومقرر است که کاملترین حسنات بایشان مسلّم فرموده اند وخرچ کردنِ کرورها غیر این اکابر را نیز میسّر است وایضاً در اتیانِ شریعت مخالفتِ تمام است با نفس که شریعت برخلافِ نفس وارد شده است ودر انفاقِ اموال گاه است که نفس موافقت کند بلی انفاقِ اموال را که برائی تائیدِ شریعت باشد وترویجِ ملّت درجهٔ علیا است وانفاقِ جبلی باین نیّت خرچ کردن برابرِ خرچ لکھا است درغیر این نیّت اینجا کسی سوال نکند که طالبِ علم گرفتار از صوفی وارسته چون مقدم باشد جواب گوئیم که او هنوز حقیقتِ سخن را درنیافته است طالبعلم باوجودِ گرفتاری سببِ نجاتِ خلائق است چه تبلیغِ احکامِ شرعی ازوی میسّر است اگرچه خود بآن منتفع نشود وصوفی باوجودِ وارستگی نفسِ خود را اخلاص ساخته است بخلائق کارے ندارد شخصے که کثرتِ نجات باو وابسته باشد مقرر است که بهتر باشد از ان شخصی که به نجاتِ خود درمانده باشد آرے صوفی را که بعد از فنا وبقا وسیر عن الله وبالله بالعالم گردانیده باشند وبدعوتِ خلق فرود آورده از مقامِ نبوت نصیبی دارد وداخلِ مبلّغانِ شریعت است حکمِ علماء

ه بل علت است مر ما قبل خود را ۱۲

ه این چنین صوفی ۱۲

ه هذا فی النسخ الخطیة الرجیدة عندنا والله اعلم بالصواب ۱۲

شریعت وارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

مکتوب چهل و نهم ۴۹

ایں فضل حق است سبحانہ بخشد و سعید ہدایت ہر کرا خواہد و حق تعالی صاحب فضل عظیم است ایں کریمہ واقع است در سورہ جمعہ ۱۲

نیز بسیادت پناہی شیخ فرید صدور یافتہ در ترغیب بر جمع کردن ایں دو دولت کہ ظاہر را باحکام شریعۃ متحلی ساختن است و باطن را از گرفتاری ما دونِ حق سبحانہ آزاد کردن حق سبحانہ و تعالی بدولتِ صوری و سعادتِ معنوی مستعد گرداند فی الحقیقت دولتِ صوری متحلی شدنِ ظاہر است باحکامِ شریعۃ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و سعادتِ معنوی خلاصیِ باطن است از گرفتاریِ ما دونِ حق سبحانہ تا کدام صاحب دولت را باین دو کرامت مشرف سازند ع کار اینست و غیر ایں ہمہ ہیچ ؛ زیادہ تصدیع است والسلام

مکتوب پنجاہم ۵۰

نیز بسیادت پناہی شیخ فرید صدور یافت در مذمتِ دنیای دنیہ حق سبحانہ و تعالی از رقیتِ ما دون خود آزادی کرامت فرموده بتمام گرفتارِ جنابِ خود گرداند بحرمتِ سید البشر المحرر عن زیغ البصر علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات دنیا بظاہر شیرین است و بصورت طراوت دارد و فی الحقیقت سمی است قاتل و متاعی است باطل و گرفتاریست لاطائل مقبول او مخذولیست مفتونِ او مجنونِ حکمِ او حکمِ نجاستی است زراندودہ و مثلِ او مثلِ زہریست شکر آلودہ عاقل آنست کہ باین چنین متاعِ کاسد فریفتہ نشود و بچنین کالائی فاسد گرفتار نگردد گفتہ اند اگر شخصے صیت کرد کہ مالِ مرا بعاقلِ زمانہ بدہند بزاہدی باید داد کہ از دنیا بی رغبت است و آن بی رغبتی از کمالِ قناعت اوست زیادہ برین اطناب است بقیۃ التصدیع آنکہ فضائل مآب شیخ زکریا

۵ الاسباب درخت و متاع کہ غیر حیوان باشد ۱۲

ص یعنی باوجودیکه محاسبه دنیویه بنسبت محاسبه اخرویه بر رجها آسانست از محاسبه دنیویه هرآسان است ۱۲

درین سن و سال گرفتار کروری گری است باوجود این گرفتاری همواره از محاسبهٔ عاجله که در کمال آسانی است نسبت بمحاسبهٔ آجله هراسانست وثیقهٔ عظمی در عالم اسباب توجه شریف میداند امیدوار است که بدیوان جدید نیز طاهر شود که ایشان از خادمان آن درگاه عالی اند

ن تو مرا دل دہ و دلیری بین ٭ روبهٔ خویش خوان و شیری بین ٭ دولت صوری ومعنوی محصل باد بحرمة النبی الامی وآله الامجاد علیه وعلیهم من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها

مکتوب پنجاه ویکم ۵۱

نیز بسیادت پناهی شیخ فرید صدور یافت وترغیب بترویج شریعت غرا علی صاحبها الصلوٰة والسلام از حق سبحانه وتعالیٰ خواسته می آید که بتوسل وجود شریف آن سلاله عظام ارکان شریعت غرا واحکام ملت زهرا قوت گیرند ورواج پذیرند ع کار این است وغیر این همه هیچ ٭ امروز غربا را اهل اسلام را درین طور گرداب ضلالت امید نجات هم از سفینهٔ اهل بیت خیر البشر است علیه وعلی آله من الصلوات اتمها ومن التحیات والتسلیمات اکملها قال علیه الصلوة والسلام مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها هلك همت علیا را بتمام بران گمارند که این سعادت عظمی را بدست آرند بعنایت الله سبحانه از قسم جاه وجلال وعظمت وشوکت همه میسر است باوجود شرف ذاتی اگر این علاوه بآن منضم شود گوئی سبقت ببوگان سعادت ازهمه پیش برده باشند این حقیر بارادهٔ اظهار امثال این سخنان در تائید وترویج شریعت حقه متوجه خدمت ایشان است هلال ماه مبارک رمضان در حضرت دهلی دیده شد مرضی حضرت والده بزرگوار در توقف مفهوم گشت بضرورت تا استماع ختم قرآن توقف نموده

قال الله سبحانه مصحح

وعلم آخر کار نزد خدائے پاک است ۱۲

وَالْاَمْرُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ سَعَادَتِ دارین محصّل باد

مکتوب پنجاه و دوم ۵۲

نیز بسیادت پناهی شیخ فرید صدور یافته در مذمت نفس امّاره و بیانِ مَرَض ذاتی او و علاج ازالهٔ آن مَرَض مرحمت نامهٔ گرامی که از روی شفقت و مهربانی داعی مخلص خود را بآن ممتاز فرموده بودند بمطالعهٔ مضمون آن مشرّف گشت عَظَّمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَجْرَکُمْ وَرَفَعَ قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ وَیَسَّرَ اَمْرَکُمْ بِحُرْمَةِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُهَا ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰی مُتَابَعَتِهٖ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَیَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا ثانیاً فقره چند در شکایت مصاحب سوء و ندیم بدخوی مسوّده مینماید بسمع قبول استماع خواهند فرمود مخدوما مکر نفس امّارهٔ انسانی مجبول است بر حبّ جاه و ریاست و همگی همت او ترفّع بر اقران است و بالذّات خواهان آنست که خلائق همه بوی محتاج باشند و منقاد اوامر و نواهی او گردند و او بهیچ کس محتاج نباشد و محکوم احدی نبود این دعوی الوهیّت است ازوی و شرکت است بخدائی بی همتا جَلَّ سُلْطَانُهٗ بلکه آن بی سعادت بشرکت هم راضی نیست میخواهد که حاکم او باشد و بس و همه محکوم او باشند فقط در حدیث قدسی آمده است عَادِ نَفْسَكَ فَاِنَّهَا اَنْصَبَتْ بِمُعَادَاتِیْ یعنی دشمن دار نفس خود را زیرا که بدرستی آن نفس ایستاده است بدشمنی من پس تربیت نفس نمودن بتحصیل مرادات او از جاه و ریاست و ترفّع و تکبّر فی الحقیقت امداد کردن است بدشمن خدائے عزّوجلّ و تقویت نمودن است مر او را و اشناعت این امر را نیک باید دریافت در حدیث قدسی وارد است اَلْکِبْرِیَاءُ

ع - باخودی کفر است بیخودی دین است ۱۲

ص تفوق و فوقیت و بلندی ۱۲

رِدَائِی وَالْعَظَمَةُ إِزَارِی فَمَنْ نَازَعَنِی فِی شَیْءٍ مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ فِی النَّارِ وَلَا أُبَالِی

دُنیائی دَنی کہ ملعونہ ومبغوضہ حق است سبحانہ تعالی بواسطہ آنست کہ حصول دنیا ممد ومعاون حصولِ مرادات نفس است پس ہر کہ بدشمن مدد نماید ناچار لعنت راشاید وفقر فخر محمدی گشت عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیمَاتُ زیراکہ در فقر نامرادی نفس است وحصول عجز آن مقصود از بعثتِ انبیا عَلَیْهِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیمَاتُ وحکمت در تکلیفاتِ شرعیہ تعجیز وتخریب ہمین نفسِ امّارہ است شرائع برای رفع ہواہائے نفسانی وارد شدہ اند ہر قدر کہ بمقتضائی شریعت بعمل درآید ہمان قدر ہوائی نفسانی رُو بزوال آرد لہذا اتیانِ یک حکم از احکامِ شرعیہ در ازالۂ ہوائی نفسانی بہتر است از ریاضات ومجاہداتِ ہزار سالہ کہ از نزدِ خود کردہ شود بلکہ این ریاضات ومجاہدات کہ بمقتضائی شریعت غرّا واقع نشدہ اند مؤیّد ومقوّی ہواہائے نفسانی اند بہمان وجوگیان در ریاضات ومجاہدات تقصیر نہ کردہ اند امّا ہیچ از پیش نہ سود مند نگشتہ وغیر از تقویتِ نفس وتربیتِ آن نمودہ مثلاً یکدام در ادای زکوۃ کہ شریعت بآن امر فرمودہ است در تخریبِ نفس سود مند تر است از آنکہ ہزار دینار از پیش خود صرف کند وطعام خوردن در عید فطر بحکمِ شریعت نافع تر است در رفع ہوا از آنکہ از نزدِ خود سالہا صائم باشد ودو رکعتِ نماز بامداد را بجماعت ادا کردن کہ سنّتی از سنن بجا آوردن است بمراتب بہتر است از آنکہ تمام شب بصلوٰۃِ نافلہ قیام نماید ونماز بامداد را بی جماعت ادا کند بالجملہ تا نفس مزکّی نشود واز خُبثِ ما خولیائی مہتری پاک نگردد نجات محال است فکر ازالۂ این مرض ضروری آمد تا بموتِ ابدی نرساند کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ موضوع است برائے نفیِ آلہۂ آفاقی وانفسی در تزکیۂ نفس وتطہیر آن انفع وانسب است اکابر طریقت قدّس اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْرَارَهُمْ از برائی تزکیۂ نفس ہمین کلمہ طیبہ را اختیار فرمودہ اند تا بجاروبِ لَا نروبی راہ ✻ نرسی در سرائی الّا اللّٰه ✻ ہرگاہ نفس در

نقل صحیح

مقامِ سرکشی آید و نقضِ عهد نماید بتکرارِ این کلمه تجدیدِ ایمان باید نمود قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بلکه همه وقت از تکرارِ این کلمه چاره نبود زیرا که نفسِ امّاره همواره در مقامِ خُبث است در حدیث آمده است در فضائلِ این کلمه که اگر آسمانها و زمین ها را در پله نهند و این کلمه را در پله دیگر هر آئینه این پله راجح آید بر پله دیگر وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ

مکتوب پنجاه و سیوم

نیز بسیادت انتساب شیخ فرید صدر یافته در بیانِ آنکه اختلافِ علماءِ سوء موجبِ فسادِ عالم است

وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ ثَبَّتَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلٰى جَادَّةِ آبَائِكُمُ الْكِرَامِ از حُسنِ نشاءِ مسلمانی که در نهادِ خود دارند بایشان فرموده اند که چهار کس از علماءِ دیندار پیدا کنند که مُلازم باشند و بیانِ مسائلِ شرعیه میکرده باشند تا خلافِ شرع امری واقع نشود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مسلمانان را به ازین چه بشارت و ماتم زده گان را به ازین چه نوید لیکن چون حقیر بواسطهٔ همین غرض متوجهٔ خدمتِ علیه است چنانچه مکرّر اظهارِ آن نموده بضرورت درین باب به گفتن و نوشتن خود را معاف نخواهد داشت امید است که معذور خواهند فرمود صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُونٌ معروض میگرداند که علماءِ دیندار خود اقل قلیل اند که از حُبِّ جاه و ریاست گرفته باشند و مطلبی غیر از ترویجِ شریعت و تائیدِ ملّت نداشته باشند بر تقدیرِ حُبِّ جاه هر کدام ازین عُلَما طَرَفی خواهد گرفت و اظهارِ فضیلتِ خود خواهد نمود و سخنان اختلافی درمیان خواهد آورد و آن را توسّلِ قُربتِ پادشاه خواهد ساخت ناچار مُهِمِّ دین ابتر خواهد شد در قرنِ سابق اختلافاتِ عُلَما عالم را در بلا انداخت و همان صحبت درپیش است ترویج چه گنجایش دارد که باعثِ تخریبِ دین خواهد شد وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ

---

۵۳ یعنی غالب گرانبار ۱۲

۵ یعنی صحبت علما و سوء ۱۲

۵ یعنی بلکه بهت یا از برای علت ۱۲

۵ پله بالفتح و تشدید لام در چه و مرتبه و ترازو و پایهٔ نردبان - از برهان قاطع ۱۲ مع

۵ یعنی آسمانها و زمین ها و اهل این هر دو بجز حق تعالی چنانکه در مشکوة است ۱۲

سُبْحَانَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْعُلَمَاءِ السُّوْءِ اگر یک عالم را از برائے این غرض انتخاب کنند بہتر بینماید اگر از علماء آخرت پیدا شود چہ سعادت کہ صحبت او کبریت احمر است و اگر پیدا نشود بعد از تامل صحیح بہترین این جنس را اختیار کنند مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ كُلُّهٗ نمیدانم چہ نویسم ہمچنانکہ خلاصی خلائق وابستہ بوجود علما است خسران عالم نیز بایشان مربوط است بہترین علما بہترین عالم است و بدترین ایشان بدترین خلایق ہدایت و اضلال ایشان مربوط ساختہ اند عزیزی ابلیس لعین را دید کہ فارغ و بیکار نشستہ است سر آنرا پرسید گفت علماء این وقت کار ما میکنند و در اغوا و اضلال کافی اند عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم است کرا رہبری کند غرض کہ درین باب فکر صحیح و تامل صادق مرعی داشتہ اقدام خواہند نمود چون کار از دست برود علاجی نمی پذیرد ہر چند شرم می آید کہ کسی امثال این سخنان بارباب فطانت صحیحہ اظہار سازد اما این معنی را وسیلہ سعادت خود دانستہ مصدع می گردد

مکتوب پنجاہ و چہارم

نیز بسیادت و نقابت پناہی شیخ فرید صدور یافتہ در بیان آنکہ اجتناب از صحبت مبتدع لازم است ضرر صحبت مبتدع فوق ضرر صحبت کافر است و بدترین فرق مبتدعہ شیعہ شنیعہ اند وَمَا ذٰلِكَ بِعَزِیْزٍ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَجْرَكُمُ اللّٰهُ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ وَیَسَّرَ اَمْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْبَشَرِ الْمُطَهَّرِ عَنْ زَیْغِ الْبَصَرِ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَكْمَلُهَا مَنْ لَمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ ہر کسی کہ شکر آدمی بجا نیاورد شکر خدائی عزوجل بجا نیاورد پس بر ما فقیران شکر احسانہائی شما لازم است اولا سبب جمعیت حضرت خواجہ ما شما بودہ اید بطفیل شما دران جمعیت طلب حق سبحانہ و تعالی کردیم و حظہای وافر بردیم و ثانیا چون بحکم

حضرت مجدد قدس سره ۱۲

کبرت بموات الکبراء نوبت باین طبقه رسید واسطهٔ اجتماع فقرا و باعث انتظام طالبان
نیز شما سید جزاکم الله سبحانه عنا خیر الجزاء ۵ گر بر تن من زبان شود هر موی ۰ یک شکر
تواز هزار نتوانم کرد ۰ آرزو آنست که حق سبحانه وتعالی در دنیا و آخرت شما را از آنچه نباید و نشاید
محفوظ دارد بحرمة جدکم سید المرسلین علیه وعلی آله وعلیهم من الصلوات والتسلیمات
اتمها و اکملها این فقیر را صحبت گرامی شما دور افتاده است معلوم نه دارد که در مجلس شریف از کدام
قسم مردم را گنجایش است و انیس خلوت وجلوت کیست ۵ خوانم لبشد از دیده درین فکر جگر
سوز ۰ کآغوش که شد منزل و آسایش خوابت ۰ یقین تصور فرمایند که فساد صحبت مبتدع
زیاده از فساد صحبت کافر است و بدترین جمیع فرق مبتدعان جماعه اند که با صحاب پیغمبر علیه وعلیهم
الصلوة والسلام بغض دارند الله تعالی در قرآن مجید خود ایشان را کفاری نامد لیغیظ بهم
الکفار قرآن و شریعت را اصحاب تبلیغ نموده اند اگر ایشان مطعون باشند طعن در قرآن
و شریعت لازم می آید قرآن جمع حضرت عثمان است علیه الرضوان اگر عثمان مطعون است
قرآن هم مطعون است اعاذنا الله سبحانه عما یعتقد الزنادقة خلافی و نزاعی که در میان
اصحاب علیهم الرضوان واقع شده بود محمول بر هوائی نفسانی نیست در صحبت خیر البشر
نفوس ایشان به تزکیه رسیده بودند و از آثار گی آزاد گشته اینقدر میدانم که حضرت امیر در آن باب
برحق بوده اند و مخالف ایشان بر خطا بود اما این خطا خطاء اجتهادی است تا بحد فسق نمیرساند
بلکه ملامت را هم درین طور خطا گنجایش نیست که مخطی را نیز یک درجه است از ثواب و یزید
بید دولت از اصحاب نیست در بدبختی او کرا سخن است کاری که آن بدبخت کرده هیچ کافر
فرنگ نکند بعضی از علماء اهل سنت که در لعن او توقف کرده اند نه آنکه ازوی راضی اند
بلکه رعایت احتمال رجوع و توبه کرده اند میباید که در مجلس شریف از کتب معتبره قطب زمان

۵ ابن معاویه رض ولد سنه خمس اوست وعشرین ۱۲

انکرده خویش ۱۲

بندگی مخدوم جہانیان ہر روز چیزے خواندہ شود تا معلوم شود کہ اصحاب پیغمبر را علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام چہ طور ستائیش کردہ اند و بکدام ادب یاد نمودہ اند تا مخالفان بداندیش شرمندہ و مخذول گردند درین ایام این طائفہ بداندیش بسیار غلو کردہ اند و باطراف و جوانب منتشر گشتہ اند بواسطۂ آن درین باب چند کلمہ نوشتہ آمد تا در صحبت شریف این قسم بداندیشان را جا نباشد

تَبَّتَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى الطَّرِيقَةِ الْمَرْضِيَّةِ +

مکتوب پنجاہ و پنجم

بسیادت پناہی شیخ عبد الوہاب بخاری صدر یافتہ در اظہار محبت چندگاہ است کہ دل را محبتی نسبت بملازمان شما پیدا شدہ است غیر آن ارتباطی کہ سابقاً متحقق بود بناءً علیہ بدعا ظہر الغیب بے اختیار مشغول است و چون سرور کائنات و مفخر موجودات علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات فرمودہ اند کہ من احب اخاہ فلیعلمہ ایاہ اظہار حب خود نمودن اولیٰ و انسب دانست و باین محبت کہ نسبت بقرباء آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پیدا شدہ است رشتۂ امیدواری تمام بدست آوردہ است حق سبحانہ و تعالیٰ بر محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید

بحرمۃ سید البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام

مکتوب پنجاہ و ششم

نیز بشیخ عبد الوہاب صدر یافتہ در سفارش سیدی جناب قدس سادات کثیر البرکات بواسطۂ جزبیت آنسرور دین و دنیا علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتحیات ازان برتر است کہ بزبان قاصر بیان منقبت و محمدت آن تواند کرد مگر آنکہ از آن او وسیلۂ سعادت خود دانستہ درین باب جرأت نماید بلکہ

خود را بتوسل آن می ستاید و اظهار مودت ایشان که بآن مامور است می نماید اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیهِمْ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِینَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حامل عریضه نیاز میر سید احمد از سادات سامانه اند و طالب علم و صالح از ممر ضیق معیشت متوجه آن حدود گشته اگر در سرکار عالی گنجائش باشد مشار الیه لائق و سزاوار آنست والا به یکی از مخلصان خود سفارش نمایند که از ممر معیشت خاطر جمع سازد و چون یقین بود که خادمان ایشان در باب فقرا و محتاجان توجه اتم دارند علی الخصوص در امداد سادات عظام بجند کلمه جرأت نمود در وقت رفتن هر چند بسعادت خدمت مستسعد نگشت اما داخل جرگه مخلصان است حق سبحانه و تعالیٰ بر اخلاص و محبت ایشان استقامت ارزانی فرماید زیاده گستاخی نرفت

مکتوب پنجاه و هفتم

بشیخ محمد یوسف صدر یافته در نصیحت حق سبحانه و تعالیٰ بر جاده آباء کرام خود استقامت ارزانی فرماید بحرمة سید المرسلین علیه و علی اله و علیهم من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها بزرگی در خاندان شما موروثی است بر نهجی زندگانی نمایند که استحقاق این وراثت میسر گردد ظاهر را بباطن شریعت و باطن را بباطن شریعت که عبارت از حقیقت است متحلی و متزین دارند چه حقیقت و طریقت عبارت از حقیقت شریعت است و طریقت آن حقیقت نه آنکه شریعت امری دیگر است و طریقت و حقیقت دیگر که آن الحاد و زندقه است زعم فقیر در مادهٔ شما بسیار نیک است بعضی وقائع را بدین معنی شاهد دارد و شمه ازین ماجرا بوالد بزرگوار شما علیه الرحمة اظهار نموده بود بقیة المقصود آنکه شیخ عبد الغنی مردی بصلاح آراسته است و نیک نهاد اگر بخدمت علیه در امرے از امور رجوع نماید التفات خواهند فرمود والسلام والاکرام

مکتوب پنجاه و هشتم

بسیادت مآبی سید محمود صدور یافته در بیانِ آنکه این راه که ما در صدد قطع آنیم همگی هفت گام است و در بیان آنکه مشائخ نقشبندیه ابتدائی سیر از عالم امر اختیار کرده اند بخلافِ مشائخ سلاسل دیگر و طریقِ این بزرگواران طریقِ اصحابِ کرام است و مَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ ؛ النفحات نامهٔ گرامی ورود یافت از آنجا شوقِ استماعِ سخنان این طایفهٔ علیه مفهوم گشت لاجرم سخنی چند به تحریر آورد اجابةً لِلْمَسْئُولِ وترغیباً الی المأمولِ مخدوما این راه که ما در صدد قطع آنیم همگی هفت گام است بعد از هفت لطیفهٔ انسانی دو قدم در عالمِ خلق اند که بقالب و نفس تعلق دارند و پنج قدم در عالمِ امر اند که بقلب و روح و سرّ و خفی و اخفی مربوط اند و در هر قدمی ازین اقدام سبعه ده هزار حجاب خرق مینمایند نورانیّة کانت تلك الحجب او ظلمانیّة اِنَّ لِلّٰهِ سبعین الف حجاب من نورٍ و ظلمةٍ و بگام اول که در عالمِ امر میرسند تجلی افعال رو میدهد و بگام دوم تجلی صفات و بگام سوم شروعی در تجلیاتِ ذاتیه می افتد ثُمَّ رُوِّسْتُمْ عَلٰی تفاوتِ درجاتها کما لا یخفی علی اربابها و بهر خطوه از خطواتِ سبع از خود و دور می افتد و بحق سبحانه نزدیک حتّٰی یَتِمَّ الْقُرْبُ بِتَمَامِ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ فَحِینَئِذٍ شُرِّفُوا بِالْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَبُلِّغُوا اِلٰی دَرَجَةِ الْوِلَایَةِ الْخَاصَّةِ مشائخ طریقهٔ علیه نقشبندیه قدس الله تعالی اسرارهم ابتداءِ این سیر از عالمِ امر اختیار کرده اند و عالمِ خلق را نیز در ضمنِ این سیر قطع مینمایند بخلافِ مشائخ سلاسلِ دیگر قدس الله تعالی اسرارهم لهذا طریقِ نقشبندیه اقرب طرق آمد. لاجرم نهایت دیگران در بدایتِ ایشان مندرج گشت ۔ مصرعه قیاس کن ز گلستانِ من بهارِ مرا ۔ طریق این بزرگواران بعینه طریقِ اصحابِ کرام است رضوان الله تعالی علیهم اجمعین چه این بزرگواران را در اول صحبتِ خیر البشر علیه و علی آله الصلوات و التسلیمات بطریقِ اندراج

نهایت در بدایت آن میسّر می شد که کُمّل اولیاء اُمّت را در نهایت کم است که دست و هد لهذا وحشی قاتل حضرت حمزه علیه الرحمة که یکبار در صحبت خیر البشر رسیده بود از اُویس قرنی که خیر التابعین است افضل آمد سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ مُعَاوِيَةُ اَمْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ الْغُبَارُ الَّذِيْ دَخَلَ اَنْفَ فَرَسِ مُعَاوِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِّنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَذَا مِئَةً پس باید اندیشید گروهی که در بدایت ایشان نهایت دیگران مندرج گردد نهایت ایشان چه خواهد بود و در درک دیگران چه طور خواهد گنجید وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ قاصری گر کند این طایفه را طعن قصور ؛ حاش لله که که براه نظر ندارد

که برارم بزبان این گله را ؛ همه شیران جهان بسته این سلسله اند ؛ روبه از حیله چسان بگسلد

این سلسله را ؛ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاِيَّاكُمْ مَحَبَّةَ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ الْعَزِيْزِ وُجُوْدُهَا كَالْغَنْقَاءِ هر چند مختصر افتاده است اما معارف بلند و حقایق ارجمند دران اندراج یافته اند عزیز خواهند داشت والسلام

مکتوب پنجاه و پنجم

نیز به سید محمود صدر یافته در بیان آنکه آدمی را از سه چیز چاره نیست تا نجات ابدی میسّر گردد و در بیان آنکه نجات بی اتباع اهل سنت و جماعت متصور نیست و در بیان آنکه علم و عمل مستفاد از شریعت اند و اخلاص منوط بسلوک طریق صوفیه است و در بیان آنکه اخلاص عمل مر اولیا را در جمیع افعال و اعمال و حرکات و سکنات است حضرت حق سبحانه و تعالی بر جادهٔ شریعت مصطفویه علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة استقامت کرامت فرموده لکلیت گرفتار جناب قدس خود گردانا و مفاوضهٔ شریفه و مراسلهٔ لطیفه و رودیافت موجب فرحت گشت و مقدمات محبت فقرا و اخلاص به این طائفهٔ علیا بوضوح انجامید اللّٰهُمَّ زِدْ طَلَبَ فوائد رفته بود

۵۵ واقع است در سورة مدثر و پاره تبارک یعنی و ما یعلم جنود ربک الا هو یعنی نمیداند لشکرهای پروردگار ترا مگر او تبارک و تعالی ۱۲

صحیح سلمه الله تعالی

بیان فوائد مطلوبہ ۱۲

مخدوما آدمی را از سہ چیز چارہ نیست تا نجات ابدی میسر گردد علم و عمل و اخلاص علم دو قسم است علمی است کہ مقصود ازان عمل است کہ علم فقہ متکفل آنست (فروعی ۱۲) و علمی است کہ مقصود ازان مجرد اعتقاد و یقین قلبی است کہ در علم کلام (علم عقائد ۱۲) بہ تفصیل ذکر یافتہ است بمقتضای آرائے صائبہ اہل سنت و جماعت کہ فرقہ ناجیہ اند و نجات بی اتباع این بزرگواران متصور نیست و اگر سر مو مخالفت است خطر در خطر است این سخن بکشف صحیح و الہام صریح نیز بیقین پیوستہ است احتمال تخلف ندارد

فَطُوبٰی لِمَنْ وُّفِّقَ لِمُتَابَعَتِہِمْ وَ شُرِّفَ بِتَقْلِیْدِہِمْ وَوَیْلٌ لِّمَنْ خَالَفَہُمْ وَاعْتَزَلَ عَنْہُمْ وَبَرَفَضَ عَنْ طُرُقِہِمْ وَخَرَجَ عَنْ زُمْرَتِہِمْ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا فَاَنْکَرُوا الرُّؤْیَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ وَخَفِیَ عَلَیْہِمْ فَضِیْلَۃُ الصُّحْبَۃِ وَفَضْلُ الصَّحَابَۃِ وَحُرِمُوْا عَنْ مَحَبَّۃِ اَہْلِ بَیْتِ الرَّسُوْلِ وَمَوَدَّتِ اَوْلَادِ الْبَتُوْلِ فَمُنِعُوْا عَنْ خَیْرٍ کَثِیْرٍ نَالَہَا اَہْلُ السُّنَّۃِ وَاتَّفَقَتِ الصَّحَابَۃُ عَلٰی اَنَّ اَفْضَلَہُمْ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ ... قَالَ الشَّافِعِیُّ وَہُوَ اَعْلَمُ بِاَحْوَالِ الصَّحَابَۃِ اِضْطَرَّ النَّاسُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَجِدُوْا

پس خوشحالی است مر کسی را کہ بمتابعت اہل سنت موفق گردید و بتقلید شان مشرف گشت و وائے برانکہ خلاف آنان ورزید و انحراف و یک سوئی از ایشان گزید و قوانین آنہا را گذاشت و از گروہ شان برآمد پس این چنین کسان ہم خود گمراہ شدند و ہم دیگران را گمراہ کردند پس انکار کردند از رویت حق و شفاعت پیغمبر و مخفی ماند (دیدن خدا تعالیٰ بروز قیامت ۱۲) بر ایشان فضیلت صحبت پیغمبر و فضیلت اصحاب آن سرور و بی بہرہ ماندند از دوستی اہلبیت رسول (یعنی سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء ۱۲) و دوداد اولاد زہراء بتول پس باز داشتہ شدند از خیر کثیر کہ بدست آوردند آنرا اہل سنت و اجماع آوردند صحابہ بر آن کہ بزرگترین ایشان ابوبکر صدیق است شافعی کہ داناترین مردم است باحوال اصحاب گفتہ بیچارہ شدند مردم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نیافتند (یعنی لاجرم بدبود ایشان را از امیرے ۱۲)

ملحوظہ: قولہ فخطر فی خطر یعنی بمعنی آفت و خطری و زیادتی و مبالغہ در امر بد یعنی قدر بعد از خطر عظیم است و بزرگی ۱۲

مکتوبات امام ربانی مجدد دوم دفتر اول

مرگنگاہ از این است ۱۲

تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
فَوَلَّوْهُ رِقَابَهُمْ - وَهٰذَا تَصْرِيحٌ
مِنْهُ بِأَنَّ الصَّحَابَةَ مُتَّفِقُونَ عَلَى
أَفْضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ فَيَكُونُ إِجْمَاعًا
فِي الصَّدْرِ الْأَوَّلِ عَلَى أَفْضَلِيَّتِهِ
فَيَكُونُ قَطْعِيًّا لَا يَسُوغُ إِنْكَارُهُ
وَأَهْلُ بَيْتِ الرَّسُولِ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ
سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ
قَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ - إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
جَعَلَ أَصْحَابَهُ كَالنُّجُومِ وَبِالنُّجُومِ هُمْ
يَهْتَدُونَ وَشَبَّهَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِسَفِينَةِ
نُوحٍ - إِشَارَةً إِلَى أَنَّ رَاكِبَ السَّفِينَةِ
لَا بُدَّ لَهُ مِنْ رِعَايَةِ النُّجُومِ لِيَأْمَنَ
مِنَ الْهَلَاكِ وَبِدُونِ رِعَايَةِ
النُّجُومِ النَّجَاةُ مُمْتَنِعَةٌ قَطْعًا -
وَمِمَّا يَنْبَغِي أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ الْإِنْكَارَ عَنْ بَعْضٍ
إِنْكَارٌ عَنْ جَمِيعِهِمْ فَإِنَّهُمْ فِي فَضِيلَةِ

زیر سقف آسمان شخصی را بہتر و مہتر از ابو بکرؓ
لاجرم والی گردانیدند او را بر گردنہائی خویش
(امیر حکمران ۱۲ — دانہائے ۱۲)
و این قول نص است از شافعی بر اینکہ صحابہ
متفق اند بر افضلیت صدیق پس اجماع متحقق
شد در قرن اول بر افضلیت او پس قطعی خواہد
بود کہ انکار آن روا نہ بود۔
و اہل بیت پیغمبر ص حال شان در رنگ حال
کشتی نوح است کسیکہ سوار شد بر آن مخلصی
یافت و کسیکہ واماند از ان بہلاکت رسید
بعضے ص از اکابر فرمودہ اند بدرستیکہ گردانید رسول
خدا صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اصحاب خود را
بمثابہ ستارہا۔ و بستارہا مردم راہ می یابند
(جملہ معترضہ ۱۲)
و تشبیہ داد اہل بیت خود را بکشتی نوح علیہ
الصلوٰۃ والسلام از جہت اشارت بدین کہ
سوار کشتی را چارہ نیست از رعایت ستارہا
تا از بیم ہلاک مامون بود و مصون و بدون
رعایت ستارہا مخلصی از ہلاک بوجہی متصور نیست
و می باید دانست کہ بدرستی انکار از بعض صحابہ
انکار است از ہمگنان زیرا کہ ہمہ شان در فضیلت

ص از اول حقانی رسانیدہ ۱۲

مکتوبات امام ربانی رح
دفتر اول
حصہ دوم

صُحْبَةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مُشْتَرَكُونَ - وَفَضِيلَةُ
الصُّحْبَةِ فَوْقَ جَمِيعِ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ
وَلِهٰذَا لَمْ يَبْلُغْ وَيْسُ الْقَرَنِيُّ الَّذِي
هُوَ خَيْرُ التَّابِعِينَ مَرْتَبَةَ أَدْنَى مَنْ
صَحِبَهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَلَا تَعْدِلْ
بِفَضِيلَةِ الصُّحْبَةِ شَيْئًا كَائِنًا مَا كَانَ
فَإِنَّ إِيمَانَهُمْ بِبَرَكَةِ الصُّحْبَةِ وَنُزُولِ
الْوَحْيِ يَصِيرُ شُهُودِيًّا وَلَمْ يَتَّفِقْ
لِأَحَدٍ بَعْدَ الصَّحَابَةِ هٰذِهِ الرُّتْبَةُ
مِنَ الْإِيمَانِ وَالْأَعْمَالُ مُتَفَرِّعَةٌ عَلَى
الْإِيمَانِ كَمَالُهَا عَلَى حَسَبِ كَمَالِ
الْإِيمَانِ - وَمَا جَرَى بَيْنَهُمْ مِنَ الْمُنَازَعَاتِ
وَالْمُحَارَبَاتِ فَمَحْمُولٌ عَلَى مَحَامِلَ صَالِحَةٍ
وَحِكَمٍ بَالِغَةٍ مَا كَانَتْ عَنْ هَوًى وَجَهْلٍ
وَلٰكِنْ عَنِ اجْتِهَادٍ وَعِلْمٍ وَإِنْ أَخْطَأَ
بَعْضُهُمْ فِي الْاِجْتِهَادِ فَلِلْمُخْطِئِ دَرَجَةٌ
أَيْضًا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ هٰذَا هُوَ
الطَّرِيقُ الْوَسَطُ بَيْنَ الْإِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيطِ
الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ السُّنَّةِ وَهُوَ

صحبت خیر البشر مشترکند و فضیلت صحبت
بالاتر است از جمیع فضائل و کمالات و از نیجا
است کہ اویس قرنی کہ برگزیدہ تابعین است
بمرتبہ ادنائی صحابی آن سرور علیہ الصلوۃ
والسلام نرسیدہ پس بفضیلت صحبت چیزے
را برابر نباید ساخت ہرچہ باشد زیرا کہ ایمان
ایشان ببرکت صحبت نبی علیہ الصلوۃ والسلام
و مشاہدۂ نزول وحی شہودی شدہ بود و باین
چنین مرتبۂ ایمان بعد اصحاب کرام ہیچکس
مشرف نگشتہ و اما اعمال پس متفرع اند بر
ایمان کمال ایمان باندازۂ کمال ایمان است
و آنچہ از منازعات و محاربات میان ایشان
بوقوع در آمدہ محمول است بر معانی صحیحہ و حکم بلیغہ
از ہوای نفسانی و جہالت و نادانی صادر
نبودہ اند بلکہ از اجتہاد و علم - و اگر بعضی شان
در اجتہاد براہ خطا رفتہ پس مخطی را نیز یک
درجۂ ثواب ثابت است نزد حق سبحانہ و تعالی
این است راہ راست میان افراط و تفریط
کہ اختیار نمودہ اند و پیرا اہل سنت و ہمین است

الطَّرِيقُ الْأَسْلَمُ وَالسَّبِيلُ الْأَحْكَمُ۔	طریقِ اَسلم وسبیل محکم۔

بالجملہ علم وعمل مستفاد از شرع است وتحصیلِ اخلاص کہ ہمچو روح است مر علم وعمل را وابستہ بسلوکِ طریقِ صوفیہ است تا سیر الی اللہ قطع ننماید وبسیر فی اللہ متحقق نشود از حقیقتِ اخلاص دور است واز کمالاتِ مخلصان مہجور آرے عامۂ مومنان را نیز بتعمل وتکلف وبعضی از اعمالِ اخلاص ولو فی الجملہ متحقق میشود اما اخلاصی کہ ما در صددِ بیانِ آنیم اخلاص در جمیعِ اقوال وافعال وحرکات وسکنات است بی تعمل وتکلف واین اخلاص منوط بانتفاءِ آلہۂ آفاقی وانفسی است کہ بفنا وبقا مربوط است ووصول است بمرتبۂ ولایتِ خاصہ اخلاصی کہ بہ تعمل وتکلف محتاج است دوام نمی پذیرد بی تکلف بودن در حصولِ دوام درکار است کہ در مرتبۂ حق الیقین است پس اولیاء اللہ ہرچہ میکنند برای حق میکنند جل وعلا نہ برائی نفسِ خود چہ نفس ایشان فدای حق شدہ است در حصولِ اخلاص ایشان را تصحیحِ نیت درکار نیست نیت ایشان بفنا فی اللہ وبقا باللہ تصحیح یافتہ است مثلاً شخصے کہ گرفتارِ نفسِ خود است ہرچہ میکند برای نفسِ خود میکند نیت کند یا نکند وچون این گرفتاری نفس زائل شود وگرفتاریِ حق جل وعلا بجائی آن نشیند ناچار ہرچہ کند برائی حق کند نیت درست وہدایۂ نیت ومحتمل درکار است ومتعین احتیاج بہ تعیین نیست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ صاحبِ دوامِ اخلاص مخلص است بفتح لام وآنکہ دوام ندارد وکسبِ اخلاص می نماید مخلِص است بکسر لام شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا ونفعیکہ از طریقِ صوفیہ بعلم وعمل میرسد آنست کہ علوم کلامیہ استدلالیہ کشفی می گردند وبسیرِ تمام در ادائی اعمال پیدا می شود وکسلی کہ از جانبِ نفس وشیطان بود زائل میگردد وقلع این کار دولت است کنون تا کرا رسد

وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَآخِرًا۔

---

۱ یعنی سیر الی اللہ وسیر فی اللہ در مکتوب صد وچہل وچہارم از جلد اول دریافت خواہد شد ۱۲

۲ اگرچہ قلیل بود ۱۲

۳ مضمون این مکتوب در مکتوب صد وچہل وچہارم از جلد اول دریافت خواہد شد ۱۲

۴ یعنی بعبادت دوام ندارد وزائل است بسیار میان این دو معنی فرق بسیار است ۱۲

مکتوب شصتم (۶۰)

نیز بسیادت پناهی سید محمود صدر یافته در بیانِ نفیِ خواطر و دفعِ وساوس بالکلیه
وما یناسب ذلک حق سبحانه وتعالی بدوامِ گرفتاری بجناب قدس خود مشرف گرداند که
حقیقتِ رستگاری درین گرفتاری است منعِ خواطر و دفعِ وساوس در طریقهٔ حضرات خواجگان
قدس الله تعالی اسرارهم بروجهِ اتم حاصل است حتی که بعضی از مشائخِ این خانواده بزرگ
چلهٔ خواطر کشیده اند و در تمامِ آن اربعین باطنِ خود را از ورود خاطر باز داشته اند حضرت خواجه
احرار قدس الله تعالی سرّه درین مقام فرموده اند که مراد از دفع خواطرِ خواطر است که مانع دوامِ
توجه مطلوب نه دفعِ خواطرِ مطلقاً و درویشی از مخلصانِ این سلسلهٔ علیه بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ از حالِ خود چنین خبر می دهد که خواطر از قلب بحدی منتفی میگردد که اگر فرضاً عمرِ حضرت
نوح علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام بصاحبِ آن قلب بدهند هرگز خاطری بر قلب
عبور نکند نه آنکه او درین دفع متکلف باشد چه هر چه بتکلف است موقت است دوام نمی پذیرد بلکه
در اثنایان خاطر اگر سالها بالتکلف نمایدهم میسر نشود و تعیین اربعین از تعمل و تکلف خبر میدهد و تعمل
در مرتبهٔ طریقت است حقیقت آنست که از تعمل و تکلف وارهاند یاد کرد در طریقت است و یاد داشت
در حقیقت پس محقق شد که بر تقدیرِ منع خواطر به تکلف که موقت بتوقیت است از عشره
و اربعین دوامِ توجه بمطلوب محالست چه تکلف در مرتبهٔ طریقت است و در طریقت دوام
متصور نیست این که دوام در حقیقت است بواسطهٔ آنست که تکلف را دران موطن
مجال نیست پس ورود خاطر در مرتبهٔ تکلف البته مانع دوامِ توجه است و دوام نگرانی که قلوب
مبتدیانِ این سلسلهٔ علیه را دست می دهد امرے دیگرست و دوام توجه که ما در صدد بیانِ آنیم

تمت

صححه

عبارت ازیاد داشت است که نهایت مرتبهٔ کمال است حضرت خواجه عبد الخالق غجدوانی
فرموده اند قدس الله تعالی سرّه که ورائے یاد داشت پنداشت است یعنی مرتبهٔ دیگر نیست
مقصود از اظهار این قسم احوال ترغیب طالبان این طریقهٔ علیّه است هرچند که منکران را
غیر از انکار نخواهد افزود و یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّ یَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا **مثنوی** هر کس افسانه بخواند افسانه است
وانکه دیدش نقد خود مردانه است ٭ آب نیل است و بقبطی خون نمود ٭ قوم موسیٰ را نه خون بود و
آب بود ٭ وَالسَّلَامُ وَالْاِکْرَامُ

مکتوب شصت و یکم

هر کس

یافت

نیز بسیادت مآبی سید محمود صدر یافته در ترغیب بر صحبت شیخ کامل مکمل و اجتناب از صحبت
ناقص و مَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ حق سبحانه و تعالی از دیادی در طلب خود کرامت فرموده از هر چیه
منافی وصول بمطلب است اجتناب تمام میسر گرداناد بحرمة سید البشر المجرد عن زیغ البصر
علیه و علی آله الصلوات و التسلیمات التفات نامهٔ گرامی مشرف ساخت چون مُنْبِئ
از طلب و شوق و مُشْعِر از درد و تعطش بود در نظر بسیار زیبا در آمد چه طلب مُبَشِّر حصول مطلوب
است و درد مقدمهٔ وصول بمقصود عزیزی میفرماید اگر نخواستی داوندادی خواست حصول دولت
طلب را نعمت عظمیٰ دانسته از هر چه مخالف اوست احتراز باید نمود مبادا فتوری در وی راه یابد
و برودتے در آن حرارت تاثیر نماید و معظم ترین اسباب محافظت آن قیام بشکر است بحصول
آن دولت لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ و دوام التجا و تضرع است بجناب قدس خداوندی جلّ
سلطانه تا وجه طلب اورا از کعبهٔ جمال لایزال خود مصروف نگرداند اگر حقیقت التجا و تضرع میسر نشود
صورت تضرع و نیازمندی را از دست نمی باید داد وَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا بیان این معنی است

عه اسم فاعل از انبا یعنی خبر دادن ۱۲

صلعم

این محافظت تا زمانِ وصول بشیخِ کامل مکمل است بعد ازان تفویضِ مرادات خود است بآن بزرگ و در رنگِ میت شد نست در دستِ غسّال فنائی اوّل فنائی فی الشیخ است و آن فنا ثانیا وسیلهٔ فنائی اللہ می گردد زان روئی که چشمِ تست اوّل معبود و تو پیرِ تست اوّل زیرا که طریقِ افاده و استفاده مبنی بر مناسبتِ طرفین است ابتداءً طالب را بواسطهٔ کمالِ وناءت و خساست مناسبتی بجنابِ اقدس عزّ سلطانه نیست بزرخی ذی جهتین در کار است و آن شیخ کامل مکمل است و قوی ترینِ اسبابِ فتور در طلبِ انابت است بشیخِ ناقص که بسلوک وجذبه کار را تمام نا کرده بمسندِ شیخی خود را کشیده است طالب را صحبتِ او سمِّ قاتل است و انابتِ او مرضِ مهلک استعدادِ بلند طالب را این چنین صحبت بپستی می آرد و از ذروهٔ حضیض می اندازد مثلاً مریضیکه از طبیبِ ناقص دارو خورد دراز دیاد مرضِ خود می کوشد و قابلیتِ ازالهٔ مرض خود ضائع می سازد هر چند آن دارو در ابتدا نحوی از تخفیف بخشد اما فی الحقیقت نفسِ مضرّت است این مریض اگر فرضاً بطبیبِ حاذق برسد آن طبیب اول فکرِ ازالهٔ تاثیرِ آن دارو می نماید و بمسهلات معالجه میفرماید بعد از زوالِ آن تاثیر فکرِ ازالهٔ مرض میکند مدارِ طریقِ این بزرگواران قدّس اللہ تعالیٰ اسرارهم بر صحبت است و بگفت و شنود کاری نمی کشاید بلکه سستی و طلب پیدا می آرد احتمال دارد که بعد از چند گاه بجانبِ دہلی و آگره سیری واقع شود اگر جریدهٔ خود را رسانند و مشافهةً چیزی اخذ نموده بسرعت باز گردند گنجایش دارد زیاده برین تصدیع است بقیةُ الاجوبةِ للمسئولِ عنها انکه جنابِ مشیخت پناهی معارف دست آگاهی میان شیخ تاج دران صوبه مغتنم اند و بزرگ امّا استعداد شمار ابطریقِ ایشان مناسبت کم است بی رابطهٔ مناسبت حصولِ مطلوب متعسر است والامرُ عندکم اگر گاه گاه چیزے از احوال خود می نوشته باشند تا بآن تقریب ازین جانب هم چیزے نوشته شود مناسب است چه سلسلهٔ اخلاص ازین راه همواره در حرکت می باشد والسلام

مکتوب شصت و دوم ۶۲

بجناب میرزا حسام الدین احمد صدور یافته در بیانِ آنکه جذبه که پیش از سلوک است از مقاصد نیست بلکه وسیله ایست از برای قطع منازل سلوک بسهولت و جذبه که بعد از سلوک ست از مقاصد است و مایناسب ذلک الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی طریقه وصول را دو جزو است جذبه و سلوک و بعبارتِ دیگر تصفیه و تزکیه جذبه که مقدم بر سلوکست از مقاصد نیست و تصفیه که پیش از تزکیه است از مطالب نه جذبه که بعد از تمامی سلوکست و تصفیه که بعد از حصولِ تزکیه است که در سیر فی الله است از مقاصدِ مطلوبه است جذبه و تصفیه سابقه از برای تسهیل مسالکِ سلوکست بی سلوک کار نمی کشاید و بی قطع منازل جمالِ مطلوب نمی نماید جذبه اولی کالصورت است مر جذبه اخری را فی الحقیقت بایکدیگر مناسبت ندارند پس مراد از اندراجِ نهایت در بدایت که در عبارتِ مشائخِ این سلسله علیه واقع است اندراج صورتِ نهایت است در بدایت والا حقیقت نهایت در بدایت نمی گنجد و نهایت با بدایت نسبت ندارد و تحقیقِ این مبحث در رساله که در تحقیقِ حقیقتِ جذبه و سلوک و امثال آنها تحریر یافته بتفاصیل ذکر یافته است القصه عبور از صورت بحقیقت ضروریست و اکتفا از حقیقت بصورت از دوریست حققنا الله سبحانه بالحقیقة الحقة وجنبنا عن الصورة الباطلة بحرمة النبی المختار وآله الابرار علیه وعلیهم من الصلوات اکملها ومن التحیات افضلها

مکتوب شصت و سوم ۶۳

بسیادت پناهی و نقابت دستگاهی شیخ فرید صدور یافت در بیانِ آنکه انبیا صلوات

اللهِ تعالیٰ وتسلیماتُهٗ علیہم دراُصولِ دین متفقند واختلافِ این بزرگواران درفروعِ دین
است ودربیانِ بعضی ازکلماتِ متفقۂ ایشان ثبتنا اللہ سبحانہٗ وایاکم علیٰ جادّۃِ
آباءِکُمُ الکرامِ علیٰ افضلہم اصالۃً وعلیٰ بواقیہم متابعۃً الصلوٰۃُ والسلامُ انبیا صلوٰتُ
اللهِ تعالیٰ وتسلیماتُهٗ وتحیّاتُهٗ وبرکاتُهٗ علیٰ اجمعہم عمومًا وعلیٰ افضلہم خصوصًا رحمتہا اند
که بتوسطِ این بزرگواران عالمی بنجات ابدی مستعد گشته است وازگرفتاریِ سرمدی خلاصی
یافته اگروجودِ شریفِ شان نمی بود حق سبحانہ وتعالیٰ که غنیِّ مطلق است عالم را ازذاتِ وصفاتِ
خودتعالیٰ وتقدس خبرنمیداد وبآن راه نمی نمود وهیچکس اورانمی شناخت وبه اوامر ونواهی که عبادرا
به محض کرم ازبراے نفع ایشان مکلّف ساخته است تکلیف نمی فرمود ومرضیات اوتعالےٰ
ازنامرضیات جدانمیگشت پس شکرِ این نعمتِ عظمیٰ بکدام زبان راست آید وکرا مجال آنکه ازعهدهٔ
آن برآید الحمدُ للهِ الذی انعم علینا وهدانا الی الاسلامِ وجعلنا من مُصدِّقِی الانبیاءِ علیہمُ
الصلوٰۃُ والسلامُ واین بزرگواران دراُصولِ دین متفقند کلمهٔ ایشان واحد است دردات
وصفاتِ تعالیٰ وتقدس وحشر ونشر وارسالِ رسُل ونزولِ ملک وورودِ وحی ونعیم جنت و
عذابِ جحیم بطریقِ خلود وتابید اختلافِ ایشان وبعضِ احکام است که بفروعِ دین تعلق دارد
حق سبحانہ وتعالیٰ دربرهریک زمانے بر هر پیغمبر اولی العزم ازبناءِ آن زمان رابعضِ احکام مناسبهٔ آنها
وحی فرستاده وباحکامِ مخصوصه تکلیف فرموده نسخ وتبدیل دراحکامِ شرعیه ازحکم ومصالحِ حق
سبحانہ وبسیار است که بریک پیغمبر صاحبِ شریعت دراوقاتِ مختلفه احکامِ متضادّه بطریقِ نسخ
وتبدیل وارد شوند واز جملهٔ کلماتِ متفقهٔ این بزرگواران نفیِ عبادتِ غیرِ حق است سبحانہ ومنعِ اشراک
است باوتعالیٰ وتقدس وناگرفتنِ بعضی مخلوقاتست مربعضِ دیگررا ازارباب غیرازحق سبحانہ
این حکم مخصوص بانبیا است غیرازمتابعانِ ایشان به این دولت مشرف نشده اند وغیراز

نفی عبادت غیر حق الخ ۱۲

انبیا کسی باین کلمات تکلم ننموده است منکران نبوت اگرچه خدارا سبحانه واحد میگویند حال ایشان از دو امر خالی نیست یا تقلید اهل اسلام می کنند یا در وجوب وجود واحد میدانند نه در استحقاق عبادت و نزد اهل اسلام هم در وجوب وجود واحد است وهم در استحقاق عبادت مراد از کلمه طیبه لا اله الا الله نفی عبادت آلهه باطله است واثبات معبودیت حق است سبحانه وکلمه دیگر که مخصوص باین بزرگواران است آنست که خود را بشر میدانند مثل سایر مردم والهه ومعبود حق را میدانند سبحانه ومردم را دعوت باو میکنند تعالی واو را سبحانه از حلول واتحاد منزه میگویند ومنکران نبوت نه چنین اند بلکه رؤسای ایشان مدعیان الوهیت اند وحق را سبحانه در خود حلول اثبات میکنند واز استحقاق عبادت واطلاق اسم الوهیت بر خود تحاشی نمی نمایند لاجرم پا از بندگی برآورده در منکرات افعال ومستقبحات اعمال می افتند وراه اباحت بدینها کشاده میگردد وگمان می برند که آلهه از هیچ چیز ممنوع نیستند هرچه می گویند صواب می دانند وهرچه می کنند مباح می انگارند ضلوا فاضلوا فویل لهم ولاتباعهم ولاشیاعهم وکلمه دیگر که انبیا علیهم الصلوٰة والتسلیمات بران متفق اند ومنکران ایشان را ازان دولت نصیبی نیست آنست که این بزرگواران به نزول ملائکه که معصوم مطلق اند وهیچ تعلق وتلوث ندارند قائل اند وامناوحی وحمله کلام ربانی تعالی وتقدس ایشان را میدانند پس این بزرگواران هرچه می گویند از حق میگویند تعالی وتقدس وهرچه میرسانند از حق میرسانند واحکام اجتهادیه ایشان نیز مؤید بوحی اند اگر بالفرض زلتی واقع می شد فی الحال حق سبحانه تدارک آن بوحی قطعی میفرمود ورئیسان منکران آن که مدعیان الوهیت اند هرچه گویند از خود گویند وهمان را صواب دانند بواسطه زعم الوهیت پس انصاف درکار است شخصیکه از کمال بیخردی خود را اله بگیرد ومستحق عبادت داند وافعال ناشایسته باین زعم فاسد بوقوع آرد وسخنان او را چه اعتبار است وبر اتباع او چه مدار مصراع سالیکه نکوست

ف۱ یعنی ایشان فرق را بسبب اتحاد نمیکنند عبادت را مستحق میدانند ۱۲

ف۲ زیرا که اهل اسلام نیز فرق تمثال را واجب الوجود میدانند و نمی گویند که عبادت می انگارند ۱۲

ف۳ یعنی غایت تنزل پس شایان آن نیست که غایت عظمت و شایان آن است که مخصوص در کلمات حق سبحانه تعالی و تقدس

ف۴ حضرت مولانا روم میفرماید

ف۱ یعنی از خود گمراه شدند پس دیگران را گمراه کردند پس وای است برایشان و متابعان ایشان ۱۲

ف۲ یعنی است بر قول بجواز اجتهاد نبی علیه الصلوٰة والسلام که راجح ترین اقوال است ۱۲ ف۳ زلت بالفتح وبالکسر لام مشدد ومفتوح یعنی لغزش ولغزیدن یعنی خطا در اجتهاد ۱۲

از بہارش پیداست اظہار امثال این سخنان برائے ازدیادِ ایضاح است والا حق از باطل جداست ونور از ظلمت ہویدا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا اللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى مُتَابَعَةِ هٰؤُلَاءِ الْأَكَابِرِ عَلَيْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ أَوَّلًا وَآخِرًا بقیہ المقصود آنکہ سیادت پناہی میان پیر کمال را ایشان بہتر میدانند چہ احتیاج است کہ درین باب چیزی نوشتہ آید لیکن این قدر ہست کہ حقیر چند گاہ است کہ از آشنائی ایشان محظوظ است مدتی است کہ ایشان اشتیاقِ عتبہ بوسی داشتند امّا درین اثنا ضعفی بر ایشان طاری شدہ بود وتا زمانے صاحبِ فراش بودند بعد از فراغ متوجہ ملازمتِ علیہ گشتہ اند امیدوارِ عنایت اند

مکتوب شصت و چہارم ۶۴

نیز بسیادت ونقابت پناہی شیخ فرید صد و یافتہ درسیانِ لذت والمِ جسمانی وروحانی وتحریض بر تحمّلِ مصائب والامِ جسمانی ومناسب ذٰلِكَ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَعَافَاكُمْ فِي الدَّارَيْنِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ لذت والم دنیا بر دو قسم است جسمانی وروحانی ہر چیز کہ جسم را دران لذت است روح را ازان الم است وہر چہ جسم ازان متالم است روح را ازان التذاذ است پس روح وجسم نقیض یکدیگر باشند ودرین نشأۃ کہ روح بمقامِ جسم تنزل نمودہ است وگرفتارِ جسم وجسمانی شدہ روح نیز حکم جسم پیدا کردہ بلذت او متلذذ گشتہ است وبالمِ او متالم اینست مرتبۂ عوام کالانعام کریمہ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ درشانِ ایشان صادق است وای ہزار وائی اگر روح ازین گرفتاری خلاص نشود وبہ وطنِ اصلی رجوع ننماید پایہ آخر آدم است وآدمی گشت محروم از مقامِ محرمی ۔ گر نگردد باز مسکین زین سفر ۔ نیست ازوی ہیچکس محروم تر ۔

ف ۱ یعنی برانگیختہ نمودن بر بردباشتی مصیبتہا ودردہا کہ جسم تعلق دارند ۱۲

ف ۲ یعنی روح خالص را کہ از ظلمات وکدورات جسمانی نجات یافتہ باشد وبر اصل فطرت خود برو باشد ۱۱

ف ۳ ستودگی

ف ۴ بگینہ

ف ۵ درنہ ۱۲

ف ۶ ہمیز ۱۲

ف ۷ عارض ۱۲

ف ۸ مدتے دراز ۱۲

ف ۹ مندا ۱۲

ف ۱۰ خبر ۱۲

ف ۱۱ مردم عام کہ مانند چارپایگان اند ۱۲

ف ۱۲ بیان

از بیماری روح است که الم خود را لذت می انگارد و لذت را الم می شناسد در رنگ صفرائی مانند که بواسطهٔ غلبهٔ صفرا شیرینی را تلخ مے یابد پس بر عقلا فکر ازالهٔ این مرض لازم است تا در آلام و مصائب جسمانی خرم و شادان زندگانی نمایند بیت از پی این عیش و عشرت ساختن صد هزاران جان بباید باختن و چون نیک ملاحظه کرده میشود معلوم میگردد که اگر در دنیا درد و الم و مصیبت نمی بود بجوے نمی ارزید ظلمتهای آنرا وقائع و حوادث زائل میگردانند تلخی حوادث در رنگ تلخی داروے نافع است که ازالهٔ مرض می نماید محسوس این فقیر شده است در دعوتهاے عام که طعام می پزند و خلوص نیت نمی توانند کرد و جمعی از طعام خواران بشکوهاے می خیزند و منقصت طعام و صاحب طعام می نمایند و صاحب طعام را ازین معنی شکستگی دل حاصل میگردد و همین شکستگی صاحب طعام ظلمتی را که در طعام رفته بود بواسطهٔ عدم خلوص نیت ازاله مینماید و در معرض قبول می آرد اگر شکوهٔ آن جماعه نمی بود و انکسار قلب صاحب طعام نمی شد طعام سراسر پر از ظلمت و کدورت بود احتمال قبول را درین صورت چه گنجایش پس مدار کار بر شکستگی و آوارگی آمد و ما نازپروردگان جویان عیش و تنعم را مشکل کار است وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ نص قاطع است و عبادت عبارت از تذلل و انکسار است پس مقصود از خلقت انسان خواری اوست علی الخصوص مسلمانان و دینداران که دنیا سجن ایشان است در زندان عیش جویان بودن از عقل دور است پس آدمی را از مشق محنت کشی چاره نبود و از ورزش بار برداری گذر نه حضرت حق سبحانه و تعالی ما بی طاقتان را برین معنی استقامت کرامت فرماید بحرمت جدکم الامجد علیه وعلی آله من الصلوات اتمها ومن التحیات اکملها ۱۲

---

۱ قولہ فی این عیش الخ یعنی بایدای تحصیل این دولت خلق اعظم در آلام و مصائب جسمانی خرم و شادان بودن صعب است یعنی چون باید جان باید باختن تو در امثور و باید ریاضات شاقه برد اشارت باینست که در ریاضات است بنی آدم را گرامی داشتیم یا در آدمیان را گرامی داشتیم و در طعام خوردن و پوشیدن و سواری دولت آنرا در احکام شریعت مقصود است

۲ قولہ بر عقلا فکر ازالهٔ این مرض لازم است تا در آلام و مصائب جسمانی خرم و شادان زندگانی نمایند یعنی عقلا را لازم است که در ازالهٔ این مرض فکر کنند تا در آلام و مصائب جسمانی خرم و شادان زندگانی نمایند

۳ قولہ بیت از پی این عیش و عشرت ساختن صد هزاران جان بباید باختن یعنی بعد از ازالهٔ این مرض عیش و عشرت ساختن که در دنیا بدیشان وارد شده باشد صد هزاران جان باید باختن

۴ قولہ و چون نیک ملاحظه کرده میشود معلوم میگردد که اگر در دنیا درد و الم و مصیبت نمی بود بجوے نمی ارزید ظلمتهای آنرا وقائع و حوادث زائل میگردانند یعنی اگر در دنیا درد و الم و مصیبت نمی بود بجوے نمی ارزید ظلمتهای آنرا وقائع و حوادث زائل میگردانند که بواسطهٔ آن ظلمتها بیکباره نیست شده باشد

۵ قولہ تلخی حوادث در رنگ تلخی داروے نافع است که ازالهٔ مرض می نماید یعنی تلخی حوادث در رنگ تلخی داروے نافع است که ازالهٔ مرض می نماید محسوس این فقیر شده است در دعوتهاے عام که طعام می پزند و خلوص نیت نمی توانند کرد و جمعی از طعام خواران بشکوهاے می خیزند و منقصت طعام و صاحب طعام می نمایند و صاحب طعام را ازین معنی شکستگی دل حاصل میگردد و همین شکستگی صاحب طعام ظلمتی را که در طعام رفته بود بواسطهٔ عدم خلوص نیت ازاله مینماید و در معرض قبول می آرد اگر شکوهٔ آن جماعه نمی بود و انکسار قلب صاحب طعام نمی شد طعام سراسر پر از ظلمت و کدورت بود احتمال قبول را درین صورت چه گنجایش پس مدار کار بر شکستگی و آوارگی آمد و ما نازپروردگان جویان عیش و تنعم را مشکل کار است

۶ قولہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ نص قاطع است و عبادت عبارت از تذلل و انکسار است پس مقصود از خلقت انسان خواری اوست علی الخصوص مسلمانان و دینداران که دنیا سجن ایشان است در زندان عیش جویان بودن از عقل دور است پس آدمی را از مشق محنت کشی چاره نبود و از ورزش بار برداری گذر نه حضرت حق سبحانه و تعالی ما بی طاقتان را برین معنی استقامت کرامت فرماید بحرمت جدکم الامجد علیه وعلی آله من الصلوات اتمها ومن التحیات اکملها

۷ قولہ بحرمت جدکم الامجد علیه وعلی آله من الصلوات اتمها ومن التحیات اکملها یعنی الله تعالی ما را بحرمت جد شما که محمد صلی الله تعالی علیه وسلم است

مکتوب شصت و پنجم ۶۵

بخانِ اعظم صدور یافته در تاسف و تلهف بر ضعف اسلام و زبونی مسلمانان و تحریض و اغرا بر تقویت اهل اسلام و اجراء احکام ایدکم الله سبحانه و نصرکم علی اعداء الاسلام فی اعلاء الاحکام مخبر صادق علیه و علی آله من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها فرموده است الاسلام بدء غریبا و سیعود کما بدء فطوبی للغرباء غربت اسلام تا بحدی رسیده است که کفار بر ملا طعن اسلام و ذم مسلمانان می نمایند و بی تحاشی اجراء احکام کفر و مداحی اهل آن در کوچه و بازار می کنند و مسلمانان از اجرائے احکام اسلام ممنوع اند و در اتیان شرائع مذموم و مطعون بیت پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز ؛ بسوخت عقل زحیرت که این چه بوالعجبی ست ؛ سبحان الله و بحکم الشرع تحت السیف گفته اند و رونق شرع شریف را بسلاطین وابسته اند قضیه منعکس گشته است و معامله انقلاب پیدا کرده است و احسرتا و اندامتا و ویلا امروز وجود شریف شمار اغتنم می شمریم و مبارز درین معرکه ضعیف و شکست خورده جز شما را نمیدانیم حق سبحانه و تعالی مؤید و ناصر شما باد بحرمة النبی و اله الامجاد علیه و علیهم الصلوات و التسلیمات و التحیات و البرکات و خبر وارد است لن یؤمن احدکم حتی یقال انه مجنون درین وقت آن جنون که بنمائی آن فرط غیرت اسلام است در نهاد شما محسوس است الحمد لله سبحانه علی ذلک امروز آن روز است که عمل قلیل را با جر جزیل باعتناء تمام قبول میفرمایند از اصحاب کهف غیر از هجرت عملی دیگر نمایان نیست که این همه اعتبار پیدا کرده است سپاهیان در وقت غلبهٔ اعداء اگر اندک تردد می کنند اعتبار بسیار پیدا می کنند بخلاف در وقت امن و تسکین اعداء و این جهاد قولی که امروز شما را میسر شده است

ف۱ فرمان بنام شیخ فرید بخاری رح ۱۲ منه

ف۲ یعنی بر ملا طعن اسلام و ذم مسلمانان می نمایند ۱۲ منه

ف۳ یعنی بر ملا طعن اسلام و ذم مسلمانان می نمایند ۱۲ منه

ف۴ یعنی بر ملا طعن اسلام و ذم مسلمانان می نمایند ۱۲ منه

جهادِ اکبر است مغتنم دانید وَهَلْ مِنْ مَزِیْد بگوئید و این جهادِ گفتن را به از جهادِ کشتن دانید امثالِ ما مردمِ فقرا بی دست و پا ازین دولت محرومیم ؎ هَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْکِیْنِ مَا یَتَجَرَّعُ ؎ دادیم ترا از گنج مقصود نشان ۔ گر ما نرسیدیم تو شاید برسی ۔ حضرت خواجهٔ احرار قدس اللہ تعالیٰ سرّہٗ می فرمودند کہ اگر من شیخی کنم هیچ شیخی در عالم مرید نیابد تمام کارِ دیگر فرموده اند و آن ترویجِ شریعت و تائیدِ ملت است لاجرم بصحبتِ سلاطین میرفتند و بتصرفِ خود ایشان را منقاد می ساختند و بتوسّلِ ایشان ترویجِ شریعت میفرمودند ملتمس آنست کہ چون حق سبحانہ ببرکتِ محبتِ شما با کابرِ این خانوادهٔ بزرگ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم سخن شما را تاثیری بخشیده است و عظمتِ مسلمانی شما در نظرِ اقران ظاهر گشته سعی فرمایند کہ لااقل احکامِ کبیرهٔ اهلِ کفر کہ در اهلِ اسلام شیوعی پیدا کرده اند منهدم و مندرس گردند و اهلِ اسلام ازان منکرات محفوظ مانند جزاکم اللہ سبحانہ عنا و عن جمیعِ المسلمین خیرَ الجزاء و در سلطنتِ پیشین عنادی بدین مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام مفهوم می شد و درین سلطنت ظاهر آن عناد نیست اگر هست از عدمِ علمست ترس آنست کہ مبادا این جا هم کار بعناد انجامد و بر مسلمانان معامله تنگ تر افتد مصرع چو بشنید بر سرِ ایمانِ خویش میلرزم ۔ ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات

فقیر بتقریبے اینجا آمده بود نخواست کہ از آمدنِ خود ایشان را اطلاع ندهد و بعضی سخنانِ نافعہ بنویسد و از محبت غریبے کہ بواسطهٔ مناسبتِ فطریست خبر نکند قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من احب اخاہ فلیعلمہ ایاہ یعنی کسیکہ دوست دارد برادرِ مسلم خود را پس گو اعلام کند او را ازان

محبت والسلام علیکم وعلی جمیعِ من اتبع الهدیٰ

؎ یعنی فطرت و خلقت مایان باهم مناسب افتاده موجب محبت گشته قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر اختلف

مکتوب شصت و ششم ۶۶

قال اللہ تعالیٰ وما صاحبکم بمجنون ۱۲

نیز بخان اعظم صدور یافتہ در بدایی طریقہ علیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم و مناسبت این طریق بطریق اصحاب کرام علی صاحبہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام و بیان افضلیت اصحاب کرام بر دیگران اگرچہ ویس قرنی باشد یا عمر مروانی الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی طریق حضرات خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم مبنی بر اندراج نہایت در بدایت است حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ فرمودہ اند کہ ما نہایت را در بدایت درج می کنیم و این طریق بعینہ طریق اصحاب کرام است رضی اللہ تعالیٰ عنہم چہ این بزرگواران را در اول صحبت آنسرور علیہ و علیہم الصلوٰت والتسلیمات آن میسر می شد کہ اولیاء امت را در نہایت النہایت ثمہ ازان کمال دست میدہد لہذا وحشی قاتل حضرت حمزہ علیہ الرحمۃ کہ یک مرتبہ در بدو اسلام خود بشرف صحبت سید اولین و آخرین علیہ و علی آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیات مشرف شدہ بود از ویس قرنی کہ خیر التابعین است افضل آمد و آنچہ وحشی را در اول صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام میسر شد ویس قرنی را بآن خصوصیت در انتہا میسر نشد لاجرم بہترین قرون قرن اصحاب گشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کلمۃ ثم کار دیگران را دریں انداخت و اشارت بہ بعد درجہ نمود شخصی از عبد اللہ بن مبارک قدس سرہٗ سوال کرد ایہما افضل معاویۃ ام عمر بن عبد العزیز قال الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا مرۃ پس ناچار سلسلہ این حضرات سلسلۃ الذہب آمد و مزیت این طریقہ عالی بر سائر طرق در رنگ مزیت قرن اصحاب کرام بر سائر قرون مبرہن

گشت جماعۂ راکہ از کمالِ فضل در آغاز شرب[1] ازان جام ارزانی دارند اطلاع بر حقیقتِ کمالات ایشان غیر ایشان را متعذر است نہایتِ ایشان فوقِ نہایت دیگران خواہد بود مصرعہ قیاس کن ز گلستانِ من بہارِ مرا[2] مصرعہ سالی کہ نکوست از بہارش پیداست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ[3] حضرت خواجہ نقشبند میفرمودند کہ ما فضلیانیم جَعَلَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ مِنْ مُحِبِّي هٰؤُلَاءِ الْأَكَابِرِ وَمُتَابِعِي آثَارِهِمْ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ الْقُرَشِيِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا ۔

مکتوب شصت و ہفتم

بخانِ خانان صدور یافتہ در سفارش محتاجی ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمْ عَلٰى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِيمَاتُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ آمِينًا دو امر اہم بے اختیار برآن آوردند کہ بتصدیع ایشان جرأت نماید اول اظہار رفع مظنہ ازار است بلکہ حصولِ مودت و اخلاص دوم ثانی ایماء احتیاج محتاجی است کہ بفضیلت و صلاح متحلی است و بمعرفت و شہود متزین از روئے نسب کریم است و از روی حسب شریف مخدوما و اظہارِ حق نوعی از مرارت است اگرچہ بحسبِ شدت و ضعف متفاوت باشد خیلے سعادتمندی می باید کہ این مرارت را در رنگ عسل بیاشامد وَهَلْ مِنْ مَزِيدٍ گویند تلوینات احوال از لوازمِ صفتِ امکان است جماعہ کہ بہ تمکین رسیدہ اند نیز از تلوین سرشتہ اند بیچارہ ممکن گاہے مغلوبِ سلطان صفاتِ جلالیہ است و گاہی محکومِ صفاتِ جمالیہ وقتے محلِ قبض است و وقتی موطنِ بسط و ہر موسم را احکام جداست دی روز آن بود امروز اینست قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ وَالسَّلَامُ

مکتوب شصت و ہشتم ۶۸

نیز بخانِ خانان صدر یافتہ در بیان آنکہ تواضع از ارباب غنا می زیبد و استغنا از ارباب فقر

وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ الْخَیْرُ فِیمَا صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مخدوما من آنچہ شرطِ بلاغ است با تو میگویم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ؛ تواضع از ارباب غنا زیبا است و استغنا از اہلِ فقر لِاَنَّ الْمُعَالَجَةَ بِالْاَضْدَادِ در مکاتیبِ ثلاثہ شما غیر از استغنا امری مفہوم نشد ہر چند مقصودِ شما تواضع بود مثلاً در مکتوبِ اخیر مسطور بود بعد الحمد و الصلوٰۃ نمودہ می آید این عبارت را نیک در یابند کہ در کجا باید نوشت آرے خدمتِ فقرا بسیار کردہ اند امارعایتِ آداب خدمت ہم ضرور است تا ثمرہ بر آن مترتب شود و بِدُونِهَا خَرْطُ الْقَتَادِ بلکہ اتقیاءِ اُمتِ او علیہ وعلیٰ اٰلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَکْمَلُهَا از تکلف بری اند اَمَّا التَّکَبُّرُ مَعَ الْمُتَکَبِّرِینَ صَدَقَةٌ حضرت خواجہ نقشبند را قدس اللّٰہ تعالیٰ سِرَّہٗ شخصے گفت کہ متکبر است فرمودند کہ تکبرِ من از کبریائی اوست این طائفہ را ذلیل و خوار نہ انگارند رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ حدیثِ نبویست علیہ الصلوٰۃ والسلام اند کی پیشِ تو گفتم غمِ دل ترسیدم ؛ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است ؛ محبان عزیزی و مخلصان صمیمی شما می باید کہ ملاحظہ نفس امر داشتہ باشند و بشما ہر چہ رسانند از نفس الامر رسانند و ہر کنکاشی کہ بدہند صلاح شما را می باید کہ منظور دارند نہ مصالح خود را کہ آن خیانتِ محض است بعضی از منافع شما نیز از عِلَلِ غائیہ این سفر بود اما در عالم اسباب محبان و مخلصان شما نگذاشتند تقصیری ازین طرف ندانند ہر چند این مقدمات تلخ نماند اما خوش آمد گویندگانِ شما بسیار اند بہمان اکتفا کنند مقصود از آشنائی فقرا اطلاع بر عیوب مکنون است و ظہور رذایلِ مخزونہ لیکن

نیز بخان خانان صدر یافتہ در بیان آنکہ تواضع از ارباب غنا می زیبد و استغنا از ارباب فقر

وما یناسب ذلک الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ مخدوما من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ؛ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ؛ تواضع از ارباب غنا زیبا است و استغنا از اہل فقر لان المعالجۃ بالاضداد در مکاتیب ثلاثہ شما غیر از استغنا امری مفہوم نشد ہر چند مقصود شما تواضع بود مثلاً در مکتوب اخیر مسطور بود بعد الحمد و الصلوٰۃ نمودہ می آید این عبارت را نیک در یابند کہ در کجا باید نوشت آرے خدمت فقرا بسیار کردہ اند امارعایت آداب خدمت ہم ضرور است تا ثمرہ بر آن مترتب شود و بدونہا خرط القتاد بلکہ اتقیاء امت او علیہ وعلیٰ اٰلہ الصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا از تکلف بری اند اما التکبر مع المتکبرین صدقۃ حضرت خواجہ نقشبند را قدس اللہ تعالیٰ سرہ شخصے گفت کہ متکبر است فرمودند کہ تکبرِ من از کبریائی اوست این طائفہ را ذلیل و خوار نہ انگارند رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ حدیثِ نبویست علیہ الصلوٰۃ والسلام اند کی پیشِ تو گفتم غمِ دل ترسیدم ؛ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است ؛ محبان عزیزی و مخلصان صمیمی شما می باید کہ ملاحظہ نفس امر داشتہ باشند و بشما ہر چہ رسانند از نفس الامر رسانند و ہر کنکاشی کہ بدہند صلاح شما را می باید کہ منظور دارند نہ مصالح خود را کہ آن خیانتِ محض است بعضی از منافع شما نیز از علل غائیہ این سفر بود اما در عالم اسباب محبان و مخلصان شما نگذاشتند تقصیری ازین طرف ندانند ہر چند این مقدمات تلخ نماند اما خوش آمد گویندگانِ شما بسیار اند بہمان اکتفا کنند مقصود از آشنائی فقرا اطلاع بر عیوب مکنون است و ظہور رذایلِ مخزونہ لیکن

بدانند که اظہار این قسم سخنان نه از روی آزار است بلکه از روی نیکخواہی و دلسوزی ست یقین تصور نمایند خواجہ محمد صدیق اگر یک روز پیشتر می آمدند بحتمل که فقیر بہر حال خود را بشما میرسانید اما در اثنای راہ بسر ہند ملاقی شدند معذور خواہند داشت الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ

مکتوب شصت و نہم

نیز بسنجانخانان صدور یافتہ در بیان تواضع کہ موجب رفعت دارین است و در بیان آنکہ نجات وابستہ بمتابعت اہل سنت و جماعت است کہ فرقہ ناجیہ اند الحمد للہ والصلوٰۃ و السلام علی رسول اللہ التفات نامہ گرامی کہ بمصحوب اخوی مولانا محمد صدیق ارسال داشتہ بودند وصول یافت کرم فرمودند جزاکم اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء چون رعایت آداب فقر انموده اند و بتواضع سخن رانده امید است کہ بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ این تنزل موجب رفعت دینی و دنیوی گردد بلکہ گشت بشری لکم چون الفاظ انابت و رجوع درمیان آورده اند چنان تصور فرمایند کہ این انابت بر دست درویشی از درویشان واقعشده است متربص نتائج و ثمرات آن باشند اما حقوق آنرا باید کہ مہما امکن مرعی دارند و از وصایا و نصایح چہ نویسد و از علوم و معارف چہ دانمایند کہ علماء مجتہدین و صوفیہ محققین شکر اللہ تعالیٰ سعیہم در بسط و تفصیل سخن تقصیر جائز نداشتہ اند و پارہ از مسودات این کم بضاعت را نیز ظاہر البعضی از یاران بخدمت شما برده اند بنظر شریف گذشتہ باشد بالجملہ طریق النجات متابعۃ اہل السنۃ والجماعۃ کثرہم اللہ سبحانہ فی الاقوال والافعال وفی الاصول والفروع فانہم الفرقۃ الناجیۃ وما سواہم من الفرق فہم فی معرض الزوال وشرف الہلاک علمہ الیوم احد اولم یعلم اما فی الغد فیعلمہ کل احد ولا ینفع اللہم نبہنا قبل ان یبنہنا الموت سیاوت آبی سید ابراہیم از قدیم چون انتساب

ای خدا ہوشیار کن ما را پیش از آنکہ ہوشیار کند ما را موت ۱۲

بآن آستانہ علیہ دارد و در سلک دعا گویان منتظم است بر ذمہ کرم لازم است کہ دستگیری فرمایند
کہ اوان فقر و پیری را با اہل و عیال خود بفراغ خاطر گذراند و بدعائی سلامتی دارین ایشان مشغول باشد

مکتوب ہفتادم

نیز بسنجان خانان صدور یافتہ در بیان آنکہ آدمی را جامعیت او سبب بعد اوست ہمچنانکہ ہمین
جامعیت او سبب قرب اوست و ما بینا سبب ذلک ثبتکم اللہ سبحانہ علی جادۃ الشریعۃ
المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ رحم اللہ عبدا قال امینا آدمی را ہمچنانکہ
جامعیت سبب قرب و تکریم و تفضیل است سبب بعد و تضلیل و تجہیل نیز ہمان جامعیت است
قرب بواسطہ اتمیت مرآت اوست و قابلیت ظہور مر جمیع اسماء و صفات را بلکہ تجلیات ذاتیہ را نیز
حدیث قدسی لا یسعنی ارضی و لا سمائی و لکن یسعنی قلب عبدی المؤمن رمزی ازین
بیان است و بعد او بسبب احتیاج اوست بہر جزئی از جزئیات عالم چہ او را ہمہ چیز درکار است
خلق لکم ما فی الارض جمیعا بواسطہ این احتیاج او را بجمیع اشیا گرفتاری ہست کہ سبب
بعد و تضلیل او گشتہ است ؎ پایہ آخر آدم است و آدمی ٭ گشت محروم از مقامی محرمی ٭
گر نہ گردد باز مسکین زین سفر ٭ نیست از وے ہیچکس محروم تر ٭ پس بہترین ہمہ موجودات
انسان آمد و بدترین ہمہ کائنات ہم او اذ کان منہ محمد حبیب رب العلمین علیہ و علی
آلہ الصلوات و التسلیمات و التحیات و ابو جہل اللعین عدو رب السموات و الارضین
پس ناچار تا از گرفتاری ہمہ نجات میسر نشود گرفتاری کہ منزہ است از یکی نیز حاصل نیاید
خرابی در خرابی است لیکن بمقتضای ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ زندگانی چند روزہ
را بر وفق اتباع صاحب شریعت علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التحیۃ باید بسر برد کہ رستگاری از

عذابِ اُخروی وفوزِ بتنعّماتِ سرمدی وابستہ بسعادتِ این اتباع است پس در اموالِ نامیہ
وانعام سائمہ اداءِ زکوٰۃ کماحقہ باید نمود وآن را وسیلۂ عدم گرفتاری باموال وانعام باید ساخت
ودر مطعومات وملبوسات لذیذہ ونفیسہ حظِ نفس منظور نباید داشت بلکہ در اطعمہ واشربہ غیر از حصولِ
قوت براداءِ طاعات نیتی دیگر نباید کرد وجامۂ نفیس بحکم کریمۂ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ
ای عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ بہ نیّت تزئینِ مامور باید پوشید ومشوب بہ نیتِ دیگر نباید ساخت واگر
حقیقتِ نیت میسّر نشود خود را بہ تکلف برین نیت باید آورد فَاِنْ لَّمْ یَتَبَاکَوْا فَتَبَاکَوْا ودائم بحق
سبحانہ وتعالیٰ ملتجی ومتضرّع باید بود کہ حقیقت نیت میسّر شود واز تکلف وارہد
میتواند کہ دہد اشکِ مرا حُسنِ قبول ٭ آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را ٭ علیٰ ہذا القیاس
در جمیع امور بمقتضائے فتوی علماءِ دین دار کہ راہ عزیمت را اختیار نمودہ اند واز رخصت
اجتناب کردہ زندگانی باید کرد ووسیلۂ نجاتِ ابدی باید دانست مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ

مکتوب ہفتاد ویکم

بمیرزا داراب ابن خانِ خانان صدور یافتہ در بیانِ آنکہ شکرِ منعِم بر منعَم علیہ واجب است
وحصولِ شکر باتیانِ شریعت است لاغیر اَیَّدَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَنَصَرَکُمْ شکرِ منعِم بر منعَم علیہ
واجب است عقلاً وشرعاً ومعلوم است کہ وجوبِ شکر بہ اندازۂ وصولِ نعمت است پس ہر چند وصولِ
نعمت بیشتر وجوبِ شکر زیادہ تر پس بر اغنیا علی تفاوتِ درجاتہم نسبت بہ فقرا اضعافِ مضاعف
شکر واجب آمد لہذا فقرائے این امّت پیش از اغنیا بہ پانصد سال در بہشت خواہند درآمد وشکر
منعِم تعالیٰ اوّلاً بتصحیحِ عقائد است بمقتضای آرائے فرقۂ ناجیہ کہ اہل سنت وجماعت اند وثانیاً
باتیانِ احکامِ شرعیہ عملیہ است بر وفقِ آرائے مجتہدین این فرقۂ علیہ وثالثاً بتصفیہ وتزکیہ

ط۵ قولہ برا ہمنہ جمع برہمن است گروہی از علما مشرکان ہند ۱۲ ط۵ جمع ریاضۃ بالکسر توسن را رام کردن و رنج کشیدن ۱۲

است بر طبق سلوک صوفیہ علیہ این فرقہ سنیہ وجوب این رکن اخیر استحسانی است بخلاف رکنین سابقین چہ اصل اسلام مربوط باین دو رکن است و کمال اسلام منوط بآن یک رکن و عملی کہ مخالف این ارکان ثلثہ است اگرچہ از جنس ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ باشد داخل معصیت است و نافرمانی و ناسپاسی منعم جل سلطانہ بر آئمہ ہند و فلاسفہ یونان و در ریاضات و مجاہدات خود را معاف نداشتہ اند اما آن ریاضات چون بر وفق شرائع انبیا صلوات اللہ تعالی و تسلیماتہ علی جمعہم عموما و علی افضلہم خصوصا واقع نشدہ اند مردود اند و از نجات اخروی بے نصیب فعلیکم بمتابعۃ سیدنا و مولانا و شفیع ذنوبنا و طبیب قلوبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ وسلم و متابعۃ خلفائہ الراشدین المہدیین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

مکتوب ہفتاد و دوم

بخواجۂ جہان صدر یافتہ در بیان آنکہ جمع ساختن دین با دنیا دشوار است پس طالب آخرت را از ترک دنیا چارہ نباشد و اگر ترک حقیقی میسر نشود از ترک حکمی چارہ نہ و ما یناسب ذلک سلمکم اللہ سبحانہ و عافاکم و ما احسن الدین و الدنیا لو اجتمعا جمع ساختن دین و دنیا را از قبیل جمع اضداد است پس طالب آخرت را ترک دنیا لابد آمد و چون درین اوان حقیقت ترک آن میسر نیست بلکہ متعسر است بضرورت بترک حکمی باید قرار داد و ترک حکمی عبارت از انست کہ در امور دنیویہ بمقتضائے حکم شریعت غرا محکوم باید شد و در مطاعم و مشارب و مساکن حد و شرعیہ را رعایت باید نمود و تجاوز از ان حد و تجویز نباید کرد و در اموال نامیہ و انعام سائمہ زکوۃ مفروضہ را ادا باید کرد و چون تحلی باحکام شرعیہ میسر شد از مضرت دنیا نجاتی حاصل گشت و بآخرت جمع شد و اگر این قسم ترک حکمی ہم میسر نشود از مبحث خارج است حکم منافق دارد کہ صورت ایمان در آخرت سودمندش

و صورت ایمان نہ حقیقت آن ۱۲

نخواهد گشت نتیجهٔ او عصمتِ دماء و اموالِ دنیوی است فقط من آنچه شرطِ بلاغست باتو میگویم ؛ تو خواه از سخنم پند گیر و خواه ملال ؛ تا کدام صاحبِ دولت باشد که باین طمطراق دنیاوی و باین خدم و حشم و باین طعامهای لذیذ و چرب و باین لباسهای فاخر و پرشق کلمهٔ حق را بسمعِ قبول استماع نماید گوشش از بار درگران شده است ؛ نشنود نالهٔ و فغانِ مرا ؛ وفقنا اللهُ سبحانهٗ وایاکم بمتابعةِ الشریعةِ المصطفویةِ علی صاحبِها الصلوٰةُ والسلامُ والتحیةُ بقیةُ المرادمیان شیخ زکریا که سابقا کروری بود الحال محبوس است مرد عالمِ و فاضل است بشومیِ اعمالِ مذمومه است که بزندان محبوس است بواسطهٔ ضعفِ پیری و ضیقِ معیشت و تمادیِ مدتِ حبس بستوه آمده است بفقیر نوشته بود که در عسکر آمده سعی در مخلصِ ما نمایند کثرتِ مسافتِ راه مانع آمد چون اخوی خواجه محمد صادق بخدمتِ ایشان میرفتند بضرورت بچند کلمه مصدع گشت امید است که توجهِ عالی دربارهٔ آن ضعیف مرعی خواهند داشت که عالم است و پیر والسلام اولا و آخرا

مکتوب هفتاد و سوم

به قلیح الدین قلیچ خان صدور یافته در مذمتِ دنیا و ابنای آن و در نکوهشِ تحصیلِ علومِ غیر نافع و در اجتنابِ از فضولِ مباحات و تحریضِ بر خیرات و اعمالِ صالحه علی الخصوص در زمانِ عنفوانِ جوانی و ما یناسبُ ذلک حق سبحانه و تعالی بر جادهٔ شریعتِ سنیهٔ مصطفویه علی صاحبِها الصلوٰاتُ والتسلیماتُ والتحیاتُ الابدیةُ السرمدیةُ استقامت ارزانی فرماید ای فرزند دنیا محل آزمایش و ابتلاست ظاهر او را بانواعِ مزخرفاتِ مموهه و مزین گردانیده اند صورتِ او را بخالِ و خطِ و زلف و خدِ موهومه مزیّن ساخته اند در نمود شیرینیست و بطراوت و نضارت متخیّل لیکن فی الحقیقت

جیفہ ایست عطر اندودہ و مزبلہ ایست پر از ذباب و دودہ و سراب ایست آب نما و شکر ایست زہر آسا باطن او سراسر خراب و ابتر است معاملہ او با ابنای خود با اینہمہ گندگی از ہر چہ گوئی بدتر و فریفتہ او دیوانہ و مسحور است گرفتار او مجنون و مخدوع ہر کہ بظاہر او مفتون گشت بداغ خسارت ابدی متسم شد و ہر کہ بحلاوت و طراوت او نظر کرد ندامت سرمدی نصیب او آمد سرور کائنات حبیب رب العلمین علیہ و علی آلہ الصلوات و التحیات فرموده است مَا الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ اِلَّا ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیْتَ اِحْدٰهُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی پس ہر کہ دنیا را راضی ساخت آخرت ازوی در سخط است پس ناچار از آخرت بی نصیب آمد اعاذنا اللہ سبحانہ و ایاکم من محبتہا و محبت اہلہا ای فرزند ہیچ میدانی کہ دنیا چیست آنچہ ترا از حق سبحانہ و تعالی باز دارد و پس از زن و فرزند و مال و جاہ و ریاست و لہو و لعب و اشتغال بما لا یعنی ہمہ داخل دنیا است علومی کہ بآخرت کار نیایند ہم از دنیا اند اگر تحصیل نجوم و منطق و ہندسہ و حساب و امثال آنہا از علوم لا طائل بکار می آمد فلاسفہ از اہل نجات می بودند قال علیہ الصلوٰۃ و السلام علامۃ اعراضہ تعالی عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ ہر چہ جز عشق خدائی احسن ست ✽ گر شکر خوردن بود جان کندن است ✽ و آنکہ گفتہ اند کہ علم نجوم از برائے معرفت اوقات صلوٰۃ در کار است نہ باین معنی است کہ معرفت اوقات بمعرفت نجوم حاصل نیست بلکہ باین معنی است کہ علم نجوم یکے از طرق معرفت اوقات است بسیاری از مردم ہستند کہ از علم نجوم خبر ندارند و اوقات صلوٰۃ را بہ از عالمان نجوم می شناسند قریب باین سخن است و جہیکہ در تحصیل علم منطق و حساب و مانند اینہا کہ فی الجملہ در بعضی علوم شرعیہ در کار اند گفتہ اند بالجملہ بعد از تمحلات بسیار وجہ جواز از برای اشتغال باین علوم پیدا می شود اما اگر مقصود از خواندن اینہا غیر از معرفت احکام شرعیہ و تقویت ادلہ کلامیہ امرے دیگر نباشد والا لا یجوز اصلا انصاف باید کرد از ارتکاب امر مباح کہ مستلزم فوت امور واجبہ باشد از حد اباحت می برآید یا نہ شک نیست

بکسر واو اسم فاعل از تفویت ۱۲

که اشتغال باین علوم مفوت اشتغال بعلوم شرعیه ضروریه است ای فرزند حق سبحانه وتعالی
از کمال عنایت بغایت خویش ترا در ابتدای جوانی توفیق توبه کرامت فرموده بود و بدست یکی
از درویشان سلسلهٔ علیه نقشبندیه قدس الله تعالی اسرارهم انابت داده نمیدانم از دست نفس
وشیطان تراثبات بران توبه میسر شده باشد یا نه استقامت مشکل مینماید موسم عنفوان جوانی است
واسباب دنیوی همه میسر و بیشتر از قرنا بمناسب وناملائم همه اندرزمن بتو این است
که تو طفلی و خانه رنگین است ای فرزند کار اینست که از فضول مباحات اجتناب باید نمود
واز مباحات بقدر ضرورت اکتفا باید کرد آنهم بنیت جمعیت از برای ادای وظائف بندگی مثلاً
مقصود از خوراک قوت بر ادای طاعات است واز پوشاک ستر عورت ودفع حر و برد وعلی هذا
القیاس سائر المباحات الضروریة اکابر نقشبندیه قدس الله تعالی اسرارهم عمل بعزیمت اختیار
کرده اند واز رخصت مهما امکن اجتناب فرموده از جملهٔ عزائم اکتفاست بقدر ضرورت واگر
این دولت میسر نه شود پا از دائرهٔ مباحات بیرون نباید نهاد و بمحرمات ومشتبهات نباید رفت
تنعمات با مور مباحات بروجه اتم واکمل حق سبحانه وتعالی از کمال کرم تجویز فرموده است ودائرهٔ
این تنعمات را پر وسیع ساخته قطع نظر ازین تنعمات کدام عیش برابر آنست که مولای این کس از
کردار این شخص راضی باشد وکدام جفا برابر آنست که سید او از اعمال او در سخط باشد رضاء الله
تعالی فی الجنة خیر من الجنة وسخط الله تعالی فی النار شر من النار این کس بنده ایست
محکوم بحکم مولی او را بسر خود نساخته اند و در هر چه افتد و انگذاشته اند فکر باید کرد و عقل دور اندیش را
کار باید فرمود فردا غیر از ندامت وخسارت هیچ بدست نخواهد آمد وقت کار موسم جوانی است
جوانمرد آنست که این وقت را از دست ندهد فرصت غنیمت شمرد و بتحمل که او را تا زمان پیری
نگذارند واگر گذارند جمعیت میسر نشود واگر میسر شود هنگام ضعف و سستی کار نمیتواند کرد حالا که اسباب

جمعیّت همه میسّر است و وجود والدین هم از جملهٔ انعامات حق است سبحانه که غم معیشت
این کس بر سر آنهاست و موسم فرصت است و زمان قوّت و استطاعت بکدام عذر
امروز را به فردا باید انداخت و رخت بتسویف باید کشید قال علیه الصلوٰة والسلام هلک
المسوّفون آری اگر مهمّات دنیائی دنی را بر فردا اندازند و امروز باعمال آخرت پردازند
بس مستحسن است چنانکه عکس این مستقبح است در این وقت عنفوان جوانی که استیلاء
دشمنان دین است از نفس و شیطان اندک عمل را آنقدر اعتبار است که در وقت
عدم استیلاء آنها اضعاف مضاعف آنرا اعتبار نیست در تورهٔ سپاهیگری سپاهیان
کارگزار را در وقت استیلاء اعدا اعتبار بیشتر است اندک تردّدی هم اعتباری گیرد و نمایان میشود
و در وقت امن از شرّ اعداء این قسم اعتبار نیماند ای فرزند مقصود از خلقت انسانی که خلاصه
موجودات است نه لهو و لعب و نه خوردن و خفتن است مقصود از وی ادای وظائف
بندگیست و ذلّ و انکسار و عجز و افتقار و دوام التجا و تضرّع بجناب قدس خداوندی جلّ سلطانه
عبادتی که شرع محمدی علیه الصلوٰة والسلام بآن ناطق است و مقصود از ادای
آن منافع و مصالح عباد است و بجناب قدس خداوندی عزّ شانه هیچ از آن عائد نمی شود
بجان ممنون گشته می باید ادا کرد و به انقیاد تمام در امتثال اوامر و انتهاء از مناهی باید کوشید
حق سبحانه با وجود غناء مطلق عبادرا باوامر و نواهی سرفراز ساخته است تا محتاجان را
شکر این نعمت بر وجه اتم باید کرد و بمنت داری تمام در امتثال احکام باید کوشید آن فرزند
میداند که اگر از ابنای دنیا کسی بشوکت و جاه صوری متحقق است اگر از متعلّقان زیردست
خود را بخدمتی سرفراز می سازد و دران خدمت نفعی بآمر نیز عائد است این زیردست حکم اورا
چه بلا عزیز میدارد و میداند که شخص عظیم القدر این خدمت را فرموده است بمنونیّت تمام

بجا باید آورد چه بلاشد عظمتِ خداوندی جَلَّ سُلطانُہٗ از عظمتِ این شخص هم در نظر کمتر می آید که در امتثالِ احکام خداوندی جَلَّ عَظَمَتُہٗ نمی کوشند شرم باید کرد و از خوابِ خرگوش خود را باید برآورد عدم امتثال اوامر الٰہی جَلَّ سُلطانُہٗ از دو چیز خالی نیست یا آنکہ اخبارات شرعیہ را در وغ میدانند و باور نمیکنند یا عظمتِ امرِ تعالیٰ و تقدّس در نظر حقیر تر از عظمتِ ابناءِ دنیا می آید شناعتِ این امر را باید ملاحظہ نمود اے فرزند شخصی کہ کذب او را بارہا تجربہ کردہ اند بگویند کہ اعدا با تبیلا تمام بر فلان قوم شب خون خواہند ریخت عقلاءِ آن قوم از برائے محافظتِ خود می شوند و فکر دفع آن بلیّہ می نمایند با وجود میدانند کہ آن مخبر بکذب متّہم است لیکن میگویند کہ در محل توہّم خطر نزد عقلا احتراز لازم است مخبر صادق علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بہ مبالغہائے تمام از عذاب اخروی خبر دار ساختہ است ہیچ متاثر نمی شوند اگر متاثر شوند فکر دفع آن بکنند و حال آنکہ علاجِ دفع آن از نیز از مخبر صادق علیہ الصّلوٰۃ والتحیّۃ معلوم کردہ اند پس چہ ایمانست کہ خبرِ مخبر صادق در رنگِ خبرِ دروغ گو اعتبار ندارد و صورتِ اسلام نجات نمی بخشد یقین می باید حاصل کرد و یقین کجاست کہ ظنّ ہم نیست بلکہ وہم ہم نیست چہ عقلا در خطرہا وہم را نیز اعتبار می نہند و ہمچنین حق تعالیٰ در کلام مجید خود میفرماید وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ با وجودِ این اعمالِ قبیحہ بوقوع می آرند اگر بدانند کہ شخص حقیرے بر اعمال اینہا مطّلع است ہرگز عمل شنیع در نظر او نمی کنند پس حال اینہا از دو حالت خالی نیست خبرِ حق سبحانہ و تعالیٰ را اعتبار نمیکنند یا اطلاع حق سبحانہ تعالیٰ را اعتبار نمیدہند پس این قسم کردار از ایمانست یا از کفر پس بر ان فرزند لازم است کہ از سرِ تجدید ایمان بکند قال علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ و از نامرضیات حق سبحانہ توبہ نصوح او سر اعادہ نماید از امور یکہ نہی فرمودہ است و محرّم ساختہ مجتنب باشد پنجوقت نماز بجماعت گزارد اگر قیامِ لیل و نماز تہجد نیز میسّر شود زہی سعادت و ادای زکوٰۃ

۵۸ قولہ اداموریکہ الخ و قولہ پنجوقت الخ ہر دو بحذف حرف عطف معطوف است بر قول او قدس سرّہ از سر واز نامرضیات ۱۲

مال نیز از جملهٔ ارکان اسلام است آنرا البته ادا کند طریقی که ادای آن اسهل باشد آنست
که از مال خود آنچه حق فقراست سالیانه جدا سازد و به نیّت زکوة نگهداشته در تمام سال بمصارف
زکوة خرچ نماید برین تقدیر هر مرتبه تجدید نیّت ادای زکوة لازم نیست یک دفعه جدا کردن کفایت
می کند معلوم است که در سال تمام چه قدر خرچ میکنند بفقرا و مستحقان اما چون به نیت زکوة نیست
محسوب نمیشود و در صورت مرقومه هم زکوة از ذمّه ادا میشود و هم از خرچ بے تقریب خلاصی است
و اگر بالفرض آن قدر در سال خرچ فقرانه شود و بقیه بماند آنرا همان طور جدا از مال خود نگهدارند
در هر سال همین قسم عمل بکار برند چون مال فقرا جدا میشود اگر امروز توفیق ادای آن روزی نشد
شاید که فردا موفق سازند ای فرزند چون نفس بالذات بسیار بخیل است و در امتثال احکام
الٰهی جل سلطانه سرکش بضرورت سخن بصرفه گفته می شود والّا اموال و املاک همه از حق است
سبحانه این کس را چه مجال است که در ان مکث نماید باید که بمنت تمام ادا کند و همچنین در سائر
عبادات خود را به هیچ وجه معاف ندارد و در ادای حقوق عباد سعی بلیغ مبذول باید داشت
و کوشش باید نمود که حق هیچکس در ذمّه نماند اینجا ادائے آن حق آسانست بلایمت و تملق
هم رفع می شود در آخرت کار مشکل است علاج پذیر نیست احکام شرعیه را از علماء آخرت باید
استفسار نمود سخن ایشان را تاثیرے هست شاید به برکت انفاس ایشان بعمل آن موفق
شود از علماء دنیا که علم را وسیلهٔ مال و جاه ساخته اند دور باید بود مگر آنکه علماء متقی پیدا نشود بصرورت
بقدر ضرورت بایشان باید پرداخت آنجا میان حاجی محمد اثره از علماء دیندار اند و میان شیخلی
اثره خود آشنائی شما اند غرض این هر دو عزیز دران نواحی مغتنم اند در تفتیش مسائل شرعیه
بایشان رجوع نمودن انسب است ای فرزند ما فقرا را به ابنائے دنیا چه مناسبت که از نیک
و بد ایشان سخن کنیم نصائح شرعیه در این باب بوجه اتم و اکمل وارد شده اند فللّٰه الحجّة

البالغة اما آن فرزند چون از راہِ انابت بہ فقرا رجوع آورده بود دل را بواسطۂ آن مناسبت دراکثر اوقات توجہ بحال آن فرزند میشود ہمان توجہ باعثِ این گفتگو شده است میدانم که اکثر این نصایح و مسائل بگوش آن فرزند رسیده باشد اما مقصود عمل است نہ مجرد علم بیمارے کہ علم بداروئے مرضِ خود دارد تا آن دارو را نخورد صحت نمی یابد علم بدارو فائدہ نمیکند این ہمہ ابرام و مبالغہ برای عمل است علمِ خود حجت را درست می سازد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ آن فرزند بداند کہ انابت سابق بواسطۂ قلتِ صحبتِ ارباب جمعیت اگرچہ ثمره نداده باشد اما از نفاستِ جوہرِ استعدادِ آن فرزند خبر میدہد امید است کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ببرکتِ آن انابت در آخر بتوفیقِ مرضیاتِ خویش موفق گرداند و از اہل نجات سازد و بہر حال رشتۂ محبت این طائفہ را از دست ندہد و التجا و تضرع باین قوم شعار خود سازد و منتظر باشد کہ حق سبحانہ وتعالیٰ بتوسلِ محبتِ این طائفہ بمحبتِ خود مشرف سازد و بتمام بجانب خود کشد و ازین خرخشہا بالکل خلاص سازد مثنوی عشق آن شعلست کو چون برفروخت ٭ ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت ٭ تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند ٭ در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند ٭ ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ٭ شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت ٭

مکتوب ہفتاد و چہارم

بمیرزا بدیع الزمان صدور یافتہ در تحریص بر محبتِ فقرا و توجہ بایشان و النصح باتباع صاحب الشریعۃ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مراسلۂ شریفہ و مفاوضۂ لطیفہ ورود یافت حمداً للہ سبحانہ کہ از فحوائے آن محبتِ فقرا و توجہ درویشان مفہوم گشت کہ سرمایۂ سعادت

لِأَنَّهُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي
شَأْنِهِمْ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ سعادت آثار افقره در صحیفه
گرامی اندراج یافته بود که خدیو نشأتین این نعمتیست که مخصوص بحضرت واجب الوجود است
جَلَّ سُلْطَانُهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ راچه رسد که بوجه از وجوه بخداوند خود جَلَّ سُلْطَانُهُ
مشارکت جوید و در راه خداوندی پوید علی الخصوص در نشأة اخرویه که مالکیة و ملکیة چه بطریق حقیقت
و چه بطریق مجاز مخصوص بحضرت مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ است حضرت حق سبحانه و تعالی در روز
قیامت ندا در دهد که لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ و خود در جواب آن فرماید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ عباد را
دران روز غیر از هول و دهشت متحقق نیست و جز حسرت و ندامت متصور نه الله تعالی در قرآن
مجید خود از شدت آن روز و از غایت اضطراب خلائق خبر میدهد حَيْثُ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ
كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ
دران روز کز فعل پرسند و قول ❊ الوالعزم را دل بلرزد ز هول ❊ بجائیکه دهشت
برند انبیا ❊ تو عذر گنه راچه داری بیا ❊ بقیة النصح اتباع صاحب الشریعة علیه الصلوٰة
والسلام والتحیة فإن النجاة بدونه محال وعدم الالتفات إلى زخارف الدنیا
وعدم الاعتبار بوجودها وعدمها فإن الدنیا مبغوضة الله سبحانه لیس لها قدر
عنده تعالى فینبغي أن یکون عدمها خیرا من وجودها عند العباد وقصة عدم
وفائها وسرعة زوالها مشهورة بل مشهودة فاعتبروا یا أولي الأبصار بأبناءها الذین مضوا
من قبل وفقنا الله سبحانه وإیاکم بمتابعة سید المرسلین علیه وعلى آله الصلوٰة والسلام

مکتوب ۷۵ ہفتاد و پنجم

نیز بہ میرزا بدیع الزمان صدور یافتہ در تحریض بر متابعت سید کونین علیہ وعلی
آلہ الصلوٰۃ والسلام اولاً بتصحیح عقائد وثانیاً بدانستن احکام ضروریہ فقہیہ و در بیان آنکہ
از حق سبحانہ وتعالیٰ بوسیلہ یا بیوسیلہ اورا تعالیٰ مے باید طلبید سلمکم اللہ سبحانہ
وعافاکم نقد سعادت دارین منوط بمتابعت سید کونین است علیہ وعلی آلہ الصلوٰت
والتسلیمات اتمہا واکملہا بر نہجیکہ علماء اہل سنت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم بیان فرمودہ اند
اولاً تصحیح عقائد بمقتضائے آرائی صائبہ این بزرگواران باید کرد وثانیاً علم حلال وحرام
وفرض وواجب وسنت ومندوب ومباح ومشتبہ حاصل باید نمود وعمل بمقتضای این علم نیز
درکار است بعد از حصول این دو جناح اعتقادی وعملی اگر سعادت ازلی مدد فرماید طیران
عالم قدس ہمیں آید وبدونہما خرط القتاد دنیائے دنی کرائی آن نمیکند کہ آن را از
مطالب شمرند وحصول مال وجاہ اورا از مقاصد انگارند بلند ہمت باید بود واز حق سبحانہ
وتعالیٰ بوسیلہ یا بیوسیلہ اورا تعالیٰ باید طلبید مصرعہ کار انیست وغیر این ہمہ ہیچ ۔ چون
التفات نمودہ ہمتے خواستہ اند بشرہے لکم سالما وغانما مراجعت خواہند نمود اما یک
شرط رامرعی دارند وآن وحدت قبلہ توجہ است قبلہ توجہ را متعدد ساختن خود را در تفرقہ
انداختن است مثل مشہور است کہ ہر کہ بیجا ہمہ جا رود ہر کہ ہمہ جا ہیچ جا حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ
بر جادۂ شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ استقامت کرامت
فرماید والسلام علی من اتبع الہدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وعلی آلہ
الصلوات والتحیات

مکتوب ۶۷ هفتاد و ششم

به قلیچ خان صدور یافته در بیان آنکه ترقی وابسته بورع و تقوی است و در تحریض بر ترک فضول مباحات و اگر میسر نشود اجتناب از محرمات ساخته و ائره فضول مباحات را تنگتر باید گرفت و در بیان آنکه اجتناب از محرمات نیز بر دو قسم است بسم الله الرحمن الرحیم وبه نستعین عصمکم الله سبحانه عما یصمکم وصانکم عما شانکم بحرمت سید البشر المنفی عنه زیغ البصر علیه وعلی اله من الصلوات اکملها ومن التسلیمات افضلها قال الله تعالی ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا مدار نجات بر دو جزو آمد امتثال اوامر و انتهاء از نواهی و معظم ترین این دو جزو جزو اخیر است که معبر بورع و تقوی است ذکر رجل عند رسول الله صلی الله تعالی علیه وعلی اله وسلم بعبادة واجتهاد وذکر اخر بورعه فقال النبی صلی الله تعالی علیه وعلی اله وسلم لا تعدل بالورعة شیئا یعنی الورع وقال ایضا علیه من الصلوات اتمها ومن التسلیمات اکملها ملاک دینکم الورع وفضیلت انسان بر ملک ازین جزو متحقق است وترقی بر مدارج قرب هم ازین جزو ثابت می شود چه ملائکه در جزو اول مشارکند وترقی در ایشان مفقود است پس رعایت جزو ورع وتقوی از اهم مهام اسلام آمد واز اشد ضروریات دین ورعایت این جزو که مدار آن بر اجتناب از محارم است بروجه کمال وقتی میسر شود که از فضول مباحات اجتناب نموده آید وبقدر ضرورت از مباحات اکتفا کرده شود زیرا که ارخاء عنان در ارتکاب مباحات بامور مشتبهات میرساند ومشتبه بمحرم نزدیک است من حام حول الحمی یوشک ان یقع فیه پس در حصول کمال

المصحح لعفو ربه الغنی

ورع و تقوے اکتفا از مباحات بقدر ضرورت لابد آمد و آن هم مشروط بہ نیت اداء وظائف بندگی والا آنقدر هم وبال است و قلیل آن نیز حکم کثیر دارد و چون اجتناب از فضول مباحات بالکلیه در همه اوقات خصوصا درین وقت بسیار عزیز الوجود است اجتناب از محرمات لازم ساخته مهما امکن دائره ارتکاب فضول مباحات را تنگ تر باید ساخت و درین ارتکاب همواره نادم و مستغفر می باید بود و دریچه از برائے دخول محرمات دانسته همیشه بحق سبحانه ملتجی و متضرع باید شد این ندامت و استغفار و التجا و تضرع بحیثیتے که کار آن اجتناب بکند که بفضول مباحات تعلق داشت و از آفت آن مصون و محفوظ دارد عزیزی میفرماید انسان العاصین احب الی من صولة المطیعین و اجتناب از محرمات نیز بر دو قسم است قسمی است که بحقوق الله سبحانه تعلق دارد و قسمی است که بحقوق عباد متعلق است و رعایت قسم ثانی اهم تر است حق سبحانه و تعالی غنی مطلق است و ارحم الراحمین و عباد فقرا و محتاجند و بالذات بخیل و لئیم اند قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و آله وسلم من کانت له مظلمة لاخیه من عرضه او شیء فلیتحلله منه الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درهم ان کان له عمل صالح اخذ بقدر مظلمته و ان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه فحمل علیه و قال ایضا صلی الله تعالی علیه و آله وسلم اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا متاع فقال صلی الله تعالی علیه و آله وسلم ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلوة و صیام و زکوة و یاتی قد شتم هذا و قذف هذا و اکل مال هذا و سفک دم هذا و ضرب هذا فیعطی هذا من حسناته و هذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار صدق رسول الله صلی الله تعالی علیه و علی آله وسلم

(رات فرمودہ است آنحضرت علیہ الصلوة والسلام ۱۲)

بالفتح وکسر میم دوم یعنی ستائش ۱۲

ثانیاً اظہارِ محمدت و شکر گزاری ایشان می نماید کہ در بلدہ معظمہ لاہور بوجود ایشان بسیارے از احکام شرعیہ درین طور زمانہ رواجے پیدا کردہ است و تقویتِ دین و ترویج ملّت دران بقعہ حاصل گشتہ است و آن بلدہ نزد فقیر ہمچو قطب ارشاد است نسبت بہ سائر بلادِ ہندوستان خیر و برکت آن بلدہ بجمیع بلادِ ہندوستان سارے است اگر آنجا دین را ترویج است و ہمہ جا بخوبے از رواج متحقق است حق سبحانہ و تعالیٰ مؤید و ناصر ایشان باد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَذَلَہُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ چوں ایشان را شتہ ارتباط حبی بحضرت معرفت پناہی قبلہ گاہی خواجہ ما محکم بود بنابران بتسویدِ چند کلمہ محرک آن نسبت حبی گشت زیادہ برین اطناب است حاملِ رقیمہ دعا از مردم نیک و صلحا است و آدمی زادہ است حاجتی بجنابِ ایشان آوردہ است امید است کہ توجہ شریف دربارہ او مرعی داشتہ روائی حاجتِ او خواہند فرمود دولتِ حقیقی و سعادت سرمدی محصّل باد بحرمۃ النبی و اٰلہ الامجاد علیہ و علی اٰلہ الصلوٰت و التسلیمات بسیادت آبائی میرسید جمال الدین دعواتِ غریبانہ تبلیغ فرمایند

مکتوب ہفتاد و ہفتم

بنام

بخدمت خان صدور یافتہ دربیانِ آنکہ عبادت خدائے تعالیٰ بچون و بچگون کے میسّر شود و ما یناسب ذٰلِکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی بعد از حمد ہر چہ پرستند ہیچ نیست بے دولت است آنکہ بہیچ اختیار کردہ عبادتِ خدائے بچون و بچگون جَلَّ سُلْطَانُہٗ وقتے میسّر شود کہ از رقیت تمام ماسوای آزاد شدہ قبلہ

توجه جز ذات احدیت هیچ نماند و مصداق این توجه استواء انعام و ایلام اوست تعالی بلکه در ابتداء حصول این مقام ایلام مرغوب تر می آید از انعام اگرچه در آخر کار به تفویض می کشد و هر چه میر سد اولی و انسب میداند عبادتے که بر غبت و رهبت تعلق دارد فی الحقیقت آن عبادت عبادت خود است مقصود از آنجا نجات و سرور خویش است ؎ تا تو در بند خویشتن باشی ؎ عشق گوئی دروغ زن باشی ؎ حصول این دولت وابسته بفناء مطلق است و این توجه نتیجه محبت ذاتیه است و مقدمه ظهور ولایت خاصه محمدیه علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة حصول این نعمت عظمیٰ موقوفست بر کمال اتباع شریعت او علیه من الصلوات انمها ومن التحیات اکملها چه شریعت هر نبی علیهم الصلوٰات والتسلیمات که از راه نبوت بروے عطا فرمودند مناسب ولایت اوست چه در ولایت روے حق است سبحانه بالکلیه و چون به نبوت فرود می آرند همان نور فرود می آید و همان کمال را با توجه خلق جمع می کند و سبب حصول کمالات مقام نبوت هم همان نور است و لهذا گفته اند ولایت نبی افضل است از نبوت او پس لاجرم شریعت هر پیغمبر مناسب ولایت او باشد و اتباع آن شریعت مستلزم وصول است بآن ولایت و اگر سوال کنند که بعضی متابعان شریعت آنسرور را علیه الصلوٰة والسلام از ولایت آنسرور نصیبی نیست بلکه بر قدم انبیاء دیگر اند و از ولایت ایشان نصیبی دارند جواب گوئیم که شریعت پیغمبر ما علیه الصلوٰة والسلام جامع جمیع شرائع است و کتابیکه بروے منزل شده است شامل تمام کتب سماوی است پس اتباع این شریعت گویا اتباع جمیع شرائع است پس باندازه استعداد خود مناسبتی به نبی از انبیا دارد که ولایت او را اخذ میکند و لا محذور فیه بلکه گوئیم که ولایت او علیه الصلوٰة والسلام حاوی ولایت های جمیع انبیا است علیهم الصلوٰات والتسلیمات پس وصول بآن ولایتها

---

١ یعنی علامت و نشان رحمانی و ربوبی این توجه بر ایشان انعام و ایلام و موقوف علیه نقص ذات الله سبحانه عن الکل و عن الصلة بالکل ١٢

٢ یعنی محبت ذاتیه تستلزم توجه بذات احدیة ١٢

٣ یعنی اتباع شریعت موصل است بولایت و ولایت موصل است بآن شریعت و این شریعت موصل است بآن نبی و آن نبی موصل است بآن مرتبه از مراتب الوهیت که مبدء جمیع مراتب است و آن مرتبه موصل است بذات احدیت جل و علا ١٢

٤ یعنی اتباع شریعت آن پیغمبر موصل است بولایت او و ولایت او موصل است بولایت آن نبی و آن نبی موصل است بآن مرتبه از مراتب الوهیت که مبدء جمیع مراتب است و آن مرتبه موصل است بذات احدیت جل و علا ١٢

٥ و لا نصیبی لبعض متابعی شریعت آنسرور علیه الصلوٰة والسلام من ولایته و نصیبی لبعض متابعی شریعت غیره من ولایته ١٢

٦ یعنی اتباع شریعت موصل است بولایت آن نبی و ولایت آن نبی موصل است بولایت آن مرتبه از مراتب الوهیت که مبدء جمیع مراتب است و آن مرتبه موصل است بذات احدیت جل و علا ١٢

وصول بجز ولیست از اجزاء این ولایت خاصه وسبب عدم الوصول الی تلک الولایة القصور فی کمال متابعته علیه الصلوٰة والسلام وللقصور درجات فلا جرم حصل التفاوت فی درجات الولایة ولو تیسر کمال الاتباع لامکن الوصول الی تلک الولایة اعتراض وقتی وارد می شود که متابعان شرائع انبیاء دیگر را ولایت خاصه محمدی علیه وعلیهم الصلوٰات والتسلیمات والتحیات حاصل میشد ولیس فلیس الحمد لله الذی انعم علینا وهدانا الی الصراط المستقیم والدین القویم صراط مستقیم عبارت ازین طریق متین وشریعت مبین است انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم دلیل انیمعنی است رزقنا الله سبحانه وایاکم کمال اتباع شریعته علیه الصلوٰة والسلام بحرمة کمل اتباعه ومعظم اولیائه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین امین حامل رقیمه وعامتردد آن حدود بود بچند کلمه محرک سلسله محبت گشت والسلام علیکم ورحمة الله سبحانه لدیکم

مکتوب هفتاد و هشتم

نیز بجبار نخیان صدر یافته در بیان معنی سفر در وطن وسیر آفاقی وانفسی ودر بیان آنکه حصول این دولت وابسته باتباع صاحب شریعت است علیه وعلی آله الصلوٰة والسلام حق سبحانه وتعالی بر جاده شریعت حقه علی مصدرها الصلوٰة والسلام والتحیة استقامت ارزانی فرماید چند روز است که از سفر دهلی وآگره مراجعت واقع شده است بوطن مالوف آرامی حاصل گشته حب الوطن من الایمان نقد وقت است بعد از وصول بوطن اگر سفر است در وطن است سفر در وطن از اصول مقرره اکابر خانواده علیه نقشبندیه است قدس الله تعالی اسرارهم چاشنی ازین سفر درین طریق ابتداءً میسر می گردد بطریق اندراج النهایة

فی البدایۃ حاصل می شود جمعی را ازین طائفہ اگر خواہند مجذوب سالک گردانند در سیر سریع می اندازند بعد از تمام آن سیر آفاقی در سیر انفسی کہ سفر در وطن عبارت ازان است آرائے میدہند مصرعہ این کار دولتست کنون تا کرا رسد ۔ مصرع ھَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُھَا ۔ وصول باین نعمت عظمیٰ وابستہ باتباع سید اولین و آخرین است عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا تا تمام خود را در شریعت گم نسازد و با متثال اوامر و انتہا از نواہی متحلی نہ گردد بوئی ازین دولت بمشام جان او نرسد با وجود مخالفت شریعت اگرچہ برابر سر موئے باشد اگر بالفرض احوال و مواجید دست دہد داخل استدراج است آخر او را رسوا خواہند ساخت خلاصی بے اتباع محبوب رب العالمین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُھَا ممکن نیست حیوٰۃ چند روزہ را در مرضیات حق سبحانہ باید صرف نمود چہ زندگانی است و کدام عیش است کہ مولائے اینکس از کردار او ناراضی باشد حق سبحانہ و تعالیٰ بر احوال جزئی و کلی او مطلع است و حاضر و ناظر شرم باید کرد و بالفرض اگر دانند کہ شخصی از عیوب و افعال ناپسندیدۂ ایشان اطلاع خواہد یافت در حضور او امر ناشایستہ بوقوع نمی آید و نمی خواہند کہ او مطلع بر عیوب ایشان گردد چہ بلا شد با وجود علم حضور حق سبحانہ ہیچ باک نمیکنند این چہ اسلام است حق سبحانہ را برابر آن شخص اعتبار نمی نہند نَعُوْذُ بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا بحکم حدیث جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ در ہر آنے تجدید ایمان باین قول عظیم الشان مے باید کرد و توبہ و انابت بحق سبحانہ از جمیع افعال ناپسندیدہ باید نمود شاید کہ فرصت توبہ تا وقت دیگر نہ ماند ہَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ حدیث نبویست عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ یعنی ہلاک گشتند سوف افعل گویندگان یعنے تاخیر کنندگان فرصت را غنیمت باید شمرد و در مرضی حق سبحانہ صرف باید نمود توفیق توبہ

از عنایاتِ حق سبحانہ است ہمیشہ از حق سبحانہ خواہان این معنی باشند و در ویشانے
کہ قدم راسخ در شریعت دارند و از عالمِ حقیقت نیک شناسا اند از ایشان ہمتے باید طلب نمود
و مددی باید جست تا عنایتِ حق سبحانہ از دریچۂ ایشان ظاہر شدہ تمام بجانبِ جنابِ قدسِ خود
تعالی جذب نماید و مخالفت را در وی گنجایش نماند تا سرِ موئے راہ مخالفتِ شریعت
کشادہ است محلِ خطر است تمام سُبل مخالفت را باید مسدود ساخت بیت محال است سعدی
کہ راہِ صفا ۔ تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ ۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ اعتراض
بر اہل اللہ خصوصاً کہ اسم پیری و مرشدی درمیان باشد و راہ افادہ کشادہ شدہ باشد نباید کرد
و از اسم قائل باید انگاشت زیادہ برین اطناب است این چند حروف بواسطۂ ارتباطِ محبت
و اخلاص بتحریر آوردہ امید است کہ موجبِ ملال نشود ثانیاً مصدع میگردد کہ ملا عمر و شاہ حسن آدمی
زادہ اند خواہانِ ملازمتِ ایشان اند امید است کہ داخلِ ملازمانِ خاصہ گردند اسمٰعیل نیز بہمین
ارادہ بخدمت آمدہ است اگرچہ پیادہ است امیدوار است کہ فراخورِ حالتِ خود بہرہ یابد زیادہ
تصدیع نداد والسلام والاکرام

مکتوب ہفتاد و نہم

نیز بجواب ریحان صدور یافتہ در بیانِ آنکہ این شریعتِ غرا جامعِ شرائعِ ماتقدم است
و اتیان بمقتضائے این شریعت اتیان است بمقتضائے جمیع شرائع و مایناسب ذلک
اللہ تعالی بر جادۂ شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ثبات و استقامت
ارزانی فرمودہ بالکلیۃ متوجہِ جنابِ قدسِ خود گرداند چونکہ مقرر شدہ است کہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جامعِ جمیعِ کمالاتِ اسمائی و صفاتی است و مظہرِ جمیعِ ایشا

برسبیل اعتدال کتابی که بروی منزّل شده است خلاصهٔ جمیع کُتُب سماوی است که بر سائر انبیاء علی نبیّنا وعلیهم الصّلوٰات والتّسلیمات منزّل شده اند وایضاً شریعتی که آن سرور را عطا فرموده اند زُبدهٔ جمیع شرائع ماتقدم است واعمالیکه بمقتضائی این شریعتِ حقّه است منتخب از اعمالِ شرائع سابقه است بلکه از اعمال ملائکه نیز صلوٰتُ اللهِ تعالیٰ وسلامُهٗ علیٰ نبیّنا وعلیهم چه بعضی از ملائکه مامور برکوع اند وبعضی دیگر بسجود وبعضی بقیام وهمچنین اُمَم سابقه بعضی بنماز ایماء مامور بودند وبعضی دیگر بنماز های دیگر درین شریعت از اعمال اُمَم سابقه وملائکه مقرّبه خلاصه وزُبدهٔ آن را انتخاب کرده مامور ساخته اند پس تصدیق باین شریعت واتیان اعمال بمقتضائے آن فی الحقیقت تصدیق است بجمیع شرائع واتیان است باعمال مقتضیاتِ آن شرائع پس لاجرم مصدّقانِ این شریعت خیر الامم باشند وهمچنین تکذیب این شریعت وعدم اتیان بمقتضائی آن تکذیب است مر جمیع شرائع ماتقدم را وعدم اتیان است بمقتضای آنها وهمچنین است انکار ازان سرور علیه الصّلوٰة والسّلام انکار از جمیع کمالات اسمائی وصفاتی وتصدیق او تصدیق است بجمیع آنها پس ناچار منکرِ آن سرور ومکذّبِ این شریعت بدترین اُمَم باشد ازینجا است الاعراب اشدّ کفراً ونفاقاً محمد عربی کابروی هر دو سرست ٭ کسی که خاکِ درش نیست خاک بر سرِ او ٭ الحمدُ للهِ ذی الانعامِ والمنّةِ که حُسنِ اعتقاد وکمال ایقان ایشان را نسبت باین شریعت وصاحبِ آن شریعت علیه الصّلوٰة والسّلام والتّحیّة باحسنِ وجوه مشهود شده بود وندامت بر اوضاع نامُلائمه همواره دامنگیر شان بوده حق سبحانه وتعالی از دیاد بران عطا فرماید ثانیاً ملتمس آنکه حامل رقیمهٔ دعا میان شیخ مصطفےٰ از نسلِ قاضی شریح اند درین دیار بزرگان ایشان بزرگ شده آمده اند ووجوهِ معاش ووظائف بسیار داشتند مشارالیه ازین معاشی متوجّهِ لشکر شده است واسناد

شیخ مصطفےٰ

مصحح سلمه الله تعالیٰ

وذرا بین ہمراہ آوردہ امیدوار است کہ بتوسّل ایشان جمعیت پیدا کند زیادہ مصدّع نشد
مشار الیہ را بصدور عظام برنہجی سفارش فرمایند کہ کارگر شود و سبب جمعیّت ارباب تفرقہ گردد

مکتوب ہشتادم

والسلام والاکرام

بمیرزا فتح اللہ حکیم صدور یافتہ در بیانِ آنکہ فرقۂ ناجیہ از ہفتاد و سہ فرقہ فرقۂ اہلسنت و جماعت است و در نکوہش فرقِ مبتدعہ و مایناسب ذلک حق سبحانہ و تعالیٰ بر جادۂ شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ استقامت ارزانی فرماید

مصرعہ کار این است غیر

این ہمہ ہیچ ✻ ہر فرقہ از ہفتاد و سہ گروہ مدعی اتباع شریعت است و جازم نجاتِ خود

کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ نقد وقت شانست آما دلیلے کہ پیغمبر صادق علیہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا بر تمیز فرقۂ واحدۂ ناجیہ ازان فرق متعددہ فرمودہ است آنست اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ یعنی آن فرقۂ واحدۂ ناجیہ آنانند کہ ایشانان بر طریقے اند کہ من بر آن طریقم و اصحاب من بران طریق اند ذکر اصحاب باوجود کفایت بذکرِ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ درین موطن برائے آن تواند بود کہ تا بدانند کہ طریقِ من ہمان طریقِ اصحاب است و طریقِ نجات منوط باتباع طریق ایشانست و بس چنانکہ حق سبحانہ فرمودہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ پس اطاعتِ رسول عین اطاعتِ حق آمد سبحانہ و خلافِ اطاعتِ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عین معصیت او تعالیٰ و تقدس جماعۂ کہ اطاعتِ خدائی را جل سلطانہ خلافِ اطاعتِ رسول تصور کردہ اند حق سبحانہ از حالِ آنہا خبر میدہد و حکم بہ کفرِ ایشانان مینماید آنجا کہ می فرماید یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا

۵ مرتبط است بقول او قدس سره وطریق نجات منوط باتباع ایشان است ۱۲

بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا پس ورما نحن فيه دعوی اتباع آنسرور
نمودن عليه الصلوٰة والسلام بخلاف اتباع طريق اصحاب رضوان الله تعالیٰ عليهم
اجمعين دعوی باطل است بلکه آن اتباع فی الحقيقت عين معصيت رسول است عليه
الصلوٰة والسلام پس نجات را دران طريق مخالف چه مجال يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ مطابق حال ايشانست وشک نيست فرقه که ملتزم اتباع اصحاب
آنسرور اند عليه وعليهم الصلوٰت والتسليمات اهل سنت وجماعت اند شکر الله تعالیٰ سعيهم
فَهُمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ چه طاعنان اصحاب پيغمبر عليه وعليهم الصلوٰت والتحيات
خود از اتباع ايشانان محروم اند کالشيعة والخوارج ومعتزله خود مذهب محدث دارند واصل
بن عطا پس ايشان از تلامذهٔ امام حسن بصری است که باثبات واسطه ميان ايمان
وکفر از امام جدا شده وامام درشان او فرموده اِعْتَزَلَ عَنَّا عَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ سَائِرُ الْفِرَقِ الْبَاقِيَةِ
وطعن کردن در اصحاب فی الحقيقة طعن کردن ست بپيغمبر خدا جل شانه مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ
مَنْ لَّمْ يُوَقِّرْ اَصْحَابَهٗ چه خبث اينها منجر بخبث صاحب ايشان ميشود ونعوذ بالله سبحانه
مِنْ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ السُّوْءِ وايضاً شرائع که از راه قرآن واحاديث بما رسيده است
بتوسط نقل ايشانست هرگاه ايشان مطعون باشند نقل ايشان نيز مطعون خواهد بود
واين نقل مخصوص ببعضی دون بعضی نيست بل کلهم فی العدالة والصدق والتبليغ
سواء پس طعن ايشان ای واحد کان منهم مستلزم طعن ورديست والعياذ
بالله سبحانه منه واگر طاعنان بگويند که ما هم متابعت اصحاب ميکنيم لازم نيست که جميع
اصحاب را متابع باشيم بلکه ممکن نيست متابعت جميع لتناقض آرائهم واختلاف
مذاهبهم جواب گوئيم متابعت بعضی وقتی سودمند افتد که انکار از بعض ديگر بآن منضم نشود

والبعد عن بعض الخسائس والنقائص التی هی خلاف مقتضی الهمة ۱۲

۵ اشارت است بآنچه گذشت که در ره مجاهد پاره قدسی واقع است یعنی وی پنداشته ایشان رحمهم الله را مستحق آنچه شده و دعوی ۱۲

۵ قوله وهب محدث یعنی نسبت شیعه وخوارج الخ ۱۲

۵ قوله اصل ایشان الخ کان والله سبحانه ۱۲

۵ قوله اهل السنة والجماعة ۱۲

۵ قوله اصحاب ۱۲

۵ قوله ۱۲

۵ قوله ۱۲

۵ قوله

وبر تقدیر انکار از بعض متابعت بعض دیگر متحقق نمیشود زیرا که حضرت امیر مثلاً توقیر وتعظیم خلفاء ثلثه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین کرده اند وشایان اقتدا ایشان را دانسته بایشان بیعت نموده اند پس باوجود انکار خلفاء ثلثه ادعای متابعت حضرت امیر مزعوم محض افترا است بلکه آن انکار فی الحقیقت انکار حضرت امیر است ورد است صریح مر اقوال وافعال ایشان را واحتمال تقیه را در مادهٔ اسد الله راه دادن نیز از سخافت عقل است عقل صحیح هرگز تجویز نمی کند که اسد الله باوجود کمال معرفت وشجاعت بعض خلفاء ثلثه را تا سی سال مبطن دارند واظهار خلاف آن نمایند وصحبت نفاق بایشان دارند از ادنای اهل اسلام این قسم نفاق متصور نیست شناعت این فعل را باید دریافت که به حضرت امیر چه قسم زبونی وچه نوع خداع ونفاق منتسب می شود واگر بطریق فرض محال تقیه در مادهٔ اسد الله مجوز باشد تعظیم وتوقیری که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم خلفاء ثلاثه را میکردند از ابتدا تا انتها ایشان را بزرگ داشته اند چه جواب خواهند گفت آنجا تقیه گنجایش ندارد وتبلیغ حق بر پیغمبر واجب است مر تقیه را آنجا راه دادن بزندقه می کشد. قال الله تعالی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته والله یعصمک من الناس کفار میگفتند که محمد از وحی آنچه موافق اوست اظهار میکند وآنچه مخالف اوست اظهار نمی کند ومی پوشد ومقرر است که نبی را بر خطا مقرر داشتن جایز نیست والا خللی در شریعت او پیدا می شود پس چون خلاف تعظیم وتوقیر خلفاء ثلثه از آنحضرت بظهور نیامد معلوم شد که تعظیم ایشان از خطا مصون بود واز زوال محفوظ باز بسر اصل سخن رویم وجواب اعتراض ایشان را منقح تر بگوئیم که متابعت جمیع اصحاب در اصول دین لازم است وهرگز در اصول اختلافی ندارند اگر اختلاف است در فروع است وشخصی که طاعن بعض است از متابعت جمیع محروم است هر چند

کلمهٔ ایشان متفق است آما شومیِ انکارِ اکابرِ دین در اختلاف می اندازد و از اتفاق می
برآرد بلکه انکارِ قائل بانکارِ مقول او می رساند و ایضاً مبلغان شریعت جمیع اصحاب اند پس
لِاَنَّ الصَّحَابَةَ کُلَّهُمْ عُدُوْلٌ از هر یکے چیزی از شریعت بما رسیده است و همچنین قرآن را
از هر واحدی آیهٔ فما فوقها گرفته جمع ساخته اند پس انکار از بعض انکار است از مبلغ او پس ایشان
جمیع شریعت در ماده منکر متحقق نه گشت فَکَیْفَ النَّجَاةُ وَالْفَلَاحُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَتُؤْمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ باآنکه گوئیم که قرآن جمع حضرت عثمان است
بلکه جامع فی الحقیقة حضرت صدیق و حضرت فاروق اند جمع حضرت امیر سوائے این قرآن است
پس باید اندیشید که انکار این اکابر فی الحقیقت بانکار قرآن میکشد عیاذاً بالله سبحانه شخصے
از مجتهدانِ اهل تشیع سوال کرد که قرآن جمع حضرت عثمان است در حق این قرآن چه اعتقاد دارید
گفت در انکارِ او مصلحت نمی بینم که از انکار او دین تمام برهم میشود دیگر عاقل هرگز تجویز نمی کند
که اصحاب آن سرور علیه و علیهم الصلوات والتسلیمات در روزِ رحلتِ آن حضرت بر امر باطل
اجتماع نمایند و مقرر است که در روزِ رحلتِ آن حضرت سی و سه هزار اصحاب آن سرور حاضر
بودند و بطوع و رغبت بحضرتِ صدیق بیعت کردند این همه اصحاب پیغمبر را بر ضلالت جمع شدن
از جملهٔ محالات است و حال آنکه آنحضرت علیهِ الصلوٰةُ والتحیةُ فرموده لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی
الضَّلَالَةِ و توقفی که در ابتدا از حضرت امیر واقع شده است بواسطهٔ آن بود که دران مشوره حضرت
امیر را نه طلبیده بودند چنانکه حضرت امیر فرموده اند مَا غَضِبْنَا اِلَّا لِاَنَّا اُخِّرْنَا عَنِ الْمَشُوْرَةِ وَاِنَّا
لَنَعْلَمُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ خَیْرٌ مِنَّا الخ و ناطلبیدن ایشان مبنی بر مصلحت خواهد بود کَالتَّسْلِیَةِ لِاَهْلِ
الْبَیْتِ بِوُجُوْدِ الْاَمِیْرِ عِنْدَهُمْ فِی الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الْمُصِیْبَةِ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ و اختلافاتی که درمیان

---

۱ یعنی کہ متفق ایشان را از اتفاق برآورده و اختلافات می اندازد ۲ یعنی نزد اکابر اصحاب اعظم رتبه ۳ انکار کننده اصحاب ۴ یعنی آیا ایمان می آرید بپاره از کتاب و کافر میشوید بپاره پس از انکار کردن کی تجویز این چنین قیامت کرده اید ۵ تجویز نمی کند عاقل ۶ تجویز نمی کند عاقل

اصحاب پیغمبر علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات واقع شدہ نہ از ہوائی نفسانی بود چہ نفوس شریفہ ایشان تزکیہ یافتہ بودند واز امارگی باطمینان رسیدہ ہوای ایشان تابع شریعت شدہ بود بلکہ آن اختلاف مبنی بر اجتہاد بود واعلائے حق پس مخطی ایشان نیز درجہ واحدہ دارد عند اللہ ومصیب را خود دو درجہ است پس زبان را از جفائی ایشان باز باید داشت وہمہ را بہ نیکی یاد باید کرد قال الشافعی رحمہ اللہ سبحانہ تلک دماء طہر اللہ عنہا ایدینا فلنطہر عنہا السنتنا ونیز شافعی فرمودہ است اصطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیرا من ابی بکر قولوا لہ رقابہم این قول تصریح است بہ نفی تقیہ ورضاء حضرت امیر بہ بیعت حضرت صدیق بقیۃ المقصود آنکہ میان سیدن ولد میان شیخ ابو الخیر از مردم بزرگ زادہ است در ملازمت شما بسفر وکن ہم رفتہ بود امید وار عنایت والتفات است ونیز مولانا محمد عارف طالب علم وبزرگ زادہ است پدر او مرد ملا بود بتہیب مدد معاش آمدہ توجہ را امید وار است والسلام والاکرام

مکتوب ہشتاد ویکم

بہ لالا بیگ صدور یافتہ در تحریض بر ترویج اسلام وبیان ضعف وزبونی اسلام ومسلمانان وستیلاء کفار نگونسار نزادنا اللہ سبحانہ وایاکم حمیۃ الاسلام غربت اسلام نزدیک بیک قرن است بر نہجے قرار یافتہ است کہ اہل کفر بمجرد اجرائی احکام کفر بر ملا در بلاد اسلام راضی نمی شوند میخواہند کہ احکام اسلامیہ بالکلیہ زائل گردند واثرے از مسلمانان ومسلمانی پیدا نشود وکار را تا آنجا سر حد رسانیدہ اند کہ اگر مسلمانی از شعار اسلام اظہار نماید بقتل میرسد ذبح بقرہ در ہندوستان از اعظم شعار اسلام است کفار بجزیہ دادن شاید راضی شوند ما ذبح بقرہ ہرگز

راضی نخواهند شد در ابتدا پادشاهت اگر مسلمانی رواج یافت و مسلمانان اعتبار پیدا کردند فبها
واگر عیاذاً بالله سبحانه در توقف افتاد کار بر مسلمانان بسیار مشکل خواهد شد اَلْغِیَاثُ اَلْغِیَاثُ
ثُمَّ اَلْغِیَاثُ اَلْغِیَاثُ تا کدام صاحب دولت باین سعادت مستسعد گردد و کدام شاهباز
پس باین دولت دست برد نماید ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیهِ مَنْ یَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیمِ
ثبتنا الله سبحانه وایاکم علی متابعة سید المرسلین علیه وعلیهم وعلی آله من
الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها والسلام

مکتوب ۸۲ هشتاد و دوم

ه ثبات وقیام بخشد خدائے پاک ما را و شما را بر متابعت سرور مرسلان ۱۲

بسکندر خان لودی صدور یافته در بیان آنکه سلامتی قلب بی نسیان ماسوائے حق جل وعلا
صورت نه بندد و این نسیان معبر بفنا است حق سبحانه وتعالی همواره با خود دارد و بغیر خود نگذارد
بحرمة سید البشر المطهر عن زیغ البصر علیه وعلی آله الصلوٰت والتسلیمات آنچه بر ما و شما
لازم است سلامتی قلب است از ماسوی حق سبحانه و این سلامتی وقتی میسر گردد که غیر حق سبحانه
بر دل عبوری نماند و عدم عبور غیر وابسته بنسیان ماسوا است که معبر بفنا است نزد این طائفه علیه
بالفرض اگر غیر را بتکلف در دل گزرانند هرگز نه گذرد و تا کار بانیمر تبه نرسد سلامتی محال است امروز
این نسبت عنقاء قاف است بلکه اگر گفته شود باور نکنند هَنِیئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیمِ نَعِیمُهَا
وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْکِینِ مَا یَتَجَرَّعُ ۔ زیاده برین چه نوشته آید والسلام اولاً وآخراً

مکتوب ۸۳ هشتاد و سیوم

به بهادر خان صدور یافته در تحریض بر جمع کردن جمعیت ظاهر و باطن بر اتباع شریعت و حقیقت

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمة الله علیه

حق سبحانه وتعالی از تعلقات شتی نجاتی ارزانی فرموده بکلیتہ گرفتار جناب قدس خود گرداند بحرمت سید المرسلین علیه وعلی آله وعلیهم من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها

بیت هرچه جز عشق خدائی احسن است ٭ گر شکر خوردن بود جان کندن است ٭

ظاهر را بظاهر شریعت غرا آراستن وباطن را بحق جل وعلا داشتن کار عظیم است تا کدام صاحب دولت را باین دو نعمت عظمی مشرف سازند امروز جمع این دو نسبت بلکه استقامت بر ظاهر شریعت تنها نیز بسیار عزیز الوجود است اعز من الکبریت الاحمر حق سبحانه وتعالی از کمال کرم خود استقامت بر متابعت سید الاولین والاخرین ظاهرا وباطنا کرامت فرماید

مکتوب هشتاد و چهارم ۸۴

الصلوات والتسلیمات علیه وعلی آله

به سید احمد قادری صدور یافته در بیان آنکه شریعت وحقیقت عین یکدیگر اند وعلامت وصول بحق الیقین مطابقة علوم ومعارف آن مقام است بعلوم ومعارف شرعیه وعلامات ذلک حق سبحانه وتعالی بر جاده شریعت استقامت ارزانی داشته بهمگی همت متوجه جناب قدس خود گرداینده ما را بتمام از ما بستاند وبکلیت اعراض از ما ودون خود میسر گرداند بحرمة سید البشر المقدس عن زیغ البصر علیه من الصلوات افضلها ومن التسلیمات اکملها وعلی آله واصحابه اجمعین آمین مصرعه از هرچه میرود سخن دوست خوش تر است ٭ هرچند هرچه گفته می شود از دوست نه سخن اوست لیکن چون آن سخن را نحوی از مناسبت با جناب او تعالی وتقدس ثابت است آن معنی مناسب را مغتنم شمرده در آن باب جرأت وزبان درازی می نماید المقصود شریعت وحقیقت عین یکدیگر اند ودر حقیقت از یک دیگر جدا نیستند فرق اجمال وتفصیل است استدلال وکشف است غیبت وشهادت است تعمل وعدم

تعمل است احکام وعلومیکه بموجب شریعت غرّا مبیّن ومعلوم شده اند بعد از تحقّق بحقیقت حق الیقین همین احکام وعلوم بعینها بتفصیل منکشف میگردند واز غیبت بشهادت می آیند وبچشم کسب وتحمل عمل ازمیان برمیخیزد وعلامت وصول بحقیقت حق الیقین مطابقت علوم ومعارف آن مقام است بعلوم ومعارف شریعه وتا سرمویی مخالفت است دلیل است بر عدم وصول بحقیقت الحقائق وهر خلافیکه بشریعت در علم وعمل از هرکه واقع شده است از مشائخ طریقت مبنی بر سکر وقت است وسکر وقت نمی باشد الا در اثناء راه منتهیان نهایت النهایه را همه صحو است وقت مغلوب ایشانست حال ومقام تابع کمال شان بیت صوفی ابن الوقت آمد در مثال * لیک صافی فارغ است از وقت وحال پس متحقق شد که خلاف شریعت علامت عدم وصول است بحقیقت کار در عبارت بعضی از مشائخ واقعست که شریعت پوست حقیقت است وحقیقت مغز شریعت این عبارت هرچند از بی استقامتی متکلم این کلام خبر میدهد لیکن تواند بود که مراد ش آن باشد که مجمل نسبت به مفصل حکم پوست دارد ونسبت بمغز واستدلال در جنب کشف در رنگ قشر است نسبت به لب اما اکابر مستقیم الاحوال ازبیان امثال این عبارات موهمه را تجویز نمی نمایند وفرق جزبه اجمال وتفصیل واستدلال وکشف مذکور نمی سازند سائلی از حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی سرّه الاقدس سوال کرد که مقصود از سیر وسلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد واستدلالی کشفی شود رزقنا الله سبحانه الثبات والاستقامة علی الشریعة علما وعملا صلوات الله تعالی وسلامه علی صاحبها بقیة التصدیع آنکه حامل رقیمه دعا میان شیخ مصطفی اثری از نسل قاضی شریح اند پدران ایشان بزرگ بودند وظائف ووجوه مدد معاش بسیار داشتند مشارالیه از فقدان اسباب معاش مضطر است استناد وفرامین همراه گرفته متوجه لشکر شده است التفات نموده

۵ نقدان بالضم وبالکسر گم شدن وگم کردن ۱۲

برنہجے توجہ فرمایند کہ سبب حصول جمعیت شود واز اضطراب و تفرقہ نجات یابد زیادہ مصدع نشد

مکتوب ہشتاد و پنجم

بنام صلوٰۃ بجماعت

بمیرزا فتح اللہ حکیم صدور یافتہ در ترغیب بر اتیان اعمال صالحہ خصوصاً ادائی صلوات بجماعات

وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ وَفَّقَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ لِمَرْضِيَاتِهٖ آدمی را ہمچنانکہ از درستی اعتقادات چارہ نیست از اتیان اعمال صالحہ نیز چارہ نیست وجامع ترین عبادات ومقرب ترین طاعات اداء صلوٰۃ است قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ

ستون دین است پس ہرکہ برپا داشت آنرا برپا داشت دین را ۔۔۔ آنکہ ترک کرد آنرا پس خراب کرد دین را ۱۲

وکسی را کہ بر مواظبت ادائے صلوٰۃ موفق سازند از فحشاء ومنکر باز دارند کریمہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ مؤید این سخن است وصلوٰتے کہ نہ چنین است صورت صلوٰۃ است حقیقت ندارد ولیکن تا زمان حصول حقیقت صورت را از دست نمی باید داد ومَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا يُتْرَكُ كُلُّهٗ اکرم الاکرمین اگر صورت را بہ حقیقت اعتبار نماید مستبعد نیست فَعَلَيْكُمْ بِمُوَاظَبَةِ اَدَاءِ الصَّلَوَاتِ مَعَ الْجَمَاعَاتِ مَعَ الْخُشُوْعِ وَالْخُضُوْعِ فَاِنَّهَا سَبَبُ النَّجَاتِ وَالْفَلَاحِ

پس لازم گیرید دوام ادائے نماز را باجماعت نزدیک آن فوریہ ونیاز مخلصی وکامیابی است ۱۲

قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

در خطرہ افگندن کسے را وبا کسے گردیدن در چیزے ۱۲

کار آنست کہ باوجود مخاطرہ کردہ شود سپاہیان در وقت غلبۂ غنیم اگر اندک تردد می کنند اعتبار بسیار پیدا مے کند صلاح جوانان بآن سبب اعتبار دارد کہ باوجود غلبۂ شہوت نفسانی خود را بصلاح آوردہ اند اصحاب کہف این ہمہ بزرگی بواسطۂ یک ہجرت از مخالف دین یافتند در حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام وارد است عِبَادَةٌ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ پس منافی فی الحقیقت عین باعث است زیادہ ازین چہ نوشتہ آید فرزندی شیخ بہاء الدین را صحبت فقرا مرغوب نمی افتد وباہل غنا وتنعم مائل ومنجذب است نمیداند کہ صحبت ایشان سہم قاتل است

کہ ایشان راست ۱۲ برعبادت ۱۲ راغب ۱۲ نہرا ۱۲

تباریکی وکدورت زیاده کننده ۱۲

ولقمهٔ حرب شان ظلمت افزا است الحذر الحذر ثم الحذر الحذر در حدیث صحیح وارد است
(بترس بترس باز بترس بترس کن ترس کن ۱۲)
علی مصدره الصلوٰة والسلام من تواضع لغنی لغناه ذهب ثلثا دینه فویل لمن تواضع

لغناهم والله سبحانه الموفق ۱۲

مکتوب هشتاد و ششم

(۸۶ قوله فویل لمن الخ یعنی پس وای بر کسیکه تواضع کرد ایشان را بسبب غنا و شان ۱۲)

به یکی از حکام پرگنه جرک صدور یافته در بیان سلامتی قلب از ما دون حق سبحانه وتعالی بر حد اعتدال ومرکز عدالت استقامت کرامت فرماید بحرمة سید المرسلین علیه وعلی آله وعلیهم من الصلوات افضلها ومن التحیات والتسلیمات اکملها آنچه بر ما وشما است سلامتی قلب است از گرفتاری ما دون حق سبحانه واین سلامتی بر تقدیری است که غیر او را سبحانه بر دل خطوری نماند اگر فرضاً تا هزار سال حیات وفا کند غیر بر دل نگذرد (گذرے) بواسطهٔ نسیانی که دل را از ماسوی حاصل شده است مضر نیست کار اینست وغیر این همه هیچ ؛ در وقت ملاقات از روی کرم گفته بودند که در مهمے وکارے اگر رجوع افتد بما خواهی نوشت بناءً علی ذلک مصدع گشت که شیخ عبد الله صوفی از نیکان ست بواسطهٔ بعضی حوائج قرضدار گشته است امید است که مددے در تخلیص ذمهٔ او خواهند فرمود والسلام

مکتوب هشتاد و هفتم

به پهلوان محمود صدور یافته در بیان آنکه چه سعادت است که دوستان خدا جل وعلا کسے را قبول فرمایند سلمکم الله تعالی وتبنکم علی جادة الشریعة علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة تحسین بشارت خاندان ایشان را قدوم میان شیخ مزمل است برکات صحبت ایشان را چه شرح دهد چه سعادت که دوستان خدا جل وعلا کسی را قبول

نمایند چه جای آنکه بمحبت و قربت ممتاز سازندم قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ بالجمله صحبت ایشانرا غنیمت شمرند و آداب صحبت را مرعی دارند تا موثر افتد زیاده چه نویسد وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

مکتوب هشتاد و هشتم

نیز به پهلوان محمود صدور یافته در بیان آنکه چه نعمتی است که کسی با ایمان و صلاح موئی سیاه خود را سفید کرده باشد و در جوانی خوف غالب یا بد و در پیری رجا حق سبحانه و تعالی هموار باو دارد چه نعمتی است که کسی با ایمان و صلاح موئے سیاه خود را سفید سازد و در حدیث نبویست عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ غُفِرَ لَهٗ جانب امید را ترجیح دهند و ظن مغفرت را غالب سازند که در جوانی خوف بیشتر در کار است و در پیری رجا غالب میباید

مکتوب هشتاد و نهم

وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

به میرزا علیجان صدور یافته در عزا پرسی حق سبحانه و تعالی بر جادهٔ شریعت علی صاحبها الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّةُ استقامت ارزانی فرماید آدمی را بحکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ از مرگ چاره نیست فَطُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَکَثُرَ عَمَلُهٗ همین موت است که مشتاقانرا بآن تسلی میدهند و وسیلهٔ وصول و دست بدست میسازند مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ آری حال واپس ماندگان و گرفتاران بدولت حضور مطلب رسیدگان و آزادگان خراب و ابتر است ولی نعمت مرحومهٔ شما درین اوان بسے مغتنم بودند الحال بر شمایان لازم است که مکافات احسان باحسان بکنید و بدعا و صدقه ساعت فساعت مدد نمائید فَاِنَّ الْمَیِّتَ کَالْغَرِیْقِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ و نیز می باید که از

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: ایجاب مرد و قبول است ۱۲

لہ بگیرند ۲ بتمامی ۳ ببرید ۴ سپرند

مرگِ ایشان بمرگِ خود عبرت بگیرند و بتمام خود را بمرضی حق سپرند و حیاتِ دنیا را غیر از متاعِ غرور نشمارند اگر تمتعاتِ دنیوی را اندک اعتباری بود برابر سرِ موئے بر کفارِ بدکردار تجویز نمی فرمودند رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم الاعراض عن ما سوی اللہ سبحانہ والاقبال الی جنابہ قدسہ بحرمۃ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وعلیہم من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا والسلام والاکرام

مکتوب (۹۰) نودم

بخواجہ قاسم صدور یافتہ در ترغیب بر آنکہ بکلیت متوجہ حق سبحانہ باید بود و امروز حصولِ این دولت وابستہ بتوجہ و اخلاص باین طبقہ علیہ نقشبندیہ است قدس اللہ تعالی اسرارہم

حضرتِ حق سبحانہ وتعالی دنیائے دنیہ را و نظرِ ہمت ایشان خوار و بی اعتبار گردانیدہ حسن و جمالِ آخرت را در مرآۃ باطن متجلی و متزین گردانند بحرمۃ سید البشر المطہر عن زیغ البصر علیہ وعلی آلہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا التفات نامہ گرامی معہ ہدایا محترمہ وصول یافت کرم نمودند جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء نصیحتے کہ بمحبان و مخلصان کردہ میشود ہمہ آنست کہ بکلیت اقبالی بجنابِ قدس خداوندی عز شانہ میسر گردد و اعراضی از ماسوای او تعالی حاصل آید مصرعہ کار آنست و غیر این ہمہ ہیچ ۔۔ امروز حصولِ این دولت عظمی وابستہ بتوجہ و اخلاص باین طبقہ علیہ نقشبندیہ است بریاضاتِ شاقہ و مجاہداتِ شدیدہ آن میسر نگردد کہ بیک صحبت ایشان حصول یابد چہ در طریقِ این بزرگواران اندراج نہایت در بدایت است و در اوائلِ صحبت آن می بخشند کہ منتہیان را در نہایت بدست می افتد طریقِ این بزرگواران طریقِ اصحابِ کرام است کہ ایشان را در اوائلِ صحبتِ خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات

والتسليمات آن کمالات میسر میشد که اولیاء امت را در نهایت شاید میسر شود و این بطریق اندراج نهایت در بدایت است فعلیکم بمحبة هؤلاء الاکابر فانها ملاک الامر والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه وعلی اله الصلوة والسلام

مکتوب (۹۱) نود و یکم

بشیخ کبیر صدور یافته در بیان آنکه تصحیح عقائد و اتیان اعمال صالحه هر دو جناح اند از برای طیران عالم قدس و مقصود از اعمال شریعت و احوال حقیقت تزکیه نفس و تصفیه قلب است

رزقنا الله سبحانه وایاکم الاستقامة علی متابعة السنة السنیة علی صاحبها الصلوة والسلام والتحیة کار اینست که اولا تصحیح عقائد بر وفق آرای علماء اهل سنت وجماعت که فرقه ناجیه اند باید کرد ثانیا علم و عمل بمقتضای احکام فقهیه لازم باید ساخت بعد از تحصیل این دو جناح اعتقادی و عملی قصد طیران عالم قدس باید نمود مصرع کار اینست و غیر این همه هیچ مقصود از اعمال شریعت و احوال طریقت و حقیقت تزکیه نفس و تصفیه قلب است تا نفس مزکی نشود و قلب سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی که نجات وابسته بآنست میسر نشود و سلامتی قلب وقتی صورت بندد که غیر او تعالی اصلا بر دل خطور نکند اگر هزار سال گزرد و غیر را در دل عبور نباشد زیرا که این زمان دل را نسیان ماسوا تمام میسر شده است که اگر بتکلف یاد ش دهند یاد نکند این حالت معبر بفناست و قدم اول است در این راه ویدرینه خرط القتاد والسلام اولا وآخرا

مکتوب (۹۲) نود و دوم

نیز بشیخ کبیر صدور یافته در بیان آنکه اطمینان قلب بذکر است نه بنظر و استدلال وقایتنا سبحانه

ذٰلِكَ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاِيَّاكُمْ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ راہِ اطمینانِ قلب ذکرِ اللہ است سبحانہ نہ نظر و استدلال

بیت پائی استدلالیان چوبین بود ✤ پائی چوبین سخت بی تمکین بود ✤ چہ در ذکر کسب مناسبت است بآنجناب قدس ہرچند ہیچ مناسبت نیست ✤ مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ لیکن یک قسم علاقہ درمیان ذاکر و مذکور پیدا می شود کہ موجب محبت می گردد و چون محبت مستولی شد غیر اطمینان ہیچ نیست و چون کار باطمینانِ قلب رسید دولتِ ابدی نقدِ وقت او گشت

بیت ذکر گو ذکر تا ترا جانست ✤ پاکی دل ز ذکر نزدانست ✤ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

مکتوب (۹۳) نود و سیوم

بہ سکندر خان لودی صدور یافتہ در بیانِ آنکہ در جمیع اوقات بذکرِ الٰہی جَلَّ شَانُہٗ باید پرداخت بعد از ادای نماز پنجگانہ بجماعت و ادائی سُنَنِ رواتب آوقاتِ خود را مصروف ذکرِ الٰہی جَلَّ سُلْطَانُہٗ باید ساخت و بہ غیر آن نباید پرداخت چہ در خوردن و چہ در خفتن و چہ درآمدن و چہ در رفتن طریقِ ذکر را بشما معلوم کردہ شدہ است بر ہمان طریق استعمال نمایند اگر در جمعیت فتور یابند اول باید تعیینِ سبب فتور کرد و بعد از ان تلافیِ تقصیر آن باید نمود و بالتجا و تضرع تمام بحضرتِ حق سبحانہ رو باید آورد و دفعِ ظلمتِ آن خواست و شیخی را کہ از وی ذکر یافتہ باشند وسیلہ باید ساخت وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْمُيَسِّرُ كُلَّ عَسِيْرٍ وَالسَّلَامُ

مکتوب (۹۴) نود و چہارم

بہ خضر خان لودی صدور یافتہ در بیانِ آنکہ آدمی را از تصحیح عقائد و اتیانِ اعمالِ صالحہ چارہ

تا باین دو جناح طیران عالم حقیقه نماید حضرت حق سبحانه و تعالی بر جادهٔ شریعت مصطفویه علی صاحبها الصلوة والسلام والتحیة استقامت کرامت فرماید آنچه لابد است و ناچار تصحیح عقاید است اولا بموجب آرائے صائبهٔ اهل سنت و جماعت که فرقهٔ ناجیه اند و ثانیا اتیان اعمال است بموجب احکام فقهیه بعد از دانستن آن احکام از فرائض و سنن و واجبات و مستحبات و حلال و حرام و مکروه و مشتبه چون این دو جناح اعتقادی و عملی میسر شد اگر توفیق خداوندی جل سلطانه مساعدت نماید میتواند که بعالم حقیقت طیران نماید و بی حصول این دو باز و طیران و وصول بعالم حقیقت محالست بیت محال است سعدی که راه صفا * توان رفت جز در پی مصطفی * ثبتنا الله سبحانه

وایاکم علی متابعته علیه وعلی آله الصلوة والسلام

مکتوب (۹۵) نود و پنجم

بسید احمد بنجواڑه صدور یافته در بیان آنکه آدمی نسخهٔ جامع است و قلب او نیز بر صفت جامعیت مخلوق است و اقوال بعضی از مشائخ که در مرتبهٔ سکر واقع شده است در وسعت قلب و امثال آن محمول بر توجیهات اند و در بیان آنکه صحو افضل است از سکر و ما یناسب ذلک آدمی نسخه ایست جامع هر چه در تمام موجودات است در انسان تنها ثابت است لیکن از عالم امکان بطریق حقیقت و از مرتبهٔ وجوب بطریق صورت ان الله خلق آدم علی صورته و بر همین جامعیت است قلب انسان که هر چه در کلیت انسان است در قلب تنهاست لهذا آنرا حقیقت جامعه میگویند و بجهت همین جامعیت بعضی از مشائخ از وسعت قلب چنین خبر داده اند که اگر عرش و ما فیه در زاویهٔ قلب عارف اندازند هیچ محسوس نشود زیرا که قلب جامع عناصر و افلاک است و عرش و کرسی و عقل و نفس و شامل مکانی و لامکانی پس هر آئینه عرش و ما فیه را بواسطهٔ شمول لامکانیه

و قلب مقداری نباشد چه عرش و مافیه باوجود وسعت داخل دائرهٔ مکانست مکانی هر چند وسیع است تنگ است و جنب لامکانی قدری ندارد و اما ارباب صحو از مشائخ قدس الله تعالی اسرارهم میدانند که این حکم مبنی بر سکر است و محمول بر عدم تمایز میان حقیقت شئی و انموذج او عرش مجید که محل ظهور تام است ازان رفیع تر است که در قلب تنگ آنرا گنجایش باشد آنچه در قلب از عرش مینماید آن انموذج عرش است نه حقیقت عرش و شک نیست که آن انموذج را هیچ مقداری نیست و جنب قلب که او جامع انموذجات بی نهایت است آئینه که در روی آسمان باین بزرگی باشیائے دیگر نمایدنمی تواند گفت که آئینه از آسمان وسیع تر است آری تمثال آسمان که در آئینه است و جنب آئینه صغیر است نه حقیقت آسمان این مبحث بمثالی روشن گردد مثلاً در انسان انموذجے از کرهٔ عنصر خاک مکمون است نظر بجامعیت انسان نمیتوان گفت که وجود انسان از کرهٔ عنصر خاک اوسع است بلکه وجود انسان را در جنب کرهٔ خاک هیچ مقداری نیست جز محقر شئے بلکه انموذج حقیر شے را دانسته این حکم بوقوع می آید از همین قبیل است کلام بعضی از مشائخ در غلبهٔ سکر که گفته اند جمع محمدی اجمع است از جمع الهی جل سلطانه چون محمد علیه الصلوٰة والسلام والتحیة جامع حقیقت امکان و مرتبهٔ وجوب دانسته اند حکم کرده اند که جامعیت محمد از جامعیت الله تعالی شانه زیاده است اینجا نیز صورت را حقیقت تصور نموده این حکم کرده اند محمد علیه و علی اله الصلوات والتسلیمات جامع صورت مرتبهٔ وجوب است نه حقیقت وجوب والله تعالی و تقدس واجب الوجود حقیقی است و اگر فرق میکردند میان حقیقت وجوب و صورت وجوب چنین حکم نمی کردند حاشا و کلا من امثال هذه الاحکام السکریة محمد بنده ایست محدود و متناهی و او تعالی و تقدس غیر محدود است و نامتناهی باید دانست که هر چه از احکام سکریه است از مقام ولایة است و هر چه از صحو است

بمقام نبوت تعلق دارد و کمل تابعان انبیا را علیهم الصلوات والتسلیمات بواسطه صحو ازین مقام بطریق تبعیت نیز نصیب است بسطامی سکر را بر صحو تفضیل میدهند لهذا شیخ ابو یزید بسطامی قدس سره میگوید لوائی ارفع من لواء محمد لوائے خود را لوائے ولایت میداند و لوائے محمد را علیه الصلوات والتسلیمات لوائے نبوت لوائے ولایت را که رو بسکر دارد ترجیح میدهد بر لوائے نبوت که رو بصحو دارد و ازین عالم است سخن بعضی که گفته اند الولایة افضل من النبوة میدانند که در ولایت رو بحق دارند و در نبوت رو بخلق و شک نیست که رو بحق افضل است از رو بخلق و بعضے در توجیه این سخن گفته اند که ولایت نبی افضل است از نبوت او نزد این حقیر امثال این سخنان دور از کار مینماید چه در نبوت رو بخلق فقط نیست بلکه با این توجه رو بحق نیز دارد باطنش با حق است سبحانه و ظاهرش با خلق و آنکه تمام رو بخلق دارد از مدبرات است انبیا علیهم الصلوات والتسلیمات بهترین جمیع موجودات اند بهترین دولت بایشان مسلم داشته اند ولایت جزو نبوت است و نبوت کل است لاجرم نبوت افضل باشد از ولایت خواه ولایت نبی باشد خواه ولایت ولی پس صحو افضل است از سکر چه در صحو سکر مندرج است همچو اندراج ولایت در نبوت صحو تنها که عوام الناس راست از مبحث خارج است بر آن صحو ترجیح دادن معنی ندارد و صحوی که متضمن سکر است البته افضل است از سکر علوم شرعیه که مصدر آنها مرتبه نبوت است سراسر صحو است و مخالف آن علوم هرچه باشد از سکر است صاحب سکر معذور است شایان تقلید علوم صحو است نه علوم سکر ثبتنا الله سبحانه علی تقلید العلوم الشرعیة علی مصدرها الصلوة والسلام والتحیة یرحم الله عبدا قال امینا و آنچه در حدیث قدسی واقع است لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن مراد ازین گنجایش گنجایش صورت مرتبه وجوبست نه حقیقت که حلول در آنجا محال است چنانچه بالا گذشت پس

ظاہر شد کہ شمولِ قلب مر لامکانیۃ را باعتبارِ صورتِ لامکانیۃ است نہ حقیقتِ آن تا عرش و مافیہ را در وی مقدارے نباشد این حکم مخصوص بحقیقتِ لامکانیت است

مکتوب (۹۶) نود و ششم

بہ محمد شریف صدور یافتہ در منع وزجر بر تسویف و تاخیر و در تحریض بر متابعتِ شریعت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ و ما یناسب ذٰلک

ای فرزند امروز کہ اوانِ فرصت است و اسبابِ جمعیت ہمہ میسر گنجایش تسویف و تاخیر نیست بہترین اوقات را کہ زمانِ عنفوانِ جوانیست در بہترین اعمال کہ طاعت و عبادتِ مولیٰ است تعالیٰ و تقدس میباید مصروف داشت از محرمات و مشتبہاتِ شرعیہ اجتناب نمودہ پنج وقت نماز بجماعت لازم باید ساخت و اداءِ زکوٰۃ بر تقدیرِ وجودِ نصاب نیز از ضروریاتِ اسلام است آنرا ہم رغبت بلکہ بمنت میباید ادا نمود از کمالِ کرمِ خود حق تعالیٰ در تمام روز و شب پنج وقت از برای عبادت معین ساخت و از اموالِ نامیہ و انعامِ سائمہ ربع عشر را تحقیقاً و تقریباً از برای فقرا تعیین فرمودہ و میدانِ تصرفِ مباحات را فراخ گردانیدہ خیلی بے انصافی است کہ در شصت گھڑی روز و شب دو گھڑی صرفِ طاعت حق سبحانہ نشود و از چہل سہم یک سہم بہ فقرا ادا نیابد و از دائرۂ وسیعہ مباحات پا بیرون کشیدہ بمحرمات و مشتبہات در رفتہ شود در موسمِ جوانی کہ اوانِ سلطان نفس امارہ است و قہرمانِ شیطان لعین قلیل عمل را بکثیر اجری بردارند و فردا کہ بازوالِ عمر رسانند و حواس و قوی سستی پیدا کنند و اسبابِ جمعیت تشتت نمایند غیر از ندامت و پشیمانی محصل نخواہد بود و بسیار است کہ تا فردا نگذارند و فرصتِ ندامت و پشیمانی کہ نحوی از توبہ است میسر نہ شود و عذابِ ابدی و عقوبتِ سرمدی کہ پیغمبر صادق علیہ من الصلوات

اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ اَكْمَلُهَا ازان اِخبار فرموده وعُصاة را ازان ایعاد نموده در پیش
است تخلّفی ندارد امروز شیطان بغرور کرم پروردگار جَلَّ سُلْطَانُهٗ در مداهنت می اندازد
وعفو اورا سبحانه بهانه ساخته مرتکب معاصی مے سازد باید دانست که در دار دنیا که محلّ
آزمایش وابتلاست دشمن ودوست را ممتزج ساخته اند وهر دو را مشمول رحمت گردانیده
کریمه وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ازان مشعر است ودر روز قیامت دشمن را از دوست جدا
خواهند ساخت کریمه وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ مخبر ازانست ودران وقت قرعهٔ رحمت
را بنام دوستان خواهند انداخت ودشمنان را محروم مطلق وملعون محقق خواهند فرمود کریمه
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ شاهد این معنی است
یعنی تحقیق اثبات خواهم کرد آن رحمت را از برای آن جماعت که پرهیز می کنند از کفر
ومعاصی وادامی کنند زکوة را پس کرم ورحمت را در آخرة مخصوص بابرار واهل اسلام نیک کردار
داشت آرے مطلق اهل اسلام را بر تقدیر خیریت خاتمت از رحمت نصیب است اگرچه
بعد از ازمنهٔ متطاولة از عذاب دوزخ نجات یابند اما ظلمات معاصی وعدم مبالات باحکام منزّلهٔ
سماوی کے بگذارد که نور ایمان را بسلامت ببرد وعلماء فرموده اند که اصرار بر صغیره به کبیره میرساند
واصرار بر کبیره مُفضی به کفر است عِیَاذًا بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فرد اند کی پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
که دل آزرده شوی ورنه سخن بسیار است ؎ حق سبحانه وتعالی توفیق مرضیات خود رفیق گرداند
بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بقیة المقصود آنکه مولانا اسحٰق حامل رقیمه
آشنا ومخلص فقیر است وحق جوار از قدیم نیز دارد اگر مددی واعانتی طلبد توجه را مرعی خواهند
داشت مُشار الیه در فنِ کتابت وانشا بقدر اطلاع دارد والسلام

وفی الحدیث المتفق علیہ انما الاعمال بالخواتیم یعنی مدت اعتبار اعمال گرنجا تمہا تا خاتمہ بکدام عمل است ہمان اعتبار دارد ۱۲

مکتوب ۹۷ نود و هفتم

بشیخ درویش صدر ریاقته در بیانِ آنکه مقصود از عباداتِ مامورہ تحصیلِ یقین است و مَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ حق سبحانہ وتعالی مامفلسان را بحقیقتِ ایمان مشرف گرداند بحرمۃِ سیدِ المُرسلین علیہ وعلی آلہ وعلیہم من الصلوات اتمہا ومن التسلیمات اکملہا همچنانکه مقصود از خلقتِ انسانی ادائے عباداتِ مامورہ است مقصود از ادائے عبادات تحصیلِ یقین است که حقیقتِ ایمان است تواند بود که کریمہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رمزی باشد بمعنے چه کلمہ حتّٰی همچنانکه از برای معنے غایت می آید از برای معنی علّیّة نیز می آید ای لِاَجْلِ اَنْ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ گو بیا ایمانی که پیش از ادائے عبادت است صورتِ ایمان است نه حقیقتِ ایمان که تعبیر از ان بیقین کرده شده قَالَ عَزَّ شَانُهٗ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا ای یا ایها الذین اٰمنوا صورۃً اٰمِنُوْا حقیقۃً - بادائے وظائفِ العباداتِ المامورۃ ومقصود از فنا وبقا که ولایت عبارت از تحصیل این دولت است همین یقین است وبس واگر از فنا فی الله و البقا به معنی دیگر خواهند که بحالیت ومحلیت موہم باشد خود عین الحاد وزندقه است در غلبه حال وسکرِ وقت چیزها ظاهر میشوند که آخر ازان باید گریشت ومستغفر باید شد ابراهیم بن شیبان که از مشائخِ طبقات است قدس الله تعالی ارواحهم میگوید که عِلْمُ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ يَدُوْرُ عَلٰى اِخْلَاصِ التَّوْحِيْدِ وَصِحَّةِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مَغَالِيْطُ وَزَنْدَقَةٌ والحق که راست می فرماید واین کلام از استقامتِ او خبر می دهد فنا فی الله عبارت از فنا در مرضیاتِ اوست سبحانہ وعلی هٰذَا الْقِيَاسِ السَّيْرُ اِلَى اللهِ وَالسَّيْرُ فِى اللهِ ونحوهما ثانیاً مصدع می گردد که صلاح آثاری میان شیخ آله بخش بصلاح وتقوی وفضیلت آراسته اند

فنائی

وجمعے کثیر بایشان وابستہ در مادہ از مواد اگر معونتی طلبند امید است کہ توجہ شریف بحال ایشان مرعی خواہند فرمود والسلام علیکم وعلی من اتبع الہدیٰ

مکتوب (۹۸) نود و ہشتم

بہ عبد القادر پسر شیخ زکریا صدور یافتہ در ترغیب بر رفق و ترک عنف بایراد احادیث نبویہ علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ

حق سبحانہ وتعالیٰ بر مرکز عدالت استقامت ارزانی فرماید چند حدیث نبوی علیہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کہ در باب تذکیر ووعظ ونصیحت وارد شدہ اند ایراد نمودہ حق سبحانہ وتعالیٰ عمل بمقتضائے آنہا میسر گرداند

اصل	ترجمہ از مصحح
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ	رسول فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر آئینہ خدائے تعالیٰ لطف ونرمی کنندہ است دوست میدارد آسانی را ومیدہد بر رفق چیزے کہ نمیدہد بر درشتی وچیزے کہ نمیدہد بر ہر چہ جز نرمی است
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ لِعَائِشَۃَ رضہ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ	روایت نمود این را مسلم وبروایت دیگر نزد مسلم گفت آنحضرت مر عایشہ رضہ را لازم بگیر بر خود نرمی را ودور دار خود را از درشتی واز حد در گذشتن در سخن بدرستی کہ نرمی یافتہ نشود در چیزی مگر بیاراید آنرا واکشیدہ نشود از چیزی مگر عیبناک کند آنرا
وَقَالَ اَیْضًا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ مَنْ یُحْرَمِ الرِّفْقَ	ونیز فرمود آنحضرت علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ کسیکہ محروم گردانیدہ شود از لطف

یُحْرَمِ الْخَیْرَ وَقَالَ اَیْضًا عَلَیْهِ
وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِیَّةُ وَالسَّلَامُ
اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ
اَخْلَاقًا وَقَالَ اَیْضًا عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ
اُعْطِیَ حَظَّهٗ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَقَالَ اَیْضًا عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ
وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ
وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ
الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ +
اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ -
اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ
وَبِمَنْ یَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ
عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ
سَهْلٍ - اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ
کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ
وَاِنِ اسْتُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ

وزمی محروم گردانیده شود از نیکی و نیز ارشاد نمود
آنحضرت علیه الصلوة والسلام بدرستی از
جملهٔ محبوب ترین شما بسوی من نیکوترین شمااند
از روی اخلاق و نیز فرمود علیه الصلوة والسلام
کسیکه داده شد اورا نصیب وے از نرمی
ولطف داده شد اورا نصیب وے از نیکی
دُنیا وآخرت و نیز فرمود آنحضرت علیه الصلوة
وشرم وشتن از ایمان است وایمان
در بهشت - وفحش وبیهوده گفتن از بدی
است وبدی در آتش دوزخ است
بدرستیکه خدای تعالی دشمن میدارد از حد در گزرنده
بیهوده گوئی را - آیا خبر ندهم شمارا که کیست که حرام
است وے بر آتش دوزخ وکیست که حرام است آتش
دوزخ بروے - بر هر آرمیده آهسته رو نرم طبع
نزدیک بمردم نرم خو - مسلمانان آرمیده نرم
طبع منقاد اند مانند شتر یکه در بینیش مهار انداخته
اند اگر کشیده شود گردن می نهد واگر بر سنگی نشانده
شود می نشیند هر که فرو برد خشمی را وحالانکه او قدرت
داشته باشد بر اجرای آن بخواند آن را حق تعالی روز

رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي اَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ

قیامت روبروے ہمگنان خلائق تا آنکہ مخیر گرداند او را در ہر حور کہ خواہد۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

ہر آئینہ مردے گفت مر پیغمبر را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم اندرز کن مرا فرمود آنحضرت خشم مگیر پس باز گردانید آن مرد قول خود را چند بار فرمود خشم مگیر۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ

آیا خبر ندہم شمارا باہل بہشت ہر ضعیف حقیر پنداشتہ شدہ اگر سوگند خورد بر خدا ہر آئینہ راست گرداند حق تعالیٰ او را آیا خبر ندہم شمارا باہل آتش دوزخ ہر مردی درشت وسخت گوئے خصومت کنندہ باطل تکبر کنندہ چون خشم آرد یکی از شما و حال آنکہ وی استادہ است پس باید کہ بنشیند پس اگر برود خشم از و بہتر ورنہ پس باید کہ بر پہلو افتد بدرستی خشم گرفتن تباہ میگرداند ایمان را چنانکہ تباہ میگرداند صبر شہد را کسی کہ تواضع کند از برائی خدا بلند گرداند او را خدا پس آن شخص در نفس خود حقیر و خورد است و در چشمان مردم بزرگ و کسی کہ تکبر کند پست گرداند او را حق تعالیٰ پس آنکس در چشمان مردم حقیر است و در نفس خود بزرگ تا آنکہ ہر آئینہ وی خوارتر و سبکتر است بر مردم

نہایت است مردن و پیر احقیر در چشمان مردم ۱۲

مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ قَالَ مُوسَى بْنُ (رواه البيهقي بمعنى الواو ۱۲)
عِمْرَانَ عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَوٰتُ
وَالتَّسْلِيمَاتُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ
عِبَادِكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ
وَقَالَ أَيْضًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ (رواه البيهقي ۱۲)
وَالتَّحِيَّةُ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ
عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ (حسن ۱۲)
عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ
إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ - وَقَالَ (رواه البخاري ۱۲)
أَيْضًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ
عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ
الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ
دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ
عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ
وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَنَاتٌ
أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ
فَحُمِلَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيْضًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ (رواه مسلم ۱۲)
وَالسَّلَامُ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا

از سگ و خوک گفت حضرت موسی پسر عمران
علی نبینا و علیه الصلوات والتسلیمات
ای پروردگار من کیست عزیزترین بندگان تو
فرمود کسی است که چون قدرت یابد درگذرد
و نیز فرمود علیه الصلوٰة والسلام و التحیة
کسی که نگاهدارد زبان خود را بپوشد خدا تعالی
عیب و نقصان او را و هر کسیکه باز دارد و فرو
خورد خشم خود را باز دارد حق تعالی از ان کس
عذاب خود را روز قیامت و کسی که عذر خواهی
کند بسوی حق تعالی بپذیرد خدا عذر او را
و نیز فرمود علیه الصلوٰة والسلام کسیکه هست
بر وی حق برادر او یعنی آنچه گرفته باشد از و بطریق
ظلم از آبروی وی یا چیزی دیگر پس باید که عفو کند
از و امروز پیش از انکه نباشد دیناری و نه درهمی اگر
باشد او را کاری نیک گرفته شود از وی باندازهٔ
ظلم وی و اگر نباشد او را نیکیها گرفته شود از بدیهای
صاحب وی پس برداشته شود و بار کرده شود
بران کسیکه ظالم است و نیز فرمود آنحضرت علیه
الصلوٰة والسلام آیا میدانید که مفلس کیست گفتند

(۱۲ کذا فی الاصل)

اَلْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا
مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِي
مَنْ يَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ
وَّصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاتِي قَدْ شَتَمَ
هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ
هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا
فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ
حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ
قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَا
هُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ
وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا اَنِ اكْتُبِي اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِينِي
فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ
رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ
مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ

مفلس درمیان ما کسی است که نیست درہم
اورا و نہ متاع - پس گفت بدرستی که مفلس از
امت من کسی است که بیاید روز قیامت بنماز
وروزہ وزکوۃ و بیاید که بتحقیق دشنام کرد این را
ونسبت بزنا کرد این را وخورد مال این را وریخت
خون این را وبزد این را پس داده شود این شخص
را از نیکیہاے او و دیگر را از نیکیہای وے
پس اگر فانی شود نیکیہاے او پیش ازان که
ادای نموده شود آنچه بروی است گرفته شود از
گناہان ایشان پس انداخته شود بروی پس انداخته
شود در آتش دوزخ و مروی است از معاویه رضی الله
تعالی عنه که بتحقیق نوشت او بسوئی عائشه رضی الله
تعالی عنها این که بنویس بسوئی من کتابی که نصیحت
کنی مرا در آن و اکثار مکن پس نوشت سلام علیکم
اما بعد پس به تحقیق من شنیدم پیغمبر خدارا
صلی الله تعالی علیه وعلی اله وصحبه وسلم
میگفت کسیکه طلب کند خوشنودی خدارا بناخوشنودی
مردم کفایت کند او را خدای تعالی بار و گرانی
مردم و هر که طلب کند . . . . . .

له رواه الترمذی وهذا کله ملتقط من مشکوة المصابیح

رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ	خوشنودی مردم را بناخوشنودی خدا بگذارد اورا بسوئے خلق وسلام باد ابر تو۔

صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاِيَّاكُمُ التَّوْفِيْقَ بِالْعَمَلِ بِمَا اَخْبَرَ الْمُخْبِرُ الصَّادِقُ وَالسَّلَامُ اين احاديث اگرچه بے ترجمه نوشته شده است اما بخدمت شيخ جيو رجوع نموده معانی اينها را فهميده سعی خواهند كرد كه عمل بمقتضائے اينها ميسر شود بقائے دنيا بس اندك است وعذاب آخرت بسيار شديد ودوامی است عقل دوراندیش را كار بايد فرمود ولطراوتِ بی حلاوتِ دنيا مغرور نبايد شد واگر بدنيا كسی را عزت وآبرو باشد كفارِ دنيا دار بايد كه از همه عزيز تر باشند وبظاهر دنيا فريفته گشتن از بيخردیست فرصتِ چند روزه را غنيمت بايد شمرد ودر مرضی خدائی عزوجل بايد كوشيد وبخلقِ خدائے بايد احسان نمود التَّعْظِيْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفَقَةُ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ هر دو اصل عظيم اند از برائے نجاتِ اُخروی مُخبرِ صادق عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ هر چه فرموده است مطابقِ نفس الامر است هَزْل وهذيان نيست خوابِ خرگوش تا چند خواهد بود آخر رسوائی است وبينوائی كيف رسوائی وبينوائی قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ هر چند ميداند كه وقت شما تقاضائی استماعِ امثالِ اين سخنان نمی كند عنفوان جوانی است وتنعّمات دنيوی ميسر وحكومت ونسلّط بر خلائق حاصل اما شفقت بر احوالِ شما باعثِ اين گفتگو می گردد هنوز هيچ نرفته است وقتِ توبه وانابت است۔ خبر شرط است ع

در خانه اگر كس است يك حرف بس است

مكتوب ۹۹ نود و نهم

ملا حسن کشمیری صدور یافته در جواب استفساری که نموده بود از کیفیت دوام آگاهی و جمع آن با حالت نوم که سراسر غفلت و تعطیل است۔ التفات نامهٔ گرامی مشرف ساخت استفساری که رفته بود از کیفیت دوام آگاهی جمع آن با حالت نوم که سراسر غفلت و تعطیل است که بعضی از اکابر این خانوادهٔ بزرگ از حصول آن دولت خبر داده اند مخدوما محل این اشکال این است بر مقدمه ایست که بیان آن ضروری است گوئیم روح انسانی را پیش از تعلق باین پیکر هیولانی راه ترقی و عروج مسدود بود و در قفس وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ محبوس و مقید لیکن در نهاد آن جوهر نفیس استعداد عروج بشرط نزول ودیعت نهاده بودند و مزیتهٔ او ازین راه بر ملک مقرر فرموده حق سبحانه و تعالی از کمال کرم خویش آن جوهر نورانی را باین پیکر ظلمانی جمع فرموده فَسُبْحَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ النُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ وَقَرَنَ الْاَمْرَ بِالْخَلْقِ و چون این دو امر نسبی الحقیقت بر دو طرف نقیض واقع شده بودند حکیم مطلق جل سلطانه از برای تحقق این اجتماع و تقرر این انتظام روح را با نفس نسبت تعشق و گرفتاری داد و این گرفتاری را سبب انتظام اینها گردانید کریمه لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ رمزی ازین بیان میفرماید و این تنزل روح و گرفتاری آن فی الحقیقة از قبیل مدح بما یشبه الذم است پس بواسطهٔ آن نسبت حتی روح تمام خود را بعالم نفس انداخت و خود را تابع او گردانید بلکه خود را نیز فراموش ساخت و تغیر از خود بنفس اماره نمود و این لطافت دیگر است در نهاد روح که از کمال لطافت بهر چه رومی آرد حکم او میگیرد و پس هر گاه خود را فراموش کرده باشد ناچار نسبت آگاهی سابق خود را که بمرتبهٔ وجوب تعالت و تقدست داشت نیز فراموش گرداند و تمام خود را بغفلت سپارد و حکم ظلمت گیرد الله تعالی از کمال مهربانی و بنده نوازی انبیا را علیهم الصلوٰت والتسلیمات مبعوث ساخت و او را بتوسل این اکابر بخود دعوت فرمود و بمخالفت نفس مر روح را که معشوقهٔ اوست امر نمود فَمَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى

فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْ رَأْسَهُ وَاخْتَارَ الْخُلُودَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا هذا جواب آن اشکال گوئیم که ازین مقدمه اجتماع روح با نفس مفهوم گشت بلکه فنا آن روح در نفس و بقاء آن بدو پس ناچار تا زمانے که این اجتماع و انتظام برپاست غفلت ظاهر عین غفلت باطن است و نوم که غفلت ظاهر است عین غفلت باطن باشد و چون این انتظام خلل پذیرد و باطن از محبت ظاهر اعراض نموده رو بمحبت البطن البطون آرد و فنائے و بقائے که بفانی پیدا کرده بود رو بزوال آورده فنائے و بقائے نه باقی حقیقی تعالی و تقدس حاصل کند این زمان غفلت ظاهر در حضور باطن تاثیر نکند چرا تاثیر کند باطن را تمام پشت بجانب ظاهر گشته است و از ظاهر بباطن مسیح در نمیرود پس روا است که ظاهر غافل باشد و باطن آگاه و گاه محذور مثلاً روغن بادام تا زمانے که بکنجاره ممتزج و مختلط است حکم هر دو متحد است و چون روغن از کنجاره جدا گشت احکام متمایزه پیدا شد پس حکم یکے بر دیگرے متمشی نشود اینچنین صاحب دولتے را اگر خواهند بعالم باز گردانند عالمے را بتوسط وجود شریف او از ظلمات نفسانی وارهانند اورا بطریق سیر عن الله بالله بعالم فرود می آرند روئی او بتمام بخلق میگردد بے آنکه گرفتاری بانها پیدا کند چه او بر همان گرفتاری سابق خود است بے اختیار او را درین عالم آورده اند پس این منتهی با سائر مبتدیان در اعراض از جناب قدس او تعالی تقدس و اقبال بخلق در صدور شرکت دارد اما فی الحقیقت هیچ مناسبت ندارد آن گرفتاری تا عدم گرفتاری تفاوت فاحش است و ایضاً اقبال بخلق در حق این منتهی بے اختیار است رغبتی درین ندارد بلکه رضائے حق سبحانه تعالی درین اقبال است و در مبتدی ذاتی است و بر رغبت است و نا مرضی حق است سبحانه و فرقے دیگر گوئیم مبتدی را میسر است که از عالم رو گردانیده رو بحق تعالی و تقدس آرد و منتهی را اعراض از خلق محال است دوام اقبال بخلق لازم مقام اوست مگر آنکه کار دعوة

چه او مامور باقبال است برخلاف امر حق تعالی از و محال است که او معصوم است ۱۲

رضا سندی

---

۱ قولہ ہذا الخ یعنی لازم نمیگیرد این مقدمہ مذکورہ را و نگفتہ اند در دو ذہن خود آن را بدانگونہ تا اینجا مقدمہ مسلمہ کہ بیان آن مقدم بر اثبات مطلب آمدہ بیان آن بیایند ۱۲

۲ قولہ بنفس مفہوم گشت یعنی محقق ترین مخفیات ای باقی حقیقی تعالی و تقدس ۱۲

۳ یعنی حال نفس مفہوم است کہ روی او ۱۲

۴ یعنی بر ان حضرات ۱۲

۵ یعنی بر ان ۱۲

۶ یعنی بر ان ۱۲

۷ یعنی بر ان ۱۲

۸ یعنی بر ان ۱۲

۹ یعنی بر ان ۱۲

۱۰ یعنی بر ان ۱۲

۱۱ یعنی بر ان ۱۲

۱۲ یعنی بر ان ۱۲

۱۳ یعنی بر ان ۱۲

۱۴ یعنی بر ان ۱۲

۱۵ یعنی بر ان ۱۲

۱۶ یعنی بر ان ۱۲

۱۷ یعنی بر ان ۱۲

۱۸ یعنی بر ان ۱۲

۱۹ یعنی بر ان ۱۲

۲۰ یعنی بر ان ۱۲

۲۱ یعنی بر ان ۱۲

۲۲ یعنی بر ان ۱۲

۲۳ یعنی بر ان ۱۲

۲۴ یعنی بر ان ۱۲

۲۵ یعنی بر ان ۱۲

۲۶ یعنی بر ان ۱۲

۲۷ یعنی بر ان ۱۲

۲۸ یعنی بر ان ۱۲

۲۹ یعنی بر ان ۱۲

۳۰ یعنی بر ان ۱۲

۳۱ یعنی بر ان ۱۲

۳۲ یعنی بر ان ۱۲

۳۳ یعنی بر ان ۱۲

۳۴ یعنی بر ان ۱۲

۳۵ یعنی بر ان ۱۲

۳۶ یعنی بر ان ۱۲

۳۷ یعنی بر ان ۱۲

۳۸ یعنی بر ان ۱۲

۳۹ یعنی بر ان ۱۲

۴۰ یعنی بر ان ۱۲

۴۱ یعنی بر ان ۱۲

۴۲ یعنی بر ان ۱۲

۴۳ یعنی بر ان ۱۲

۴۴ یعنی بر ان ۱۲

۴۵ یعنی بر ان ۱۲

۴۶ یعنی بر ان ۱۲

۴۷ یعنی بر ان ۱۲

۴۸ یعنی بر ان ۱۲

۴۹ یعنی بر ان ۱۲

۵۰ یعنی بر ان ۱۲

۵۱ یعنی بر ان ۱۲

۵۲ یعنی بر ان ۱۲

۵۳ یعنی بر ان ۱۲

۵۴ یعنی بر ان ۱۲

۵۵ یعنی بر ان ۱۲

۵۶ یعنی بر ان ۱۲

۵۷ یعنی بر ان ۱۲

۵۸ یعنی بر ان ۱۲

۵۹ یعنی بر ان ۱۲

۶۰ یعنی بر ان ۱۲

۶۱ یعنی بر ان ۱۲

۶۲ یعنی بر ان ۱۲

۶۳ یعنی بر ان ۱۲

۶۴ یعنی بر ان ۱۲

۶۵ یعنی بر ان ۱۲

۶۶ یعنی بر ان ۱۲

۶۷ یعنی بر ان ۱۲

۶۸ یعنی بر ان ۱۲

۶۹ یعنی بر ان ۱۲

۷۰ یعنی بر ان ۱۲

۷۱ یعنی بر ان ۱۲

۷۲ یعنی بر ان ۱۲

۷۳ یعنی بر ان ۱۲

۷۴ یعنی بر ان ۱۲

۷۵ یعنی بر ان ۱۲

۷۶ یعنی بر ان ۱۲

۷۷ یعنی بر ان ۱۲

۷۸ یعنی بر ان ۱۲

۷۹ یعنی بر ان ۱۲

۸۰ یعنی بر ان ۱۲

۸۱ یعنی بر ان ۱۲

۸۲ یعنی بر ان ۱۲

۸۳ یعنی بر ان ۱۲

۸۴ یعنی بر ان ۱۲

۸۵ یعنی بر ان ۱۲

۸۶ یعنی بر ان ۱۲

۸۷ یعنی بر ان ۱۲

۸۸ یعنی بر ان ۱۲

۸۹ یعنی بر ان ۱۲

۹۰ یعنی بر ان ۱۲

۹۱ یعنی بر ان ۱۲

۹۲ یعنی بر ان ۱۲

۹۳ یعنی بر ان ۱۲

۹۴ یعنی بر ان ۱۲

۹۵ یعنی بر ان ۱۲

۹۶ یعنی بر ان ۱۲

۹۷ یعنی بر ان ۱۲

۹۸ یعنی بر ان ۱۲

۹۹ یعنی بر ان ۱۲

۱۰۰ یعنی بر ان ۱۲

تبیین

او تمام شود و او را از دار فنا بدار بقا انتقال دهند آن زمان ندای اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى نقد وقت اوست مشائخ طریقت قدس الله تعالی اسرارهم در تعیین مقام دعوت سخنان فرموده اند جمعے جمع توجه بین الحق والخلق گفته اند اختلاف آن مبتنی بر اختلاف احوال و مقامات است هر کسے از مقام خود خبر داده والأمر عند الله سبحانه وآنچه سید الطائفه جنید رضی الله تعالی عنه فرموده است که النهایة هی الرجوع الی البدایة موافق مقام دعوت است که درین مسوده تحریر یافته چه در بدایت تمام رو بخلق است حدیث تنام عیناي ولا ینام قلبي که تحریر یافته بود اشارت بدوام آگاهی نیست بلکه اخبار است از عدم غفلت از جریان احوال خویش وامت خویش لهذا نوم در حق آنسرور علیه الصلوٰة والسلام ناقض طهارت نگشت وچون نبی در رنگ شأن است در محافظت امت خود غفلت شایان منصب نبوت او نباشد وحدیث لي مع الله وقت لا یسعني فیه ملك مقرب ولا نبي مرسل بر تقدیر صحت اشارت بتجلی ذاتی برقی نواند بود وآن تجلی نیز متلزم اقبال بجناب قدس خداوندی جل سلطانه نیست بلکه این تجلی ازان جانب است متجلی له را دران صنعی نیست از قبیل سیر معشوق در عاشق است عاشق از سیر سیر گشته است بیت آئینه صورت از سفر دور است ؛ کان پذیرائی صورت از نور است ؛ باید دانست که بر تقدیر رجوع بخلق حجب مرتفعه عود نمیکنند باوجود بے پردگی او را بخلق مشغول داشته اند وفلاح خلائق را باو مربوط ساخته مثل این بزرگواران مثل شخصے است که کمال تقرب بپادشاه دارد ومیان او وپادشاه حائلے از صورت ومعنی هیچ نیست مع ذلک او را بخدمات ارباب حوائج مشغول داشته است این فرق دیگر است درمیان مبتدی ومنتهی مرجوع چه مبتدی صاحب حجب است ومنتهی مرتفع الحجب

والسلام علیکم وعلی سائر من اتبع الهدٰی

مکتوب (۱۰۱) صدم

منسوب بقومیہ ۱۲

نیز بملا حسن کشمیری صدر یافتہ در جواب سوالیکہ نمودہ بود کہ شیخ عبد الکبیر یمنی گفتہ است کہ حق سبحانہ و تعالی عالم الغیب نیست التفات نامہ گرامی مشرف ساخت آنچہ از روے کرم مرقوم بود بوضوح انجامید نوشتہ بودند کہ شیخ عبد الکبیر یمنی گفتہ است کہ حق سبحانہ و تعالی عالم الغیب نیست مخدوما فقیر را تاب استماع امثال این سخنان اصلا نیست بی اختیار رگ فاروقیم و حرکت می آید و فرصت تاویل و توجیہ آن نمی دہد قائل آن سخنان شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی کلام محمد عربی علیہ و علی آلہ الصلوۃ و السلام در کار است نہ کلام محی الدین عربی و صدر الدین قونوی و عبد الرزاق کاشی ما را با نص کار است نہ بفص فتوحات مدنیہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساختہ است حق تعالی در کلام مجید خود را بالعلم غیب خود می ستاید و خود را عالم الغیب می فرماید نفی علم غیب کردن از و سبحانہ بسیار مستقبح و مستنکر است و فی الحقیقت تکذیب است مر حق را سبحانہ غیب را معنی دیگر گفتن از شناعت نمی برآرد کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم فیالیت شعری ما حملہم علی التفوہ بامثال ہذہ الکلمات الصریحۃ فی خلاف الشریعۃ منصور اگر انا الحق گوید و بسطامی سبحانی معذور اند و مغلوب در غلبات احوال اما این قسم کلام از احوال نیست تعلق بعلم دارد و مستند بتاویل است عذر را نمی شاید و ہیچ تاویلے درین مقام مقبول نیست فان کلام السکاری یحمل و یصرف عن الظاہر لا غیر و اگر متکلم این کلام مقصود از اظہار این کلام ملامت خلق داشتہ باشد و نفرت ایشان آن نیز مستکرہ است و مستہجن از برائے تحصیل ملامت خلق را راہہا بسیار است بچہ ضرورت تکسے تا بسر حد کفر رساند و چون در تاویل این کلام سخن کردہ اند و استفسار نمودہ بحکم سوالی را جوابے

باید بضرورت در آن باب سخن سرایند و علم الغیب عند اللہ سبحانہ آنکہ گفتہ اند کہ غیب معدوم باشد علم بمعدوم نباشد یعنی چون غیب نسبت بحق سبحانہ معدوم مطلق است ولاشئ محض تعلق علم را بوی معنی نباشد چہ معلومیت او را از عدمیت مطلق ولاشیئیت محض مے برآرد نتوان گفت کہ حق سبحانہ وتعالی عالم بشریک خود است چہ شریک او تعالی وتقدس اصلا موجود نیست ولاشئ صرف است آری مفہوم غیب ومفہوم شریک را تصور کردن ممکن است اما کلام در ماصدق علیہ اینہا است نہ در مفہوم ہمچنین است حال جمیع محالات کہ مفہومات آنہا ممکن التصور اند وماصدقات ممتنع التصور چہ معلومیت از استحالہ مے برآرد ولا اقل وجود ذہنی می بخشد واعتراضے کہ بر توجیہ مولانا محمد رو جی کردہ اند درست است نفی نسبت علمیت در مرتبہ احدیت مجردہ مستلزم نفی مطلق علمیت است تخصیص بنفی علم غیب کردن وجہے ندارد واشکال دیگر بر توجیہ مولانا آنست کہ اگرچہ در مرتبہ احدیت مجردہ نسبت علمیت منتفی است اما عالمیت او تعالی بر حال خود است چہ بذات عالم است نہ بصفت کہ صفت آنجا منتفی است نفاۃ صفات حق را سبحانہ عالم میگویند باآنکہ صفت علم را ازو تعالی مسلوب می سازند انکشافی کہ بر صفت مترتب می شد بر ذات مترتب میدانند فلذا ہذا او توجیہیکہ خود کردہ اند وار نغیب غیب ذات تعالی وتقدس ارادہ نمودہ اند وتعلق علم را بآن جائز نداشتہ اند اگرچہ علم واجب باشد تعالی وتقدس اقرب توجیہات است اما فقیر را در عدم جواز تعلق علم واجب را تعالی بذات بحت او سبحانہ بحث است چہ وجہے کہ در عدم جواز گفتہ اند اقتضاء حقیقت علم است مر احاطۂ معلوم را وذات مطلق تعالی مقتضی عدم احاطہ است فلا یجتمعان بہذا التعلق اینجا محل خدشہ است زیرا کہ در علم حصولی ایمعنی در کار است کہ آنجا حصول صورت معلوم است در قوت علمیہ اما در علم حضوری ہیچ در کار نیست ودر ما نحن فیہ علم حضوری است نہ حصولی فلا محذور فی ان

---

۱ یعنی تقاضائے علم مر احاطہ را تقاضائے ذات مطلقہ مر عدم احاطہ را جائے خدشہ است زیرا کہ الخ ۱۲

یَتَعَلَّقَ الْعِلْمُ الْوَاجِبِیُّ سُبْحَانَهٗ بِذَاتِهٖ تَعَالٰی بِطَرِیْقِ الْحُضُوْرِ لَا بِطَرِیْقِ الْحُصُوْلِ وَاللّٰہُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

مکتوب (۱۰۱) صد و یکم

نیز بملا احسن کشمیری صدور یافته در رد بر جماعه که کاملان را ناقص تصور کرده زبان اعتراض دراز می نمایند اَحْسَنَ اللّٰہُ سُبْحَانَهٗ حَالَکُمْ وَاَصْلَحَ بِالَکُمْ مفاوضهٔ شریفه مولانا محمد صدیق رسانیدند حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَهٗ که دور افتادگان را فراموش نساخته اند مخاطباتی که بنفس بحسب ظاهر ایراد نموده بودند فی الجمله بوضوح پیوست آری هر اعتراضی که بر نفس دارند در زمان امارگی مسلّم است امّا بعد از حصول اطمینان مجال اعتراض نیست چه نفس درین موطن از حق سبحانه راضی است و حق سبحانه ازوی راضی پس او مرضی و مقبول است بر مقبول اعتراض نمیرود و مراد او مراد حق است سبحانه زیرا که حصول این دولت در زمان تخلّق باخلاق الله است ساحت قدس او از اعتراض ما پست فطرتان بلند است هر چه میگوئیم باعائد است بیت آگه از خویشتن چو نیست جنین چه خبر دارد از چنان و چنین + بسا است که جاهلان از کمال جهل نفس مطمئنه را با مارگی تصور میکنند و احکام امارگی بر مطمئنه اجرا می نمایند چنانکه کفار انبیاء را علیهم الصلوات والتسلیمات در رنگ سائر بشر دانسته از کمالات نبوت انکار نموده اند اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَهٗ عَنْ اِنْکَارِ هٰؤُلَاءِ الْاَکَابِرِ وَاِنْکَارِ مُتَابِعِیْهِمْ عَلَیْهِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ

مکتوب (۱۰۲) صد و دوم

بملا مظفر صدور یافت در بیان آنکه محرّم حرام ۱۲ در قرض بسود مجموع مبلغ است نه زیادتی فقط

ع پناه دهد ما را خدائے پاک از انکار این بزرگواران و از انکار متابعان ایشان ۱۲

مثلاً شخصی ده تنکه را قرض گرفت بدوازده تنکه درینصورت مجموع دوازده تنکه حرام است نه ده تنکه
زیادتی وَمَا یَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی شما آنروز میفرمودید که ربا در قرض
بسود همان فضل است وبس ومحرّم در قرضِ ده تنکه بدوازده تنکه همان دو تنکهٔ زیادتی است
چون بعضِ کتبِ فقهیه رجوع کرده شد ظاهر گشت که در شریعت هر عقدیکه در وفضل است نیز
ربا است پس ناچار این عقد هم محرّم باشد وهر چه بسببِ محرّم تحصیل نمایند محرم خواهد بود پس آن
وه تنکه نیز ربا باشد ومحرّم مقصود از فرستادنِ کتاب جامع الرموز وروایات کتاب ابراهیم
شاهی اظهارِ اینمعنی بود باقی ماند صورتِ احتیاج مخدوما حرمتِ ربا بنصِّ قطعی ثابت شده
است که شاملِ محتاج وغیر محتاج است تخصیص محتاج از آنجا نمودن نسخ این حکم قطعی است روایت
قنیه رتبهٔ آن ندارد که نسخِ حکم قطعی کند وحالانکه مولانا جمال لاهوری که اعلمِ علماء لاهور اند
میفرمودند که بسیاری از روایاتِ قنیه اعتماد راشایان نیست ومخالف است بروایاتِ کتبِ
معتبره وَلَوْ سُلِّمَ صِحَّةُ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ پس احتیاج را باضطرار ومخمصه می باید فرود آورد ومخمصه
آنحکم قطعی کریمه فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ باشد که مثلِ اوست در قوت ع که رستم را کشد هم رخش
رستم ۱۲ وایضاً اگر از محتاج عام تر گرفته شود پس باید که منوردی از برائی حکمِ حرمتِ ربا
پیدا نشود چه هر که زیادتی قبول میکند علتش احتیاجی از احتیاجها خواهد بود بی احتیاج
هیچکس بضرر خود اقدام نخواهد نمود فَلَا یَبْقٰی لِهٰذَا الْحُكْمِ الْمُنَزَّلِ مِنَ الْحَكِیْمِ الْحَمِیْدِ
مَزِیْدُ فَائِدَةٍ تَعَالٰی كِتَابُهُ الْعَزِیْزُ مِنْ اَمْثَالِ هٰذِهِ التَّوَهُّمَاتِ وَلَوْ سُلِّمَ عُمُوْمُ الْاِحْتِیَاجِ وَلَوْ عَلٰی
سَبِیْلِ فَرْضِ الْمُحَالِ گوئیم که احتیاج از جمله ضروریات است وَالضَّرُوْرَةُ تُقَدَّرُ بِقَدْرِهَا
پس طعام ازان مبلغ سود نخوردن وبمردم خوراندن داخلِ احتیاج نیست وضرورتی بآن متعلق نه
لهذا در ترکهٔ میّت احتیاجِ میّت مستثنیٰ است وآنرا مقصور بر کفن ساخته اند وطعامی بر حاجت

بنده ۱۲

او نخفتن داخلِ احتیاج نداشته اند با انکه او محتاج تر است بصدقه پس درصورتِ متنازع فیه بالاحظه
فرمایند که مستقرضان بسود محتاج اند یا نه و بر تقدیر احتیاج طعا میکه ایشان از برای جماعه ازان پُل
مے پزند آن جماعه را آن طعام خوردن حلال است یا نه جماعه داری و سپاه گری را حیله احتیاج
ساختن و قرض بسود را باین علت گرفتن و آن را جائز و حلال دانستن از تدیّن دور است بیاید
که شیوهٔ امر معروف و نهی منکر را مرعی داشته جماعه که باین بلا گرفتار باشند منع نمایند و بعدم
صدقِ این حیله آگاه سازند چرا کسبے را باید اختیار کرد که آخر بارتکابِ این قسم محظور مبتلا
باید شد و وجوهِ معیشت بسیار است منحصر در سپاه گری نیست چون شما از اهلِ صلاح و تقوی اید
روایتِ طبیب در اکل فرستاده شد نوشته بودند که درین زمان بے شبه پیدا نمی شود درست
اما مهما امکن از شبه باید احتراز نمود زراعتِ بے طهارت که منافی طیب داشته اند در هندوستان
اجتناب ازان ممکن نیست لا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اما ترکِ طعام بسود نمودن در کمال
آسانی است حلال را احلال دانستن و حرام را حرام دانستن در حلال و حرام قطعی است که انکار آن
بکفر میکشد در ظنیات نه چنین است بسا امور مباحه اند نزدِ حنفی که شافعی آنرا مباح نمیداند
و بالعکس پس در ما نحن فیه اگر کسے در حلیّتِ قرضِ بسود مرتاح مشکوک را که بظاهر مخالفِ
حکم نصِّ قطعی است توقف نماید نمیتوان او را تضلیل نمود و تکلیف باعتقادِ حلیّتِ او فرمود بلکه
صواب بجانبِ او راجح است بل متیقّن و مخالفِ او در خطر است بعضی از یارانِ شما نقل کردند
که روزے مولانا عبد الفتاح در حضورِ شما گفت که اگر قرض بسود پیدا شود بهتر است چرا
کسے بسود بگیرد شما او را زجر کردید و گفتید که از حلال انکار میکنی مخدوما امثالِ این سخنان
در حلالِ قطعی گنجایش دارند و اگر حلال باشد شک نیست که ترکِ آن اولیٰ است اهل ورع
بر خصمت امر نمے کنند و بعزیمت دلالت می نمایند مفتیانِ لاهور احتیاج را دخل داده حکم

یعنی کریہ حرم الربوا ۱۲

بحلیت کردہ اند احتیاج را دامن فراخ است اگر پہن کنند ہیچ ربا نماند و حکم نص قطعی بحرمت ربا عبث می افتد چنانکہ بالا گزشت امّا ایقدر ملاحظہ باید بستے (راخ ۱۲) مینمودند کہ دیگر انرا طعام خورانیدن چہ قسم احتیاج است مر مستقرض بسود دار روایت قنیہ بعد اللتیا والتی مجوز استقراض بسود است مر محتاج را نہ دیگران را اگر کسے گوید کہ محتاج این طعام را شاید بنیت کفارت یمین یا ظہار یا صوم نخیتہ باشد و شک نیست کہ او بادای این کفارت محتاج است گوئیم اگر استطاعت اطعام ندارد روزہ دارد نہ آنکہ قرض بہ سود بگیرد و اگر اقسام احتیاج ازین قبیل دیگر ہم پیدا شود باندک توجہ ببرکت تقوی مندفع خواہند شد ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب زیادہ اطناب نہ رفت والسلام علیکم وعلی من اتبع الہدی ۱۲

مکتوب (۱۰۳) صد و سیوم

علیہ اشارت بآیتی کہ در پارہ قد سمع وسوسہ طلاق و اعتست یعنی و ہر کہ بترسد از خدا پدید آرد برای او مخلصی در رزق و دہدش از انجا کہ گمان ندارد ۱۲

بسیادت و نقابت پناہی شیخ فرید صدور یافتہ در بیان معنی عافیت و طلب کردن قاضی از برائے سرہند حق سبحانہ و تعالی با عافیت دارد آن عافیت خواستہ می آید کہ عزیزی ہمراہ دعا می کرد و تمنائے عافیت یک روزہ می نمود شخصے ازان عزیز سوال کرد این ہمہ میگزرانی مگر عافیت نیست گفت آن میخواہم کہ روزے از صباح تا شام مرتکب معصیتی از معاصی حق سبحانہ نباشم تمنیست کہ سرہند قاضی ندارد و در اجرائی بعضے احکام شرعیہ کار بعجز میرسد مثلاً برادر زادۂ یتیم داریم از پدر او پارۂ میراث ماندہ است وصی ندارد و در تصرف آن مال بے اذن شرعی مضطر است اگر قاضی باشد باذن او کارمی کشاید علی ہذا القیاس

مکتوب (۱۰۴) صد و چہارم

به قضات پرگنه مشکن صدور یافته در عزا هر چند مصیبتی که از فوت مغفرت پناهی رسیده بسیار شدید است لیکن بسے متصعب انابند گیست غیر از راضی بودن از فعل مولی تعالی و تقدس چاره نیست از برائے بودن نیاورده اند از برائے کار کردن آورده اند کار باید کرد و اگر کار کرده رفت باکی نیست بلکه پادشاه است الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب و شان او ثابت مصیبت بر رفتن نیست بر حال رونده الی الحبیب است تا با او چه معامله کنند به دعا و استغفار و تصدق امداد باید نمود قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم ما المیت فی القبر الا کالغریق المتغوث ینتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ او صدیق فاذا لحقته کان احب الیه من الدنیا وما فیها وان الله تعالی لیدخل علی اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال من الرحمة وان هدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لهم. التفات نامه رسیده هوائے سرما بر فقرا بسیار شدید است والا خود را معاف نمیداشت سفارش بتاکید نوشته است انشاء الله تعالی سودمند گردد زیاده تصدیع است محبت شعاری قاضی حسن و سائر اعزه دعوات فراوان مطالعه نمایند و از حق تعالی در جمیع امور راضی و شاکر باشند

مکتوب (۱۰۵) صد و پنجم

به حکیم عبد القادر صدور یافته در بیان آنکه مریض تا زمانیکه از مرض به نشود هیچ غذائی اورا سودمند نیست و ما یناسب ذلک چونکه نزد حکما مقرر است که مریض تا زمانیکه از مرض به نشود هیچ غذائے اورا سودمند نیست اگرچه مرغ متنجن باشد بلکه مقوی مرض است مصرعه هر چه گیرد علتی علت شود پس اول فکر ازالهٔ مرض او مینمایند بعد ازان بغذاهائے مناسب بتدریج او را القوت اصلی آدمی آرند پس آدمی تا زمانیکه بمرض قلبی مبتلا است فی قلوبهم مرض هیچ عبادتی و طاعتی او را

نافع نیست بلکه مضر است رُبَّ تالٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ یَلْعَنُهُ حدیث معروف است وَرُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَهُ مِنْ صِیَامِهِ اِلَّا الْجُوْعُ وَالظَّمَأُ خبرِ صحیح اَطِبَّای امراضِ قلبیّه نیز اوّل بازاله مرضِ امر میفرمایند وآن مرض عبارت از گرفتاری بغیرِ حقست سبحانه بلکه گرفتاریست بخود چه هر کسے هر چیز را که میخواهد برائے خود میخواهد اگر فرزند را دوست می دارد برائے خود دوست میدارد وهمچنین اموال وریاست وحُبِّ جاه پس فی الحقیقت معبودِ او هوائے نفسِ اوست تا زمانیکه ازین گرفتاری خلاصی نشود امید نجات بسی مستبعد است پس بر عُلَمَاءِ اُولِی الْاَلْبَاب وحُکَمَاءِ ذَوِی الْاَبْصَار فکرِ ازالهٔ این مرض لازم است مصرعه در خانه اگر کس است یک حرف بس است

مکتوب (۱۰۶) صد و ششم

به محمد صادق کشمیری صد و یافته در بیانِ آنکه محبتِ اینطائفه که متفرّع بر معرفتِ ایشان است از اجلِ نعمِ خداوندیست جلشانه مکتوبِ مرغوب که منبئی از فرطِ محبت وکمال وِداد بود ووصول یافت لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰی ذٰلِكَ محبتِ این طائفه که متفرّع بر معرفت است از اجلِ نعمِ خداوندیست جل سلطانه تا کدام صاحبِ دولت را باین نعمت مشرف سازند شیخ الاسلام هروی میفرماید الٰهی چیست اینکه دوستانِ خود را کردی که هر که ایشان را شناخت ترا یافت وتا ترا نیافت ایشان را نشناخت بغضِ این طائفه سَمِّ قاتل است وطعنِ ایشان موجبِ حرمانِ ابدی است نَجَّانَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَاِیَّاکُمْ عَنْ هٰذَا الْاِبْتِلَاءِ شیخ الاسلام فرمودِ الٰهی هر که خواهی براندازی او را باما در اندازی

بیت بی عنایاتِ حق وخاصانِ حق ۔۔ گر ملک باشد سیاهستش ورق ۔۔ این رجوع واِنابت که حق سبحانه وتعالیٰ بتجدید شمارا کرامت فرموده است نعمتِ عظمیٰ تصوّر فرمایند

واز حضرتِ حق سبحانہ استقامت برآن طلبند والسلام علی من اتبع الھدی والتزم متابعۃ المصطفی علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات

مکتوب (۱۰۷) صد و ہفتم

نیز بمحمد صادق کشمیری صدور یافتہ دراجوبہ واسولہ چند کہ نوشتہ بود کہ از آنجا بوئی تعنت می آید

واین مکتوب مشتمل است بر فوائد ضروریہ کہ در ایمان این طائفہ علیہ نافع اند حق سبحانہ وتعالی بسعادتِ ایمانِ این طائفہ علیہ مستعد گرداناد کتابتے کہ ارسال داشتہ بود مشتمل بر اسولہ چند رسید ہر چند سوالیکہ شائبہ تعنت وتعصب داشتہ باشد مستحق جواب نیست معذلک تنزل نمودہ در جواب اقدام می نماید اگر یکے را نفع نکند شاید کہ دیگری را نافع آید سوال اوّل آن بود سبب چیست کہ از اولیاءِ متقدمین کرامات وخوارق بسیار ظہور می کردند واز بزرگانِ این زمان کم ظاہر میشود اگر مقصود ازین سوال نفیِ بزرگانِ این وقت است بواسطہ قلتِ ظہورِ خوارق ازیشان چنانکہ ظاہر از فحوائی عبارت است فالعیاذ باللہ سبحانہ من تسویلات الشیطان ظہورِ خوارق نہ از ارکانِ ولایت است ونہ از شرائطِ آن بخلافِ معجزہ مر نبی را علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از شرائطِ مقامِ نبوت است لیکن ظہورِ خوارق از اولیاء اللہ شائع وذائع است کم است کہ تخلف کند اما کثرتِ ظہورِ خوارق بر افضلیت ودلالت ندارد وتفاضل آنجا باعتبارِ درجاتِ قربِ الٰہیت جل سلطانہ تواند بود کہ از ولیِ اقرب ظہورِ خوارق اقل باشد واز ابعد اکثر خوارقے کہ از بعضے اولیائی این امت بظہور آمدہ از اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عشرِ عشیرِ آن بظہور نیامدہ باآنکہ افضلِ اولیا بمرتبہ ادنائے صحابی نرسد نظر بر ظہورِ خوارق از کوتہ نظریست ودلیل است بر قصورِ استعدادِ تقلیدی

ف نیز بمحمد صادق کشمیری صدور یافتہ دراجوبہ واسولہ چند کہ نوشتہ بود کہ از آنجا بوئی تعنت می آید

ف واین مکتوب مشتمل است بر فوائد ضروریہ کہ در ایمان این طائفہ علیہ نافع اند حق سبحانہ وتعالی بسعادتِ ایمانِ این طائفہ علیہ مستعد گرداناد کتابتے کہ ارسال داشتہ بود مشتمل بر اسولہ چند رسید ہر چند سوالیکہ شائبہ تعنت وتعصب داشتہ باشد مستحق جواب نیست معذلک تنزل نمودہ در جواب اقدام می نماید اگر یکے را نفع نکند شاید کہ دیگری را نافع آید سوال اوّل آن بود سبب چیست کہ از اولیاءِ متقدمین کرامات وخوارق بسیار ظہور می کردند واز بزرگانِ این زمان کم ظاہر میشود اگر مقصود ازین سوال نفیِ بزرگانِ این وقت است بواسطہ قلتِ ظہورِ خوارق ازیشان چنانکہ ظاہر از فحوائی عبارت است فالعیاذ باللہ سبحانہ من تسویلات الشیطان ظہورِ خوارق نہ از ارکانِ ولایت است ونہ از شرائطِ آن بخلافِ معجزہ مر نبی را علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از شرائطِ مقامِ نبوت است لیکن ظہورِ خوارق از اولیاء اللہ شائع وذائع است کم است کہ تخلف کند اما کثرتِ ظہورِ خوارق بر افضلیت ودلالت ندارد وتفاضل آنجا باعتبارِ درجاتِ قربِ الٰہیت جل سلطانہ تواند بود کہ از ولیِ اقرب ظہورِ خوارق اقل باشد واز ابعد اکثر خوارقے کہ از بعضے اولیائی این امت بظہور آمدہ از اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عشرِ عشیرِ آن بظہور نیامدہ باآنکہ افضلِ اولیا بمرتبہ ادنائے صحابی نرسد نظر بر ظہورِ خوارق از کوتہ نظریست ودلیل است بر قصورِ استعدادِ تقلیدی

ف یعنی امور خارجہ موقوف علیہا ۱۲

جماعتے ہستند

شایان قبولِ فیوضِ نبوت وولایت جماعہ آنند کہ استعدادِ تقلیدی در ایشان غالب باشد بر قوتِ نظری ایشان صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بواسطہ قوتِ استعدادِ تقلیدی در تصدیقِ نبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اصلاً محتاج بلَم نگشت وابوجہل لعین بواسطہ فقدانِ ہمین استعداد باوجودِ ظہورِ چندین آیاتِ باہرہ ومعجزاتِ قاہرہ بدولتِ تصدیقِ نبوت مشرف نشد وحضرت حق سبحانہ در شانِ این بے دولتان می فرماید وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِھَا حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْکَ یُجَادِلُوْنَکَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ با انکہ گوئیم کہ ظہورِ خوارق از اکثرِ متقدمین در طولِ عمرِ زیادہ از پنج وشش خوارق نقل نکردہ اند جنید کہ سیدِ این طائفہ است معلوم نیست کہ از وی ذرہ خوارق نقل کردہ باشند وحضرت حق سبحانہ وتعالیٰ از مقالِ کلیم خود علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چنین خبر دادہ است حیث قال عزوجل وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنٰتٍ وازمشائخ این وقت از کجا معلوم شد کہ امثالِ این خوارق بظہور نمے آید بلکہ اولیاء العدد را چہ متقدم وچہ متاخر در ہر ساعت ظہورِ خوارق است مدعی آنرا داند یا نداند مصرع خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست سوالِ دوم آن بود کہ در کشف وشہودِ طالبانِ صادق القاءِ شیطان را دخل باشد یا نہ اگر ہست وضوحِ کیفیتِ کشفِ شیطانی چگونہ است واگر نیست سبب آنکہ در امورِ ملہمہ بعضے غلطہا یافتہ میشود چیست جوابش اینست واللہ سبحانہ اعلم بالصواب ہیچکس از القاءِ شیطانی محفوظ نیست ہرگاہ کہ در انبیا متصور باشد بلکہ متحقق در اولیا بطریقِ اولیٰ خواہد بود طالبِ صادق چہ باشد غایت ما فی الباب انبیا را علیہم الصلوٰت والتسلیمات بر آن القاءِ متنبہ می سازند وباطل را از حق جدا مینمایند کریمہ فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطَانُ ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰہُ اٰیَاتِہٖ وال است بدین معنی ودر اولیا این تنبیہ لازم نیست کہ او متابعِ نبی است ہر چہ مخالفِ نبی خواہد یافت ردّ خواہد

آگاہ وہوشیار کردن ۱۲

عہ یعنی سبب وقوع بعضی غلطہا در امورِ الہامیہ چیست ۱۲

کرد و باطل خواهد دانست آما در صورتیکه شریعت نبی از آن ساکت است و باثبات و نفی آن
حکم نمیکند امتیاز حق از باطل بطریق قطعیت دشوار است چه الهام ظنی است لیکن درین عدم
امتیاز هیچ قصوری بولایت راه نمی یابد چه اتیان شریعت و متابعت نبی متکفل نجات دارین است
و امور مسکوت عنها زائد بر شریعت اند و ما مکلف بامور زائده نیستیم باید دانست که غلط کشف منحصر
بر القاء شیطانی نیست بسا است که در متخیله احکام غیر صادقه صورتے پیدا کنند که شیطان را در آنجا
هیچ مدخلے نباشد ازین قبیل است که بعضی در منامات حضرت پیغمبر را علیه الصلوٰة والسلام
می بینند و بعضی احکام را اخذ مے کنند که فی الحقیقت خلاف آن احکام متحقق است درینصورت
القائے شیطانی متصور نیست که مخالف علما عدم تمثل شیطان است بصورت خیر البشر علیه
وعلی آله الصلوٰة والسلام بهر صورتیکه باشد پس درین صورت نیست الا تصرف متخیله که
غیر واقع را واقع دانانیده است سوال سیوم آن بود که چون تصرف کرامات و تاثیرات استدراج
در نمایش برابر است مبتدی چگونه شناسد که این ولی صاحب کرامات است و این مدعی صاحب
استدراج جوابش آنست والله سبحانه اعلم بالصواب که طالب مبتدی را درین تفرقه دلیل
واضح است و آن وجدان صحیح اوست که اگر دل خود را در صحبت او بحق سبحانه و تعالی جمع خواهد
یافت خواهد دانست که آن ولی صاحب کرامات است و اگر خلاف این معنی خواهد یافت معلوم
خواهد کرد که او مدعی صاحب استدراج است و اگر خفائی در بعضی است عوام کالانعام راست طالبان را
و خفائی عوام نزد خواص از حیز اعتبار ساقط است که منشائی آن مرض قلبی است و غشاوه
بصری چیزهاے بسیار بر عوام مخفی مانده که دانستن آنها از دانستن این تفرقه ضروری تر است
و لنختم هذا المکتوب ببعض المعارف التی تنفعک فی ازالة مثل هذه الشکوک والشبهات
بدانکه معنی تخلق باخلاق الله که در ولایت ماخوذ است آنست که حاصل شود مراد اولیاء الله

خوگر شدن باخوهاے حق ۱۲

ف ۱ تلبیس ان بیان من فعل ذلک ما لیس فیه تخلیط یعنی
ومن شانها ترکیب الصور الخ
تفصیلها والتصرف فیها واختراع
ف ۲ انشقت بجبهتها ۱۲ منه
بخاری و مسلم روایت ابوهریره قوله
ان الله صلی الله علیه
وسلم ان الشیطان لا یتمثل
راقم غفران مآب گوید که این
من قبیل ما یرد علی
صلی الله علیه وسلم از
من تشبه بی فلیس منی
من رآنی فقد رآنی
فی المنام فقد
رآنی فان الشیطان
لا یتمثل
صورتی
یعنی
یعنی
یعن

را صفاتیکه مناسب باشند مر صفات واجبی را تعالی لیکن آن مناسبت در اسم بود و مشارکت
در عموم صفات نه در خواص معانی که آن محال است و مستلزم قلب حقائق در تحقیقات خواجه
محمد پارسا قدس سره میفرماید در مقام بیان معنی تخلقوا باخلاق الله صفت دیگر ملک است
و معنی ملک متصرف بود بر همه چون رونده راه بر نفس خود متصرف شود و او را مقهور تواند داشت
و تصرف او در دلها نفاذ یابد بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر سمیع است و معنی
سمیع شنوا است چون رونده راه سخن حق را از هر کس که باشد بی گرانی قبول کند و اسرار
غیبی و حقائق بگوش جان فهم کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر بصیر است
و معنی بصیر بینا است چون رونده راه را بصر بصیرت او بینا شده باشد و بنور فراست همه عیوب
خود بیند و کمال حال دیگران یعنی همه کس را به از خود بیند و نیز بصیری حق منظور نظر او شده باشد
تا هر چه کند بر موجب پسندیده حق کند بدین صفت موصوف شده باشد صفت دیگر محیی است
و معنی محیی زنده کننده بود چون رونده راه باحیائی سنت متروکه قیام نماید بدین صفت
موصوف شده باشد صفت دیگر ممیت است و معنی ممیت میراننده بود چون سالک بدعتهائی
که بجای سنت گرفته اند و سعی منع آن بدعتها نماید بدین صفت موصوف شده باشد علی هذا
القیاس و عوام معنی تخلق را برنگ دیگر فهمیده اند ناچار در ربقه ضلالت فرو نشسته اند خیال
کرده اند که ولی را احیائے جسدی در کار است و اشیائی غیبی می باید که اکثر بروی منکشف شود
و امثال اینها و هو کما تری من الظنون الفاسدة إن بعض الظن إثم و ایضا خوارق
منحصر در احیا و اماتت نیست علوم و معارف الهامیه از اعظم آیات است و ارفع خوارق
لهذا معجزه قرآنی از سائر معجزات اقوی و ابقی آمد چشم بکشایند که این همه علوم و معارف که در
رنگ ابر نیسان میریزند از کجا است علوم باین همه کثرت بتمامها موافق علوم شرعیه اند

۱۲ از عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها روایت کرده رسول فرمود صلی الله تعالی علیه وسلم کسیکه نو پدید کرد در دین ما که این دین روشن و مهیا است چیزی که نیست از این دین پس آن چیز مردود است

سرِ موے مخالفت را گنجایش نیست این خصوصیت علامتِ صحتِ علوم است حضرت خواجہ ماقدس سرہ نوشتہ بودند کہ علومِ شما ہمہ صحیح است اما چہ فائدہ کہ سخن حضرت خواجہ بر شما حجت نیست ہر چند خود را ہبر پرست نامید زیادہ چہ نوشتہ آید و این اسولہ شما اولا ہر چند گران نمود اما چون باعثِ چندین علوم و معارف گشتہ و این ہمہ سخن بتقریب آنہا در گفت آمدہ است نیک است **بیت** ہیچ زشتی نیست کو را خوبی ہمراہ نیست ؛ زنگیِ شب زنگ را دندان چو دُر و گوہر است ؛ عجب کار یست کہ در مکتوبِ سابق اخلاصِ بسیار ظاہر ساختہ بودید و سبب آن را اظہار دو واقعہ پی در پے نمودہ نوشتہ بودید کہ اثرِ آن را در افاقت نیز یافت بحدیکہ ندامت تمام از وضعِ سابق متحقق گشت و بہ توبہ و انابت آوردہ و بتجدیدِ ایمان مشرف ساخت یک ماہ نگزشتہ بود کہ تغیرے درین وضع مفہوم گشت و بر جوعِ تہقری بوضعِ سابق انتقال حاصل آمد و در صدد آن آمدید کہ آن دو واقعہ را وجہی پیدا شود کہ بالقاءِ شیطانی منجر گردد و یا بغلط کشفی بگشتہ آن چہ بود و این چیست **بیت** بگفتا فلانے چہ بد میکند ؛ نہ با من کہ با نفسِ خود مے کند ؛ و السلام علی من اتبع الہدیٰ و التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ و علی آلہ الصلوات و التحیات و التسلیمات۔

مکتوب (۱۰۸) صد و ہشتم

بمیان سید احمد بجوادی صدور یافتہ در بیان آنکہ نبوت افضل از ولایت است برعکس آنچہ گفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت است ثبتنا اللہ سبحانہ و ایاکم و جمیع المسلمین علی متابعۃ سید المرسلین علیہ و علی آلہ و علیہم من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا بعضے از مشائخ در شکرِ وقت گفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت است و بعضی دیگر ازین ولایت ولایتِ نبی خواستہ اند تا وہم افضلیتِ ولی بر نبی رفع شود اما فی الحقیقت کار برعکس است زیرا کہ نبوتِ نبی از ولایتِ او

پس از ولایت ولی بطریق اولی افضل باشد ۱۲ — چه توجه ولی بخلق مانع توجه بحق است ۱۲

افضل است در ولایت از تنگی سینه رو بخلق نمی تواند آورد و در نبوت از کمال انشراح صدری نه توجه حق سبحانه مانع توجه خلق است و نه توجه خلق مانع توجه حق تعالی در نبوت تنها رو بخلق نیست تا ولایت را که رو بحق دارد و ترجیح بروے بدہند۔ عیاذاً باللہ سبحانہ۔ رو بخلق تنہا مرتبۂ عوام کالانعام است شانِ نبوت از آن برتر است فہم این معنی از ارباب سکر را دشوار است اکابر مستقیم الاحوال باین معرفت ممتاز اند مصرعہ ہنیئاً لارباب النعیم نعیمہا۔ بقیۃ المقصود میان شاہ عبد اللہ ولد میان شیخ عبد الرحیم باین فقر قوت قرابت دارند والد ایشان مدت ہا ملازم بہادر خان بودند و جاہتمند الحال عذر بصارت دارند پسر خود را فرستادہ اند کہ پیش بہادر خان نوکر شود درین باب اگر از جانب ایشان نیز اشارتے رود سود مند خواہد بود والسلام

مکتوب (۱۰۹) صد و نہم

بہ حکیم صدر صدور یافتہ در بیانِ سلامتی قلب و نسیانِ او مر ماسوای حق را سبحانہ اہل اللہ اطبائے امراضِ قلبیہ اند ازالۂ علل باطنیہ منوط بتوجہ این بزرگواران است کلام ایشان دوا و نظر ایشان شفا ہم قوم لا یشقی جلیسہم و ہم جلساء اللہ بہم یمطرون و بہم یرزقون۔ رأس امراض باطنیہ و رئیس علل معنویہ گرفتاری قلب است بماسوای حق سبحانہ و تعالی و تا ازین گرفتاری بتمام آزادی میسر نشود سلامتی محال است چہ شرکت را در ان حضرت جل سلطانہ اصلا بار نیست الا للہ الدین الخالص فکیف کہ شریک را غالب ساختہ باشد نہایت بیحیائی است محبت غیر حق را سبحانہ بر نہجی غالب ساختن کہ محبت او تعالی در جنب آن معدوم گردد یا مغلوب الحیاء شعبۃ من الایمان مگر این حیا را گفتہ باشند و علامت عدم گرفتاری قلب نسیان اوست مر ماسوا را کلیۃً و ذہول اوست از اشیا جملۃ کہ اگر بتکلف

۱ بفتح ذی عزت و جاہت بفتح خوبروے و روشنائی و عزت ۱۲

۲ یعنی نبی من حیث ہی جامع است بین الامرین بخلاف ولی من حیث ولی کہ صرف رو بحق دارد ۱۲

۳ یعنی سید احمد مکتوب الیہ ۱۲

۴ یعنی نابینا اند ۱۲

۵ جمع علت بالکسر بیماری ۱۲

۶ غیر ۱۲

۷ غیر ۱۲

۸ اصل ۱۲

۹ خبر ۱۲

۱۰ مبتدا ۱۲

۱۱ بضمتین غفلت و فراموشی ۱۲

یاد اشیا کند هرگز بیادش نیاید پس گرفتار اشیا را در آن موطن چه مجال آنجا لت نزد اهل الله معتبر بفنا است و قدم اولست درین راه و مبدأ ظهور انوار قدم است و منشأ ورود معارف و حکم و بدونها خرط القتاد بیت هیچکس را تا نه گردد او فنا ۔ نیست ره در بارگاه کبریا ۔

مکتوب صد و دهم (۱۱۰)

عه عبارات مقرره از جانب مع لای حقیقی حق جل علا ۱۲

بشیخ صدر الدین صدوریافته در بیان آنکه مقصود از خلقت انسانی ادای وظائف بندگیست و کمال اقبال است بجناب حق سبحانه و تعالی حق سبحانه و تعالی منتهائے متمنای ارباب کمال رساند مقصود از خلقت انسانی ادائے وظائف بندگیست و دوام اقبال است بجناب حق سبحانه و تعالی و انیمعنی بے متحقق شدن بکمال اتباع سید اولین و آخرین ظاهرا و باطنا علیه من الصلوات اتمها و من التحیات ایمنها میسر نیست رزقنا الله سبحانه و ایاکم کمال اتباعه صلی الله تعالی علیه و آله و سلم قولا و فعلا ظاهرا و باطنا عملا و اعتقادا آمین یا رب العلمین

بعد از خدائے هرچه پرستند هیچ نیست ۔ بیدولت است آنکه هیچ اختیار کرد ۔

هرچه غیر از حق سبحانه مقصود است معبود است از عبادت غیر وقتی نجات یابد که غیر از خداوند جل و علا مقصودے نماند اگرچه از مقاصد اخروی و نعمات بهشتی باشد هرچند این مقاصد از حسنات است اما نزد مقربان از سیئات است هرگاه در امور اخروی حال بدین منوال باشد از امور دنیویه چه گوید که دنیا مغضوبه حق است سبحانه و تا آفریده است هرگز بجانب او نگاه نه کرده و حب او سر گناهان است و طالبان آن مستحق لعن و طرد اند الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله تعالی نجانا الله سبحانه عن شرها و شر ما فیها بحرمة حبیبه محمد سید الاولین و الآخرین علیه الصلوة و السلام و آله الکرام

ص رواه الترمذی و ابن ماجه ۔ و در آخر است و ما والاه و عالم و متعلم ۱۲ مشکوة ۱

ف یعنی بعد از تحصیل این کمالات متنظر نشستن بر مسند ارشاد و هدایت صاف و حکم بودن است و بیاد خدا بودن و خود را از یاد او غافل نگذاشتن و خدمت کشیدن ۱۲

ع یعنی بعد از حصول فنا در بارگاه حق تعالی هیچکس را راه نیست ۱۲

ف قوله قدس سره العزیز ۔ و در آخر است الخ ۔ یعنی بعد از تحصیل کمال و ارتفاع از مقام فنا بمقام بقا رجوع بخلق میکند و بعد از تکمیل خلق و ارشاد ایشان بمقام فنا رجوع میکند و همچنین بر دوام اقبال و ترقی عمل و معرفت و محبت می افزاید و بدین سبب است که ترقی بی پایان در بارگاه کبریا است ۱۲

ع قوله ۔ و دوام اقبال است الخ ۔ یعنی دوام اقبال بجناب حق سبحانه و تعالی بدین است که بعد از تحصیل کمال اتباع سید اولین و آخرین صلی الله علیه و سلم در ظاهر و باطن در ترقی عمل و معرفت و محبت می افزاید و بدین سبب است که ترقی بی پایان در بارگاه کبریا است ۱۲

ف قوله ۔ بعد از خدائے الخ ۔ یعنی بعد از خدا هرچه پرستند هیچ نیست ۔ بیدولت است آنکه هیچ اختیار کرد ۔ ۱۲

ف قوله ۔ هرچه غیر از حق الخ ۔ یعنی هرچه غیر از حق سبحانه مقصود است معبود است از عبادت غیر وقتی نجات یابد که غیر از خداوند جل و علا مقصودے نماند اگرچه از مقاصد اخروی و نعمات بهشتی باشد هرچند این مقاصد از حسنات است اما نزد مقربان از سیئات است هرگاه در امور اخروی حال بدین منوال باشد از امور دنیویه چه گوید که دنیا مغضوبه حق است سبحانه و تا آفریده است هرگز بجانب او نگاه نه کرده و حب او سر گناهان است و طالبان آن مستحق لعن و طرد اند الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله تعالی نجانا الله سبحانه عن شرها و شر ما فیها بحرمة حبیبه محمد سید الاولین و الآخرین علیه الصلوة و السلام و آله الکرام ۱۲

ف قوله ۔ و در آخر است الخ ۔ یعنی بعد از تحصیل کمال و ارتفاع از مقام فنا بمقام بقا رجوع بخلق میکند و بعد از تکمیل خلق و ارشاد ایشان بمقام فنا رجوع میکند و همچنین بر دوام اقبال و ترقی عمل و معرفت و محبت می افزاید و بدین سبب است که ترقی بی پایان در بارگاه کبریا است ۱۲

ع قوله ۔ بعد از خدائے الخ ۔ یعنی بعد از خدا هرچه پرستند هیچ نیست ۔ بیدولت است آنکه هیچ اختیار کرد ۔ ۱۲

ف قوله ۔ هرچه غیر از حق الخ ۔ یعنی هرچه غیر از حق سبحانه مقصود است معبود است از عبادت غیر وقتی نجات یابد که غیر از خداوند جل و علا مقصودے نماند اگرچه از مقاصد اخروی و نعمات بهشتی باشد هرچند این مقاصد از حسنات است اما نزد مقربان از سیئات است هرگاه در امور اخروی حال بدین منوال باشد از امور دنیویه چه گوید که دنیا مغضوبه حق است سبحانه و تا آفریده است هرگز بجانب او نگاه نه کرده و حب او سر گناهان است و طالبان آن مستحق لعن و طرد اند الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله تعالی نجانا الله سبحانه عن شرها و شر ما فیها بحرمة حبیبه محمد سید الاولین و الآخرین علیه الصلوة و السلام و آله الکرام ۱۲

ف قوله ۔ و در آخر است الخ ۔ یعنی بعد از تحصیل کمال و ارتفاع از مقام فنا بمقام بقا رجوع بخلق میکند و بعد از تکمیل خلق و ارشاد ایشان بمقام فنا رجوع میکند و همچنین بر دوام اقبال و ترقی عمل و معرفت و محبت می افزاید و بدین سبب است که ترقی بی پایان در بارگاه کبریا است ۱۲

ع قوله ۔ بعد از خدائے الخ ۔ یعنی بعد از خدا هرچه پرستند هیچ نیست ۔ بیدولت است آنکه هیچ اختیار کرد ۔ ۱۲

ف قوله ۔ هرچه غیر از حق الخ ۔ یعنی هرچه غیر از حق سبحانه مقصود است معبود است از عبادت غیر وقتی نجات یابد که غیر از خداوند جل و علا مقصودے نماند اگرچه از مقاصد اخروی و نعمات بهشتی باشد هرچند این مقاصد از حسنات است اما نزد مقربان از سیئات است هرگاه در امور اخروی حال بدین منوال باشد از امور دنیویه چه گوید که دنیا مغضوبه حق است سبحانه و تا آفریده است هرگز بجانب او نگاه نه کرده و حب او سر گناهان است و طالبان آن مستحق لعن و طرد اند الدنیا ملعونة و ملعون ما فیها الا ذکر الله تعالی نجانا الله سبحانه عن شرها و شر ما فیها بحرمة حبیبه محمد سید الاولین و الآخرین علیه الصلوة و السلام و آله الکرام ۱۲

مکتوب (۱۱۱) صد و یازدهم

بشیخ حمید سنبهلی صدور یافته در بیانِ آنکه توحید عبارت از تخلیصِ قلب است از ماسوای حق سبحانه وتعالی وما یناسب ذلک الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی توحید عبارت از تخلیصِ قلب است از توجه ماسوای او سبحانه تا زمانیکه دل را گرفتاری بماسوای متحقق است اگرچه اقل قلیل باشد از ارباب توحید نیست بی تحصیل این دولت واحد گفتن و واحد دانستن نزد ارباب حصول از فضول است آری از واحد گفتن و دانستن که در تصدیق ایمان معتبر است لابد است اما بمعنی دیگر است فرقے درمیان لا معبود الا الله و درمیان لا موجود الا الله بین است تصدیق ایمان علمی است و ادراک وجدانی حالی پیش از حال سخن از آن اندن مخطور است جمعی از مشائخ که در بنباب سخن رانده اند از دو حالت خالی نیست یا معذور اند و در غلبهٔ حال مستور یا مقصود از نوشتن و اظهار احوال نمودن آن بوده باشد که دیگران را محک احوال شود و استقامت احوال و اعوجاج آنرا بمیزان احوال ایشان بسنجند بی این دو حالت افشای اسرار ممنوع است حق سبحانه شمهٔ از احوال ارباب کمال نصیب ما مدبران گردانیده استقامت بر متابعت سنت سنیه مصطفویه علی مصدرها الصلوٰة والسلام والتحیة روزی گرداناد بحرمة النبی واله الامجاد علیه وعلیهم الصلوات والتسلیمات بقیة التصدیع آنکه حامل رقیمه دعامیان شیخ عبد الفتاح حافظ از مردم ذی عزت و آدمی نژاده اند و کثیر العیال و ابو البنات قلت اسباب معیشت بر آن آورده که خود را بکریمان رساند امید است که بمقصود برسد زیاده تصدیع است ۰

مکتوب صد و دوازدهم (۱۱۲)

بشیخ عبد الجلیل التهانیسری ثم الجونفوری صدور یافته در بیانِ آنکه کار آنست که بعقائدِ اهلِ سنت وجماعت متحقق گردیم با این دولت اگر احوال و مواجید عطا فرمایند منت میداریم والا همین دولت را کافی میدانیم چون این هست همه هست حق سبحانه وتعالی شانه ما مفلسان را بحقیقتِ معتقداتِ حقهٔ اهلِ حق یعنے اهل سنت وجماعت متحقق ساخته توفیقِ اعمالِ مرضیه نقدِ وقت گردانیده احوالے که ثمراتِ این اعمال اند کرامت فرموده بتمام بجناب قدس خود جل سلطانه جذب فرماید نوع کار اینست وغیر این همه هیچ :: چه احوال و مواجید که بی تحقق بحقیقتِ معتقداتِ این فرقهٔ ناجیه میسر شود جز استدراج هیچ نمیدانیم وجز خرابی هیچ نمی انگاریم با این دولتِ اتباعِ فرقهٔ ناجیه هر چه بدهند منت میداریم وشکر بجا می آریم واگر همین را بدهند وهیچ از احوال و مواجید ندهند باک نداریم ورضی ایم واز بعضی مشایخ قدس الله تعالی اسرارهم که در غلبهٔ حال وسکرِ وقت بعضے از علوم ومعارفِ متضادهٔ آرائی صائبهٔ اهل حق بظهور می آیند چون مبنائے آن کشف است معذور اند امید است که فردا بآن مواخذه نه نمایند حکمِ مجتهدِ مخطی دارند که خطائی او را نیز یک اجر خواهد بود وحق بجانبِ علماءِ اهل حق است شکر الله تعالی سعیهم زیرا که علوم علما مقتبس از مشکوٰةِ نبوت است علی صاحبها الصلوٰة والسلام والتحیة که مؤید است بوحی قطعی وبتقدائی معارفِ این صوفیه کشف والهام است که خطا را بوی راه است ومصداقِ صحت کشف والهام مطابقت است با علوم علماءِ اهل سنت اگر سر موے مخالفت است از دائرهٔ صواب بیرون است هذا هُوَ الْعِلْمُ الصَّحِيحُ وَالْحَقُّ الصَّرِيحُ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ رَزَقَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ وَإِيَّاكُمُ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَى مُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا عَمَلًا وَاعْتِقَادًا عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَكْمَلُهَا

وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ اَفْضَلُهَا وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ؛

مکتوب (۱۱۳) صد و سیزدہم

بجمال الدین حسین کولابی صدور یافتہ دربیانِ فرق درمیان جذبہ بمبتدی وجذبہ بمنتہی وآنکہ مشہودِ مجذوبان درابتدا نیست الّا روح کہ فوقِ قلب است وہمان شہودِ روح راشہودِ الٰہی جلّشانہ تخیّل میکنند اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اِنجذاب وکشش نمی باشد الّا بمقامِ فوق نہ بفوقِ فوق وَكَذَا الْحَالُ فِي الشُّهُوْدِ وَنَحْوِهٖ پس مجذوبانِ سلوک ناکردہ را کہ درمقامِ قلب اند انجذاب نیست الا بمقامِ روح کہ فوقِ مقامِ قلب است انجذابِ الٰہی درجذبہ منتہیان است کہ فوقِ آنہا مقام دیگر نیست ومشہود درجذبہ بدایت نیست الّا روحِ منفوخ وچون روح بصورتِ اصل خود موجود است اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ شہودِ روح را شہودِ حق میدانند تعالٰی وتقدّس وچون روح رالعالمِ اجساد نحوے ازمناسبت ثابت است گاہی آن شہود راشہودِ احدیت درکثرت میگویند وگاہے بمعیّت قائل می شوند شہودِ حق جلّ وعلا بے حصولِ فنائے مطلق کہ نہایت سلوک متحقق است متصوّر نیست شعر

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا ۔ نیست رہ دربارگاہِ کبریا ۔

واین شہود را با عالم ہیچ کاری نیست فرق درمیانِ شہودین آنست کہ اگر با عالم بوجہے من الوجوہ مناسبت دارد شہودِ حق نیست تعالٰی وتقدس واگر بی مناسبت است علامتِ شہودِ الٰہی است جلّ وعلا شہود بواسطہ تنگیِ عبارت اطلاق مے یابد والّا نسبت درنگِ منتسب الیہ بچون وبچگونہ است ع چون را بہ بیچون راہ نیست ۔ لَا يُحِيْطُ عَطَايَا الْمَلِكِ اِلَّا عَطَايَاهُ ۔

مکتوب (۱۱۴) صد و چہاردہم

صوفی صاحب کہ بنام قربان بود
او بہ اکبر گنج پرندان بود ۱۲

بصوفی قربان صدور یافتہ در تحریض بر متابعت سید المرسلین علیہ وعلیہم وآلہ الصلوٰت والتسلیمات حق سبحانہ وتعالیٰ ما مفلسان بے سر و برگ را بدولت اتباع سید اولین وآخرین کہ بطفیل دوستی او کمالات اسمائی وصفاتی خود را در عرصہ ظہور آورد و او را بہترین جمیع کائنات خلق کرد علیہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا مشرف گردانادو بر آن استقامت بخشاد کہ ذرہ این متابعت مرضیہ از جمیع تلذذات دنیاوی وتنعمات اخروی بمراتب بہتر است فضیلت منوط بمتابعت سنت سنیہ اوست ومزیت مربوط باتیان شریعت او علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ مثلاً خواب نیمروزی کہ از روی این متابعت واقع شود از کرور کرور احیای لیالی کہ نہ از متابعت است اولیٰ وافضل است وہمچنین افطار یوم فطر کہ شریعت مصطفوی بآن امر فرمودہ است از صیام ابد الآباد کہ نہ ماخوذ از شریعت اند بہتر است اعطاء جیتلی بامر شارع از انفاق کوہ زر کہ از نزد خود باشد فاضلتر است امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزی نماز بامداد را بجماعت ادا کردہ در اصحاب نگاہ کرد یک کس را حاضر نیافت پرسید اصحاب عرض کردند کہ آنکس تمام شب را زندہ میدارد شاید درین وقت خوابش بردہ باشد امیر المومنین فرمود کہ اگر او تمام شب خواب میکردی ونماز بامداد را بجماعت می گزاردی بہتر بودی اہل ضلالت ریاضات ومجاہدات بسیار کردہ اند آما چون موافق شریعت حقہ نیستند بی اعتبار وخوار اند اگر اجری بر آن اعمال شاقہ مترتب میشود ہم مقصور بہ بعضے منافع دنیویست تمام دنیا چیست تا بعضی منافع او را کسے اعتبار نہند مثل ایشان مثل گنا سی است کہ ریاضتش از ہمہ بیش است واجرش از ہمہ کمتر مثل تابعان شریعت مثل آنجماعت است کہ در جواہر نفیسہ بالماسات لطیفہ کار میکنند

---

۱ بیلسوحت یعنی در راہ خدا کہ بیل دادن آن باکر دہای او ثواب دارد ۱۲ منہ

۲ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتکی عینہ فلیصب علیہا الماء البارد فانہ یصبح بکرۃ فیخبر عما لاقت العین فی لیلتہا ۱۲ منہ

۳ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ملائکۃ سیاحین فی الارض فضلا عن کتبۃ الناس یلتمسون مجالس الذکر فاذا وجدوا قوما ذاکرین حف بعضہم بعضا باجنحتہم حتی یملؤا ما بینہم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألہم اللہ عز وجل وہو اعلم من این جئتم فیقولون جئنا من عند قوم یسبحونک ویکبرونک ویحمدونک ویہللونک ویمجدونک ویسألونک فقال وماذا یسألونی قالوا یسألونک جنتک قال وہل رأوا جنتی قالوا لا قال فکیف لو رأوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومم یستجیروننی قالوا من نارک یا رب قال وہل رأوا نارک قالوا لا قال فکیف لو رأوا نارک قالوا ویستغفرونک فیقول قد غفرت لہم فاعطیتہم ما سألوا وأجرتہم مما استجاروا قال فیقولون رب فیہم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معہم فیقول وله غفرت ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم ۱۲ منہ

۴ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الصبح فہو فی ذمۃ اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمتہ بشیء فیکبہ علی وجہہ فی نار جہنم ۱۲ منہ

۵ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی البردین دخل الجنۃ ۱۲ منہ

عملِ اینہا در نہایت قلّت است و اجرِ ایشان در غایتِ رفعت عملِ یکساعت تواند بود که باجرِ صد ہزار برابر بود سرِ آنست عمل که بموافقتِ شریعت واقع می شود مرضیِ حق است سبحانہ وخلافِ آن نامرضیِ او تعالی پس در نامرضی چہ جائی ثواب بلکہ متوقّع عقاب است این معنی را در عالمِ مجاز شاہدِ واضح است باندک التفات بظہور می آید بیت ہرچہ گیرد علتی علت شود کفر گیرد کاملی ملت شود پس سرمایہ جمیع سعادات متابعتِ سنت است و ہیولائی جمیع فسادات خلافِ شریعت ثبتنا اللہ سبحانہ وایاکم علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلیہم وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والسلام

مکتوب (۱۱۵) صد و پانزدہم

بہ ملّا عبد الحق دہلوی صدور یافتہ در بیان آنکہ این راہ کہ ما در صددِ قطع آنیم ہمگی ہفت گام است مصرع از ہرچہ میرود سخن دوست خوشتر است ۔ این راہ کہ ما در صددِ قطع آنیم ہمگی ہفت گام است دو گام در عالمِ خلق است و پنج گام در عالمِ امر بگامِ اول کہ در عالمِ امر می نہند تجلّیِ افعال رو میدہد و بگامِ دوم تجلّیِ صفات و بگامِ سوم شروع در تجلیاتِ ذاتیہ می افتد ثمّ وثمّ علی تفاوتِ درجاتِ الکمالِ لما لا یخفی علی اربابہا کلّ ذلک منوط بمتابعۃ سید الاوّلین والآخرین علیہ من الصلوات اکملہا ومن التسلیمات افضلہا وآنکہ گفتہ اند کہ این راہ دو خطوہ است مراد از آن عالمِ خلق و عالمِ امر داشتہ اند علی سبیل الاجمال تسہیلا للامر علی نظرِ الطلّاب وحقیقۃ الامر ما تحقّقت بہ بتوفیق اللہ سبحانہ ۔ ہذا ۔

مکتوب (۱۱۶) صد و شانزدہم

بملا عبد الواحد لاہوری صدور یافتہ دربیانِ آنکہ سلامتی قلب موقوف برنسیانِ ماسوی است از قلب و در منع کردن از کثرتِ اشتغالِ دنیوی مبادا رغبتے در دنیا پیدا شود مکتوب مرغوب اخوی اعزی رسید و از سلامتی قلب کہ تحریر یافتہ بود بوضوح انجامید بلی سلامتی قلب موقوف برنسیان ماسوی است از قلب بحدیکہ اگر بہ تکلف یادش دہند بیاد نیارد درین تقدیر خطور ماسوی رمعنی نباشد اینحالت معبر بفنائے قلبی است و قدم اول است درین راہ و مبشر کمالات مراتبِ ولایت است علی تفاوتِ درجاتِ الاستعدادِ ہمت را بلند دارند و بچیزے و موہومی قناعت نکنند اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ از کثرت اشتغال بامور دنیویہ خوفِ رغبت است درین امور دنیہ زنہار بآن سلامتی قلب غرہ نشوند کہ امکان رجوع است و در اشتغال دنیوی مہما امکن اقدام ننمایند کہ مبادا رغبتی پیدا شود و در خسارت اندازد و عیاذاً باللّٰہِ سبحانہ گنگاسی در فقر بمراتب بہتر است از صدر نشینی در غنا ہمگی ہمت آن باشد کہ بہ فقر و نامرادی زندگانی چند روزہ بسر برده شود فَرٌّ مِنَ الْغِنَاءِ وَاَرْبَابِہٖ اَکْثَرُ مَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ وَالسَّلَامُ

مکتوب (۱۱۷) صد و ہفدہم

بملا یار محمد قدیم بدخشی صدور یافتہ دربیانِ آنکہ در ابتدا قلب تابع حس است و در انتہا این تبعیت نمی ماند مولانا یار محمد فراموش نہ کردہ باشند چندگاہ قلب تابع حس است پس ناچار ہر چہ از حس دور است از قلب نیز دور است حدیث مَنْ لَمْ یَمْلِكْ عَیْنَہٗ فَلَیْسَ الْقَلْبُ عِنْدَہٗ اشارہ باین مرتبہ است و در نہایتِ کار چونکہ قلب را تبعیتی بحس نماند دوری از حس در قرب قلبی تاثیر نکند لہذا مشائخ طریقت مبتدی و متوسط را مفارقت از صحبت شیخ کامل مکمل تجویز نفرموده اند بالجملہ بحکم مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّہٗ لَا یُتْرَكُ كُلُّہٗ برہمان طریق باشند

یعنی ہر چیز کہ بکلی تمام و کمال او درک کردہ نشود کلیتہ ہم ترک کردہ نشود ۱۲

واز صحبتِ ناجنس بوجهِ ابلغ اجتناب نمایند قدوم میان شیخ مزمل مقدمهٔ سعادت دانسته
صحبتِ ایشان را غنیمت شمرند واکثر اوقات با ایشان صحبت دارند که بسیار عزیز الوجود اند والسلام

مکتوب صد و هیزدهم (۱۱۸)

بلا قاسم علی بدخشی صد و یافته در بیانِ خسارت جماعه که بر اهل الله اعتراض کنند کتابتی
که محبت آثارے مولانا قاسم علی فرستاده بودند رسید مضمون بوضوح پیوست قال الله تعالی
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا خواجه عبید الله انصاری مسفر مایند الهی هر کرا خواهی براندازی
یا ما در اندازی بیت ترسم آن قوم که بر دردکشان میخندند ۔۔ بر سر کارِ خرابات کنند ایمان را
حق سبحانه وتعالی کافهٔ اهل اسلام را از انکارِ فقرا و طعن در ایشان نگاهدارد بحرمةِ سیدِ البشر
علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات والسلام

مکتوب صد و نوزدهم (۱۱۹)

بمیر محمد نعمان بدخشی صد و یافته در ترغیب بر صحبتِ شیخِ مقتدا و در بیانِ آنکه گاه است
که کاملان بعضی از مریدانِ ناقص خود را هم بتعلیمِ طریقت اجازت می نمایند بواسطهٔ بعضی نیابات
مکتوبِ شریفِ خدمتِ میر وصول یافت این راه دیوانگی مے طلبد در خبر آمده است لَيُؤْتَيَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّهٗ مَجْنُوْنٌ وچون جنون آمد از تدبیر زن و فرزند فارغ گشت واز
اندیشهٔ کذا و کذا جمعیت میسر شد این دیوانگی در نهادِ شما هست اما بعوارضِ لاطائل آن را
خس پوش ساخته اید چه توان کرد درین مفارقت کسبِ بے مناسبتی بسیار مفهوم میگردد

زود تدارک آن نمایند و بی استطاعتی را عین استطاعت دانسته رفع بعد صوری نمایند جمعیت این طائفه در ماورائی جمعیت خلق است اسباب جمعیت خلق باعث تفرقه ایشان است دست در اسباب تفرقه خلق باید زد تا جمعیت حاصل آید و اگر فرضاً در جمعیت خلائق این طائفه را جمعیت بخشند ازان جمعیت باید ترسید و بجناب حق سبحانه التجا باید آورد تا آن جمعیت بلائے جان نه گردد و قیاس باحوال فلان و فلان نباید کرد که پیش از تمامی همه مراتب نقص است علی تفاوت درجاتها نزد فراق دوست اگر اندکست اندک نیست ❊ مشائخ طریقت پیش از تمامی بعضی مریدان را اجازت تعلیم طریقت داده اند حضرت خواجه نقشبند قدس الله تعالی سرہ مولانا یعقوب چرخی را بعد از تعلیم طریقت و تسلیک بعضی از منازل فرموده بودند که ای یعقوب هرچه از ما بتو رسیده است بخلق برسان و حال آنکه فرموده بودند که بعد از من در خدمت علاؤالدین خواهی بود اکثر کار در خدمت خواجه علاؤالدین کرده اند حتی که خدمت مولانا عبدالرحمن جامی در نفحات ایشان را اول از مریدان خواجه علاؤالدین میشمارند و ثانیاً بحضرت خواجه نقشبند نسبت می دهند بالجمله علاج این تفرقه صحبت ارباب جمعیت است مکرراً و موکداً نوشته شده است و شنیده شد که مولانا محمد صدیق نوکری اختیار کرده وضع فقرا را گذاشته است افسوس هزار افسوس که کسے را از اعلیٰ علیین باسفل سافلین برند آمر او از دو حال بیرون نخواهد بود یا در نوکری جمعیتش خواهند داد یا نخواهند داد اگر جمعیت خواهند داد بد داده اگر نخواهند داد و بد تر ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب

والسلام ❊

مکتوب (۱۲۰) صد و بستم

نیز بمیر محمد نعمان بدخشی صدور یافته و ترغیب بر صحبت ارباب جمعیت و مناسب ذلک تا آنکه خدمت میر فراموشی گزیدند که بسلامی و پیامی هم یاد آوری نمی نمایند فرصت پسیار است وصرف آن در اهم مهام ضروریست و آن صحبت ارباب جمعیت است لا تعدل بالصحبة شیئا کائنا ما کان الا ترى ان اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم وبارك فضلوا بالصحبة على من عداهم سوى الانبياء عليهم السلام وان كان ولیا تقیا او عمرا مرتاضا مع بلوغهما نهاية الدرجات ووصولهما غاية الكمالات سوى الصحبة فلا جرم صار خطاء معاوية خيرا من صواب بهما ببركة الصحبة وسهو عمرو بن العاص افضل من صحوهما لما ان ايمان هؤلاء الكبراء صار بالصحبة شهوديا برؤية الرسول وحضور الملك وشهود الوحي ومعاينة المعجزات وما اتفق لمن عداهم هذه الكمالات التي هي اصول سائر الكمالات كلها ولو علم ويس فضيلة الصحبة بهذه الخاصية لم يمنعه مانع من الصحبة وما اثر شيئا من الاشياء على هذه الفضيلة والله يختص برحمته من يشاء والله ذو الفضل العظيم بیت سکندر را نمی بخشند آبی ؛ بزور و زر میسر نیست این کار

اللهم وان لم تخلقنا في هذه النشأة في قرن هؤلاء الاكابر فاجعلنا في النشأة الاخرة محشورين في زمرتهم بحرمة سيد المرسلين عليه وعليهم الصلوات والتحيات والتسليمات والسلام

مکتوب (۱۲۱) صد و بیست و یکم

نیز بمیر محمد نعمان صدور یافته در بیان آنکه این راه همگی هفت گام قرار یافته است بعضی از یاران به شش گام رسیده اند خدمت میر دعوات فراوان مطالعه فرمایند مذکور است که از احوال خود اطلاع نداده اند و از فقرائے اینجائی خبرے نگرفته الحمد لله سبحانه والمنة که فقرا

از رفاهیت ورعایت یعنی تن آسانی وفراخ عیش شدن ۱۲ ۵ اند کے از احوال شان ۱۲

مرقّعۃ الاحوال اند شمّہ بطریق اجمال درمعرض بیان مے آرد محبت آثار این راہ ہمگی ہفت گام قرار یافتہ است جمعی از یاران کار را تا شش گام رسانیدہ اند وجمعی تا پنج گام وطائفہ تا چہار گام وفرقہ تا سہ گام علے تفاوتِ درجاتہم وصاحب سہ گام ہم بمردم افادہ می نماید تکلیف جماعۂ کہ پیش قدم باشند بلند ہمتی در کار است تا بہ حقیر وتقیر اکتفا نشود زیادہ برین گنجایش وقت نبود والسلام

مکتوب صد وبست ودوم (۱۲۲)

بملا طاہر ہدبشی صدور یافتہ در ترغیب بر بلند ہمتی وعدم التفات بہر چہ در دست افتد مولانا محمد طاہر معذور دارند مولانا یار محمد وجہ انتقال را خواہند گفت چون ارادۂ سفر بجانب ہندوستان مصمم دارند بروند واز اہل وعیال خبری بگیرند الباقی عند التلاقی مثل مشہور است دوام احضار واجتناب از اختلاط باغیار لابد است ہمت را بلند باید داشت وبہر چہ پست افتد نباید پرداخت

بیت ما از پی نوریکہ بود مشرق انوار ۔ از مغربی وکوکبۂ ومشکوۃ گذشتیم ۔ فقرا ایں زمانہ اکثر در مقام رسی واکتفا اقامت دارند صحبت ایشان سم قاتل است ففروا منہم کما تفر من الاسد بہمین طریق ملازم باشند وواقعات را چندان اعتبار ننہند کہ مجال تاویل را میدان وسیع است شہار بخواب وخیال گول نشوند شعر کیف الوصول الی سعاد ودونہا ۔ قلل الجبال ودونہن حتوف ۔

والسلام

بہ بفہم وہاد مجہول ابلہ وناداں واحمق یعنی مکر وفریب ۱۲ غث ۵ مشکوۃ بالکسر طاق فراخ کہ دراں چراغ ونشد یل گذارند ۱۲ غث

قد تم القسم الثانی من الدفتر الاول بعون اللہ تعالی وحسن توفیقہ ویلیہ القسم الثالث انشاء اللہ تعالی وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وعلینا معہم برحمتہ وہو ارحم الراحمین

کتبہ غلام محمد المدعو بسرمد عفا اللہ عنہ

بتاریخ ۱۲ رجب المرجب روز دوشنبہ سنہ ۱۲۲۸ھ

اعلام

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد مخفی مباد کہ طالبان حق راجل علا قدیماً وحدیثاً بہ علم تصوف چہ وستگیہا است بنا بران مقبولان بارگاہ یزدانی ومحبوبان درگاہ سبحانی در تحصیل فرالعمل مساعی جمیلہ بکار بردہ اند ودر طے این مرصعب جان نثار بہا نمودہ اند ومطالعہ وسیر کتب تصوف اوقات عزیز خود را صرف نمودہ اند علی الخصوص مکتوبات قدسی آیات حضرت غوث محققین قطب عارفین عارف ربانی عالم دقائق سبحانی الشہیر عبد الاقاصی والادانی الشیخ احمد سرہندی نقشبندی الاویسی الرحمانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ ونور ضریحہ وقدس روحہ

بیت لا یدرک الواصفون کنہہ المطری خصائصہ ۔ وان یک سابقا فی کل ما وصفا

کہ ہر یکے از انہا بلکہ ہر جملہ آنہا در لیست یتیم وجوہر لیست ثمین واین از ضیق میدان عبارت است والا مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک "سیر شش سالکان ہویت بحجۃ را دلیلے است وافی وشیفتگان ذات حضرت را باد وایت کافی صدہا اولیاء عظام از فہم مضامینش بہرہ یاب گشتند وہزار ہا صلحائے عظام بمطالعش فائز المرام شدند ولیکن الی اللہ المشتکی از غارتگری نساخین کہ نسخ را بجائے مسخ رسانیدند وفرق میان من والی ندانستند بسیارے از نفحات را مخزن واکثرے از تحریفات را معدن گشتہ بود واز دستبرد مطابع چہ غائتہا است کہ بروز ناختہ واز لغزش قلمہا کدام تصرفہا است کہ بر وعلم نیفراختہ بناء علیہ داعیہ تصحیح آن در سر این مسکین ہیچ در ہیچ بلکہ کم از ہیچ از حق سبحانہ وتعالی پیدا شد وآن را وسیلہ نجات اخروی خود تصور کردہ بہ تفحص وسیع وتصفح بلیغ نسخائے خطی کثیر التعداد از اطراف وجوانب فراہم آوردہ بکمال جد وجہد تمام جملہ وحرف حرفش را بارہا مقابلہ نمودہ بفضل اللہ وحسن توفیقہ باہتمام خود حصہ دوش را نیز بجلیہ طبع متحلی ومتزین گردانیدہ ہدیہ ناظرین پر تمکین بر عایت امور ذیل گذرانیدہ واز فضل حق سبحانہ تعالی وتقدس امید واثق است کہ دیگر حصہا را ہمبرین دیرہ بانجام خواہد رسانید

اول آنکہ متنش را بہ نسخہائے عدیدہ بکرات ومرات مقابلہ نمودہ شد کہ یکے را از انہا بہ نسخہائے خطی قدیم بعضے از فضلاء روزگار مقابلہ فرمودہ بودند ودیگرے بدست علماء ظاہر وباطن دستمال ماندہ وعلی ہذا القیاس دوم آنکہ حتی الوسع در مواقع اختلاف ہیچ نسخہ فروگذاشتہ شد سوم آنکہ حتی الوسع تخریج احادیث مندرجہ کتاب کردہ شد چہارم آنکہ حل الفاظ مشکلہ وربط عبارات مبہمہ بالتزام تمام نوشتہ شد پنجم آنکہ فہرست جدیدہ کہ آنرا اجمال مکتوبات توان گفت ملحق کردہ شد ششم آنکہ بمکاتیبیکہ بعبارات عربی بودہ اند تراجم آنہا بفارسی بالمقابل نوشتہ شد تسہیلاً للطلاب وتیسیراً للنظار ہفتم آنکہ در بعضی جاہا ولو اقل قلیل بدفع توہمات باطلہ وخیالات فاسدہ حسب الفہم تعرض نمودہ آمد ہشتم آنکہ غالب تراجم عبارات عربی وآیات قرآنی متعینین سورہ وجزو واحادیث نبوی بحاشیہ انگاشتہ شد نہم آنکہ عبارات عربی را معرب گردانیدہ شد ورعایت حرکات اضافیہ وتوصیفیہ خصوصاً در مقامات مبہمہ نمودہ شد دہم آنکہ حال بعضی از اکابر کہ اسمائے گرامی ایشان در کتاب جا بجا مذکور است از کتب قوم تلاش نمودہ بحاشیہ درج کردہ شد۔ علاوہ ازین دیگر خصوصیات کہ بملاحظہ ناظرین متعلق است مرعی داشتہ شد۔ والحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً علیہ مبارکاً فیہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ پس حضرات کہ ارادہ خریداری این گوہر آبدار دارند بعنوان ذیل طلب فرمایند

امرتسر چوک فرید مسجد حاجی شیخ بڈھا مرحوم۔ خاکسار نور احمد عفی عنہ قیمت حصہ دوم مندرج ذیل است

درجہ	خاص کاغذ سفید ولائتی چکنا	فی حصہ	التماس
درجہ	اول " " ڈمی	۱۲ آنہ	محصول ڈاک۔ فیس منی آرڈر پیکنگ وغیرہ بذمہ خریدار
درجہ	دوم " " "	۸ آنہ	تعمیل فرمائش بذریعہ وی پی یا بصورت وصولی قیمت
درجہ	سوم " بادامی	۴ آنہ	نقد خواہش شد

حصہ دوم مکتوبات امام ربانی رحمہ بکتابت کاتب غلام محمد امرتسری